حیات
سیدنا ابوطالب علیہ السلام

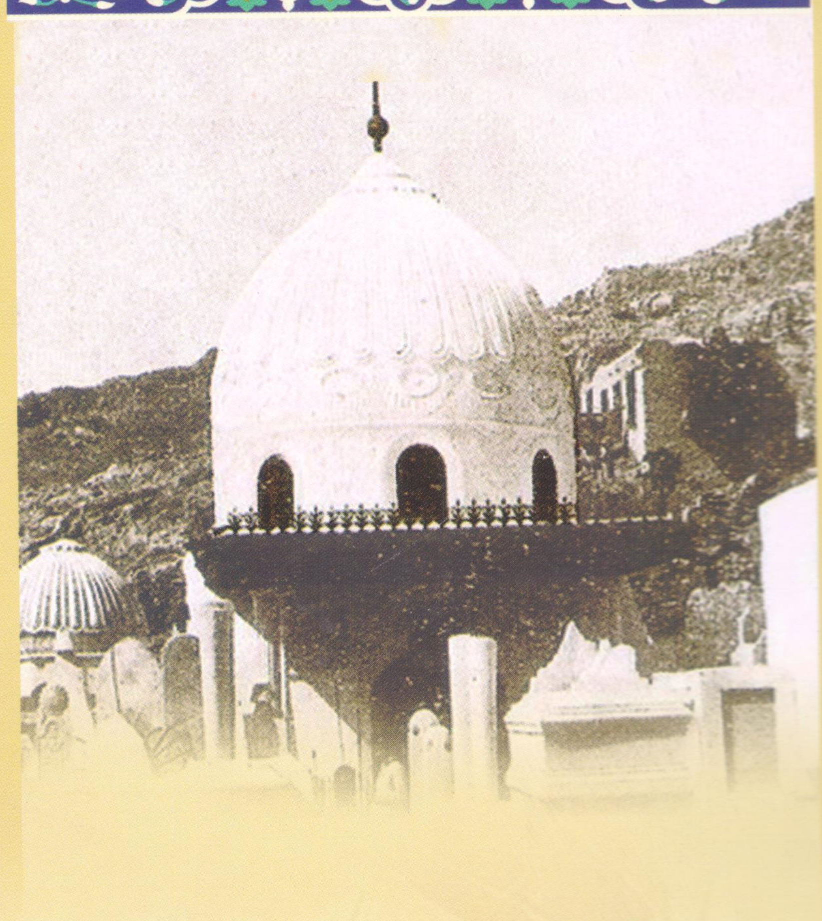

مدینہ فاؤنڈیشن پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حیات سیدنا ابوطالب علیہ السلام

مفتی محمد زمان سعیدی رضوی

Madina Foundation

مدینہ فاؤنڈیشن پاکستان

جملہ حقوق محفوظ

کتاب: حیات سیدنا ابو طالب علیہ السلام
ترتیب: مفتی محمد زمان سعیدی رضوی
کمپوزنگ: سید شہزاد علی شاہ
پروف ریڈنگ: علامہ شاہد محمود خان سعیدی، مفتی لقمان رضا
ناشر: مدینہ فاؤنڈیشن پاکستان

فہرست

عنوانات	صفحہ
انتساب	5
پیش لفظ	6
تاثرات (ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی صاحب)	8
تقریظ (پیر انوار حسین جلوآنوی صاحب)	10
نام ونسب	14
آپ علیہ السلام کے والدین کریمین کا تذکرہ	15
عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے لقب سے شہرت	16
والدِ گرامی کے اَوصاف ومناقب	17
زمزم کے کنویں کی کھدائی	19
واقعہ اصحاب فیل	21
عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی اولاد	23
عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُلفت	24
عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی رحلت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غم فرمانا	25
سیدنا عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی وصیت	27
اپنے والد کی یاد میں جناب ابو طالب علیہ السلام کا مرثیہ	27

29	جناب ابو طالب علیہ السلام کی زوجہ محترمہ
30	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے والہانہ اُلفت ومحبت
32	جناب فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا کی وفات پر غم فرمانا
33	ستر ہزار رحمت کے فرشتے
36	جناب ابو طالب علیہ السلام کی اولاد پاک
36	جناب طالب بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
37	جناب عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
39	حضرت جعفر طیار بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
41	سیدنا علی المرتضی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ
48	جناب ابو طالب علیہ السلام کی صاحبزادیاں
48	سیدہ ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا
51	حضرت جمانہ بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا
51	حضرت اسماء بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا
52	جناب ابو طالب علیہ السلام کی سیرت واَوصاف
52	شراب نوشی سے اجتناب
52	اپنی اولاد کو نماز پڑھنے کا حکم
53	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان پر یقین کامل
56	شعب ابی طالب میں سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت

56	میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی خوشی میں ضیافت کا اہتمام
58	سیدنا ابو طالب علیہ السلام کے گھر میں سرکار ﷺ سے خصوصی محبت
61	مسند ابو طالب علیہ السلام پر سرکار ﷺ کی جلوہ فرمائی
62	مکہ مکرمہ میں شدید قحط اور رسول اللہ ﷺ کی کرم نوازیاں
64	بارش کے وقت سرکار ﷺ کی شان میں قصیدۂ ابو طالب علیہ السلام
64	سرکار ﷺ کا ابو طالب علیہ السلام کے اشعار یاد فرمانا
67	فروغ اسلام کے لئے ابو طالب علیہ السلام کا کردار
68	محبت رسول ﷺ سے سرشار قصیدۂ مبارکہ
69	سیدنا ابو طالب علیہ السلام کے لئے افضل ترین پانی کا اہتمام
70	اپنے اشعار میں تصدیق رسالت ﷺ
71	انتخاب مصطفیٰ ﷺ
71	آپ علیہ السلام کے نزدیک اسم محمد ﷺ کی عظمت
72	اوصاف مصطفیٰ ﷺ کا تذکرہ
73	سفر شام
74	بُحیری راہب سے ملاقات
78	نکاح خوان مصطفیٰ ﷺ
80	دعائے رسول ﷺ
81	وصال

وصیت نامہ	81
غسل وکفن	85
جنازہ مبارکہ	85
مدفن مبارک	86
یادِ ابو طالب علیہ السلام	86
عام الحزن	87
اشعار سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اپنے والدِ گرامی کے حضور	88
اختتامیہ	88
منقبت	91
مآخذ ومراجع	92

[نتیجۂ فکر!]

قادر کریم جس کو جو چاہے کرے عطا
جعفر ، عقیل دے یا علی المرتضیٰ علیہ السلام
پہنچا جو اُوج پر عمران علیہ السلام کا نصیب
حاصل ہوئی خدمت محبوبِ کبریاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(پیر حبیب احمد فقیؔری صابری)

انتساب

سردارِ بطحا، ناصر مصطفیٰ ﷺ، پدرِ مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

جناب سیدنا ابو طالب علیہ السلام

اور آپ علیہ السلام کی زوجہ محترمہ، مادرِ علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

سیدہ فاطمہ بنت اسد علیہا السلام

کی حضور ﷺ کے ساتھ والہانہ محبتوں کے نام

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را

''مدینہ فاؤنڈیشن پاکستان''

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

یَا رَبِّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَعَظِيْمِ سُلْطَانِكَ
وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَحَبِيْبِكَ وَنَبِيِّكَ
وَآلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

ایک وقت وہ تھا جب عرب اور غیر عرب، اپنی طرزِ معاشرت، آدابِ زندگی، اَدیان و مذاہب اور اَخلاق و عادات کے اِعتبارات سے مختلف راستوں پر گامزن نظر آتے تھے اُن کے اَطوار، عادات اور طریقے بالکل جداگانہ تھے۔ جب پیغمبر ہدایت نبی مکرم، رسول محتشم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری ہوئی تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُن تمام لوگوں کی عادات و رسومِ جاہلیت میں ایک انقلاب عظیم پیدا فرما دیا، آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اِس تبلیغ کے عظیم مشن کو روکنے کے لیے لوگوں نے طرح طرح کی اذیتیں اور تکلیفیں دیں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پائے استقامت میں کبھی لغزش نہیں آئی پھر ایک وقت وہ بھی آیا کہ سارا عرب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مطیع اور عجم فتح ہو گیا، کسریٰ و قیصر کے سلطنتیں اسلامی وَقار کے سامنے شرمندہ نظر آنے لگیں۔

عقل سلیم اور قلب بصیر سمجھتا ہے کہ عرب خطہ کے لوگوں کا باوجود کثرت اَفراد، کثرتِ ثروت کے اسلام کے جھنڈے کے نیچے مطیع و فرمانبردار بن کر اکٹھے ہو جانا یہ صرف اُن کوششوں کا نتیجہ تھا جو عم رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام، ناصر مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام، پدرِ مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ، شیخ بطحا جناب سیدنا ابو طالب علیہ السلام کے دَم سے وابستہ تھیں۔

وہ جناب سیدنا ابو طالب علیہ السلام ہی تھے جنہیں اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اپنی مدد سے نصرت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے منتخب فرمایا۔

وہ جناب ابوطالب علیہ السلام ہی تھے جنہوں نے رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیغام رُشدوہدایت کوعام کرنے کے لئے بے پناہ کاوشیں فرمائیں۔

وہ جناب ابوطالب علیہ السلام ہی تھے جنہوں نے اپنی ساری دولت حتیٰ کہ اپنی سرداری بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہ میں قربان کردی۔اللہ جل جلالہ کی مدد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تائیدونصرت اِس اَنداز سے فرمائی کہ زمانہ اُسے تاقیامت بھول نہیں سکے گا۔

وہ جناب ابوطالب علیہ السلام جنہوں نے سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح سرائی فرمائی اورایسے دور میں مدح سرائی فرمائی جب دنیاوالے رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل ومناقب سے ناآشنا تھے۔گویا آپ علیہ السلام نعتیہ قصائد کے بانی اورعربی فصاحت وبلاغت کے تاجور ہیں۔

لہٰذاضرورت تھی کہ آپ علیہ السلام کی خدماتِ جلیلہ کا تذکرہ عام کیا جائے۔اِن چنداَوراق میں جناب سیدنا ابوطالب علیہ السلام کی حیات مبارکہ کے کارہائے نمایاں کو مستندرِوایات وواقعات کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ اپنے پیارے نبی، رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل میری اِس اَدنیٰ کاوش کوقبول فرمائے اس میں جوخوبی ہے وہ میرے والدین کی دعاؤں اوراساتذۂ کرام کی محنتوں کاثمر ہےاوراگرکوئی کمی ہےتو وہ یقیناً میری طرف سے ہے۔اللہ جل جلالہ کتاب کے محرک ومطابع ''مدینہ فاؤنڈیشن'' کے تمام اَراکین کوجزائے خیر سےنوازے اورمقاصدِحسنہ میں کامیابی سے سرفرازفرمائے۔

گر قبول اُفتد زہے عز و شرف

یکے ازغلامانِ غزالیٔ زماں رحمۃ اللہ علیہ

مفتی محمد زمان سعیدی رضوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تاثرات

نامور مذہبی اسکالر، محقق جناب ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی صاحب

صدر مرکز تحقیق فیصل آباد

تمام تعریفیں اُس خالق و مالک کے لیے ہیں جو اس کائنات ہست و بُود کا پروردگار ہے اور دَرود و سلام تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو جوازِ تخلیق کائنات ہیں۔

جن لوگوں نے کسی اعلیٰ عمل کا بہترین نمونہ اپنی زندگی میں پیش کیا ہے اُن کی یاد کو ہمیشہ باقی رکھا جاتا ہے تاکہ اُس کی یاد کے ساتھ اُس کے کارہائے نمایاں کی یاد بھی تازہ ہوتی رہے پس بلحاظ حق وصداقت اور نصرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اگر کسی فرد کی سیرت پیش کی جاسکتی ہے تو اُن میں ممتاز ترین ہستی عم رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام پدرِ مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ جناب سیدنا ابوطالب علیہ السلام کی ہے۔

جو کم و بیش چالیس سال تک اللہ تعالیٰ کی مدد سے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ناصر ومعاون رہے۔ پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں جو رکاوٹیں پیش آئیں یا جو معاندانہ کاروائیاں ہوئیں اُن کے اِنسداد اور مقابلہ کے لیے ناصر مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جناب سیدنا ابوطالب علیہ السلام کا قدم سب سے آگے تھا۔ تمام سیرت نگاروں اور مؤرخین نے لکھا ہے کہ آپ علیہ السلام کو اپنی اولاد پاک سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے قلبی اُنس اور پیار تھا، کبھی بھی پیارے آقا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو تنہا نہ رہنے دیا، درِ دولت سے شعب

ابی طالب تک، بچپن مبارک سے نکاح وشادی تک اللہ تعالیٰ کی نصرت و مدد سے اپنی تمام تر ذمہ داریوں کو بحسن وخوبی نبھایا۔شعب ابی طالب میں محصوری، قریش کا مقاطعہ، رشتہ نکاح و بیاہ، خرید وفروخت، کھانا پینا، سلام وکلام غرضیکہ یہ سب اور وہ ایک دن نہیں ایک ہفتہ یا ایک ماہ نہیں بلکہ کامل تین سال تک بھوکے پیاسے پتوں پر گزارا کرکے دین اسلام اور رسول اللہ ﷺ کی عزت وعظمت کے لیے اپنی پیرانہ سالی میں ہر طرح کے مصائب اُٹھائے کبھی بھی ایک لفظ شکوہ کا زبان پر نہیں آیا بلکہ ایمان اَفروز، عشق ومحبت سے سرشار قصائد ارشاد فرما کر رسول اللہ ﷺ کی مشن کی حوصلہ افزائی فرمائی۔دنیا میں اعانت و ہمدردی کے جس قدر وَسائل بھی ممکن ہو سکتے تھے وہ سب سے سب اللہ جل جلالہ کی مدد سے سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام پر قربان فرمادیئے۔

پیش نظر کتاب ''حیات مبارکہ سیدنا ابو طالب علیہ السلام'' میں انتہائی جامعیت اور اختصار کے ساتھ آپ علیہ السلام کی حیات مبارکہ کے کارہائے نمایاں کو مستند روایات وحوالہ جات سے پیش کیا گیا ہے۔ورق گردانی اور مطالعہ کے بعد دل باغ باغ ہو گیا۔

اللہ کریم کتاب کے مرتب وناشر کو خانوادۂ رسول ﷺ کی محبت کے صدقے سعادت دارین سے نوازے اور اِن کی علمی، تحقیقی کوششوں کو قبول فرمائے۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی
صدر مرکز تحقیق فیصل آباد

تقریظِ سعید

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت، سفیرِ عشقِ رسالت

صاحبزادہ ابوالحقائق محمد انوار حسین قادری جلوآنوی

سجادہ نشین دربار عالیہ پیر جلوآنوی، تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد

اللہ تعالیٰ قادرِ مطلق ہے جسے چاہتا ہے اپنی رحمت کے ساتھ خاص فرما تا ہے

''وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ '' ﴿سورۃ البقرۃ:۱۰۵﴾

اور اس میں شک نہیں کہ رسول مکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو شاہکارِ اعظم قدرت بھی ہیں حقیقی حسن فطرت بھی ہیں اور سراپا رحمت ذاتِ وحدت بھی ہیں

''وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ '' ﴿سورۃ الانبیاء:۱۰۷﴾

تو واضح ہوا کہ ذات پاک قدسی صفات اللہ تعالیٰ جس کو اپنے الطاف واِکرام اور خصوصی کرم نوازیوں سے اپنا قرب مطلق عطا فرمانا چاہتے ہیں اسے آشنائے عشق مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور وابستۂ دامان امام الانبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام کر دیتے ہیں اور جب کوئی عشق مصطفیٰ کی لذتوں سے ملذذ ہوتا ہے تو اُس کے دل و دماغ میں اَسرارات واَنوارات اور تجلیات کی ایسی بارش ہوتی ہے کہ اَپنا مال وزر، عزّ وجان خرچ کرتا چلا جاتا ہے اور زندگی کا ہر لمحہ محبوب حقیقی و مطلوب تحقیقی کے تصور و خیال میں محو و مستغرق رہ کر گزارتا ہے۔اور متعلقین محبوب یعنی آل رسول علیہم السلام واصحاب رسول رضی اللہ عنہم و عاشقان جاناں رحمۃ اللہ علیہم کو اِسی نگاہِ محبت سے دیکھ کر اور اُن کی یاد کر کے اطمینان قلبی اور

اِرتقائے روحی اور مراتب ظاہریہ اور باطنیہ حاصل کرتا ہے۔

پیش نظر کتاب ''حیات سیدنا ابو طالب عَلَیْہِ السَّلَام''میں جس اندازِ عالمانہ، فاضلانہ، محققانہ سے جناب سیدنا ابو طالب عَلَیْہِ السَّلَام کی حیات طیبہ جو کہ قدم قدم عشق مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی داستان رقم کئے ہوئے ہے جس انوکھے اچھوتے اور نرالے انداز سے وقفِ قرطاس کی گئی ہے لائق صد تحسین اور قابل صد افتخار ہے، اَرباب محبت اور اَصحاب قلب سلیم غلامان مصطفیٰ واہل بیت اطہار کے لیے ایک نادر الوجود ہے۔ اللہ تعالیٰ جَلَّ جَلَالُہٗ کتاب کے فاضل مرتب کو جزائے خیر سے نوازے اور بارگاہِ ناصر رسول، پدر مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ، عم مصطفیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سیدنا ابو طالب عَلَیْہِ السَّلَام اپنے حضور قبول فرمائیں۔

مختصراً، اجمالاً اگر حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ، صہیب رومی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، بلال حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اور سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ایسے رسول مکرم نور مجسم محمد عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے دامان رحمت اور ظل کرم میں پناہ ڈھونڈیں تو اِن میں سے کسی کو بیت اللہ کی چھت پہ اذان دینے کا شرف مل جائے اور پھر وہاں

''فَاَيۡنَمَا تُوَلُّوۡا فَثَمَّ وَجۡهُ اللّٰهِ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيۡمٌ ''﴿سورۃ البقرۃ:۱۱۵﴾

کا نظارہ بھی جمال وجہ مصطفیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں پیش نظر ہو اور یہی مشاہدہ مطلوب و مقصود ہو اور کسی کو اہل بیت عَلَیْہِمُ السَّلَام میں شامل کیا جائے

''سَلۡمَانُ مِنَّا أَهۡلَ الۡبَيۡتِ ''﴿المعجم الکبیر للطبرانی:6040﴾

فرما کر اپنے خانہ اقدس میں آنے جانے کے لئے وقت متعین کی بھی قید ختم کر دی جائے، اسی طرح حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی جو خدمت اور معیت کو اپنی حرزِ جان بنائیں اُن میں سے کوئی صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، ذوالنورین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اور مولائے

کائنات حیدر کرار، اسداللہ الغالب کَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم، عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم، بیعت رضوان کرنے والے اصحاب رضی اللہ عنہم اعلیٰ اور بالا مقامات و مدارج کے دائمی قوس قزح بن جائیں اور شہدائے بدر و اُحد، حنین و خندق وغیرہم رضی اللہ عنہم جام شہادت پا کر اور غلامی مصطفیٰ کا ثمرہ پائیں اور زندگی جاوید حاصل کر جائیں۔

اور وہ رسول کریم ﷺ کے محترم چچا حضرت ابو طالب علیہ السلام جو حضور ﷺ کے غلاموں اور عاشقوں کی طرح تین سال تک شعب ابی طالب میں رہ کر اُن کی ہر لحاظ اور اعتبار سے حفاظت کا حق ادا کریں اور حضور پاک ﷺ پر اپنا مال و زر اور جان و عزت اور سرداری تک قربان کر دیں اور حضور ﷺ سے والہانہ شدید محبت رکھیں اور حضور ﷺ اُن سے بے تحاشا محبت فرمائیں اور وہ حضور ﷺ کی تعریف و توصیف اور آپ ﷺ کے حسن و جمال اور اخلاق و خصائل میں اپنی زبان کو رطب اللسان رکھیں آپ ﷺ کے دین متین کو برحق مانیں اور دشمنان محبوب کریم ﷺ کے آگے ہر موقعہ پر سینہ سپر رہیں اور مسلسل اظہار شدید محبت فرمائیں، اپنے قریبی رشتہ داروں کو نظر انداز کر دیں اور محبوب کبریا ﷺ کے ساتھ قربانی اور محبت کے رشتے بہر حال مضبوط سے مضبوط تر رکھیں، دن رات اِسی خیال میں مگن رہیں کہیں اِس حسین چہرے والے کو کوئی گزند نہ پہنچے اور شان مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام میں قصیدے پڑھیں، حضور ﷺ کے دین کو اور آپ کو برملا سچا کہیں اور آپ ﷺ کی نبوت کو سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی تشبیہ دیں اور عشق مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جن کا اوڑھنا اور بچھونا ہو حضور ﷺ کو اپنے ساتھ سلائیں، کھانا کھلائیں، اُن کی بلائیں لیں۔

صاحب لولاک حضور پاک ﷺ کا فرمان واجب الاذعان

''يَحْشُرُ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ''

روزِ محشر ہر ایک اُس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت ہوگی، لہٰذا یقیناً جناب حضرت ابو طالب علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روزِ محشر ساتھ ہونگے۔

اللہ جل جلالہ بطفیل نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ''مدینہ فاؤنڈیشن پاکستان'' کی تمام علمی اور تحقیقی کاوشوں کا قبول فرمائے اور اِسے شجرِ ثمر بار فرمائیے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِی الکَرِیمِ الْاَمِین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

این دعا از من و جملہ جہاں آمین باد

محمد انوار حسین قادری جلوآنوی

دربار پیر جلوآنوی

26_ذوالقعدۃ_1439ھ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نام ونسب: آپ علیہ السلام کا اسم گرامی "عبد مناف بن عبد المطلب بن ہاشم" ہے بعض رِوایات کے مطابق آپ علیہ السلام کا نام "عمران بن عبد المطلب" ہے۔ ❶

کنیت: آپ علیہ السلام کے سب سے بڑے صاحبزادے کا نام "طالب" تھا اِسی وجہ سے آپ علیہ السلام کو "ابو طالب" کہا جاتا ہے اور پھر یہ کنیت اِس قدر مشہور ومعروف ہوگئی کہ لوگوں سے آپ علیہ السلام کا اصل نام مخفی ہوگیا۔

سلسلۂ نسب: "سیدنا ابو طالب علیہ السلام بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن حکیم بن مرۃ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان علیہم السلام"

والدۂ ماجدہ کا سلسلۂ نسب: "فاطمہ علیہا السلام بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم بن یقظۃ بن مرۃ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان علیہم السلام"

سال ولادت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت باسعادت کے وقت آپ علیہ السلام کی عمر مبارک 35 برس تھی۔

سگے بہن بھائی: ماں باپ کی طرف سے آپ علیہ السلام کے دو سگے بھائی اور پانچ بہنیں تھیں جن کے اَسمائے گرامی یہ ہیں، بھائی سیدنا حضرت عبد اللہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما (والدِ گرامی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) سیدنا زبیر بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما اور بہنیں سیدہ عاتکہ، سیدہ برہ، سیدہ امیمہ، سیدہ اروی، سیدہ ام حکیم بیضاء رضی اللہ عنہن

---

❶ ۔۔۔۔اسم گرامی "عمران" کے قول کی کتب تاریخ وسیرت میں تردید موجود ہے۔تفصیل مطلوب ہوتو "السیرۃ الحلبیہ" یا "ضیاء النبی" کا مطالعہ فرمائیں۔سعیدی رضوی عفی عنہ

آپ علیہ السلام کے والدین کریمین کا تذکرہ

جناب ابو طالب علیہ السلام کے والدگرامی ''جناب عبد المطلب رضی اللہ عنہ'' آپ کا اصل نام'' شیبہ'' ہے اور کنیت'' ابوالحارث'' ہے۔جناب عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے والد ماجد کا نام ''سیدنا ہاشم رضی اللہ عنہ بن عبد مناف'' اور والدہ کا نام'' جناب سلمیٰ رضی اللہ عنہا بنت عمرو'' ہے۔

جناب ہاشم رضی اللہ عنہ کی شادی کا واقعہ: ایک دفعہ جناب عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے والد گرامی جناب'' ہاشم رضی اللہ عنہ ''بغرض تجارت ملک شام کو گئے راستے میں **مَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا** میں (اُس وقت اِس خطۂ پاک کو یثرب کہا جاتا تھا) بنوعدِی بن نجّار قبیلہ میں ایک شخص عَمرو بن زید بن لبید خزرجی کے ہاں قیام فرمایا۔ اُن کی صاحبزادی جناب سلمیٰ (رضی اللہ عنہا جو والدہ ہیں جناب عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی) اپنے حسنِ صورت وشرافت میں اپنی قوم کی تمام عورتوں میں ممتاز تھیں۔جناب ہاشم رضی اللہ عنہ نے اُن کے والد کی طرف شادی کا پیغام بھیجا، اُنہوں نے بڑی خوشی سے اپنی صاحبزادی کا رشتہ مکہ کے قریشی سردار جناب ہاشم رضی اللہ عنہ کو دینا منظور کر لیا مگر عمرو نے جناب ہاشم رضی اللہ عنہ سے یہ عہد لیا کہ جناب سلمیٰ رضی اللہ عنہا کی جب اولاد ہوگی تو وہ اپنے میکے میں آ جائیں گی، شادی کے بعد جناب ہاشم رضی اللہ عنہ بغرض تجارت شام چلے گئے۔جناب سلمیٰ رضی اللہ عنہا کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا جس کے سر میں کچھ سفید بال تھے اس لئے اُن کا نام'' شیبہ'' رکھا گیا۔

بعض تذکرہ نگاروں نے'' **شَیْبَۃُ الْحَمْدِ** '' بھی لکھا ہے۔حمد کی نسبت اس وجہ سے کی گئی کہ خوبیوں کے سبب سے لوگ آپ کی تعریف کیا کریں۔ [1]

---

[1] ---'' تاريخ الطبري ''ابن جرير الطبري المتوفى:310ھ:
الجزء الثاني، ذكر نسب رسول الله صلى الله عليه وسلم: الصفحة 247: مطبوعہ دار التراث بيروت

عبدالمطلب کے لقب سے آپ کی شہرت

جناب عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اپنی والدہ کے ہمراہ سات یا آٹھ سال مدینہ طیبہ ہی میں رہے۔ اتفاقاً بنو حارث بن عبد مناف کا ایک آدمی وہاں سے گزرا اُس نے کمسن بچوں کو نشانہ بازی کرتے دیکھا اُن میں سے ایک بچہ جس کا تیر نشانہ پر جا لگتا تو وہ بڑی مسرت اور فخر سے نعرہ لگاتا:

" أَنَا ابْنُ هَاشِمٍ أَنَا ابْنُ سَيِّدِ الْبَطْحَاءِ "

یعنی میں ہاشم رضی اللہ عنہ کا فرزند ہوں، میں بطحا کی وادی کے سردار کا بیٹا ہوں۔

وہ بنو حارث قبیلہ کا شخص اُس نوخیز کے پاس گیا اور پوچھا تم کون ہو؟

تو بچے نے کہا: "میں شیبہ بن ہاشم بن عبد مناف" ہوں، جب وہ شخص مکہ معظّمہ واپس آیا تو آپ (جناب شیبہ رضی اللہ عنہ) کے چچا مُطَّلِب کے پاس گیا (کیونکہ جناب عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے جدِّ امجد عبد مناف کے چار بیٹے تھے: ''ہاشم، عبد شمس، نوفل، مُطَّلِب'') اور سارا ماجرا سنایا، تو جناب مُطَّلِب اپنے بھتیجے کو لینے کے لیے مدینہ معظّمہ پہنچے جب مدینہ سے واپس آئے تو شیبہ کو اپنے پیچھے اونٹ پر سوار کر لیا، چاشت کے وقت مکہ میں داخل ہوئے تو لوگوں نے مُطَّلِب سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ مُطَّلِب نے کہا یہ میرا عبد (غلام) ہے۔ اس وجہ سے شیبہ کو ''عبدالمُطَّلِب'' کہنے لگے۔ ❶

---

❶---- "تاريخ الطبري" ابن جرير الطبري المتوفى:310ھ

الجزء الثاني، ذكر نسب رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: الصفحة 247: مطبوعه دار التراث بيروت

"الكامل في التاريخ" عز الدين ابن الأثير المتوفى:630ھ

الجزء الاوّل، نَسَبُ رَسُولِ الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَذِكْرُ بَعْضِ أَخْبَارِ آبَائِهِ: الصفحة 613: مطبوعه دار الكتاب العربي بيروت

والدِ گرامی کے اَوصاف ومناقب

جناب عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے اوصاف ومناقب کا خوبصورت تذکرہ کرتے ہوئے سید محمود شکری الآلوسی رحمۃ اللہ علیہ "بلوغ الأرب فی معرفۃ أحوال العرب" میں لکھتے ہیں:

"وَقَدْ كَانَ عَبْدُالمُطَّلِبِ يَتَلَألَأُ مِنْ وَجْهِهِ النُّوْرُ وَ تَلُوْحُ فِي اَسَارِيْرِهٖ عَلاَمَاتُ الخَيْرِ"

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے چہرے سے نور کی شعاعیں نکلتی تھیں اور آپ رضی اللہ عنہ کے خدوخال سے خیر وبرکت کے آثار نمایاں ہوتے تھے۔

"وَكَانَ يَأْمُرُ وَلَدَهٗ بِتَرْكِ البَغْيِ وَالظُّلْمِ وَيَحُثُّهُم عَلٰى مَكَارِمِ الْاَخْلاَقِ وَيَنْهٰهُم عَنْ سَفَاسِفِ الْاُمُوْرِ"

حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ اپنی اولاد کو سرکشی اور ظلم سے منع کرتے تھے، مکارم اخلاق کو اپنانے کی اُنہیں ترغیب دیتے تھے اور رذیل کاموں سے اُنہیں روکتے تھے۔

"وَكَانَ مُجَابَ الدَّعْوَةِ وَقَدْ حَرَّمَ الخَمْرَ عَلٰى نَفْسِهٖ وَهُوَ اَوَّلُ مَنْ تَعَبَّدَ بِحِرَآءَ وَكَانَ إِذَا رَاٰى هِلاَلَ رَمَضَانَ صَعِدَ اِلٰى حِرَآءَ يُطْعِمُ المَسَاكِيْنَ"

آپ رضی اللہ عنہ کی دعا ہمیشہ قبول ہوتی تھی، آپ رضی اللہ عنہ نے ہمیشہ اپنے اوپر شراب کو حرام کر دیا تھا، آپ رضی اللہ عنہ وہ پہلے شخص ہیں جو غار حراء میں جا کر مصروفِ عبادت ہوا کرتے تھے جب ماہ رمضان المبارک کا چاند دیکھتے تو حراء میں تشریف لے جاتے مسکینوں کو کھانا کھلاتے۔

”وَيُرْفِعُ مِنْ مَائِدَتِهٖ لِلطَّيْرِ وَالْوُحُوْشِ فِيْ رُؤُسِ الْجِبَالِ وَكَانَ يَفُوْحُ مِنْهُ رَائِحَةُ الْمِسْكِ الْاَذْفَرِ وَكَانَتْ قُرَيْشُ اِذَا اَصَابَهَا قَحْطٌ يَسْتَسْقُوْنَ بِهٖ فَيُسْقِيْهِمُ اللّٰهُ تَعَالٰی غَيْثًا عَظِيْمًا“ ❶

آپ رضی اللہ عنہ کے دسترخوان سے پرندوں اور وحشی درندوں کے لئے بھی خوراک مہیا کی جاتی تھی، آپ رضی اللہ عنہ کے جسم اَطہر سے خالص کستوری کی خوشبو آتی تھی قریش کو جب قحط کی مصیبت گھیر لیتی تو وہ آپ رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے بارش طلب کرتے اور اللہ تعالیٰ (اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نورِ مبارک کی برکت سے) اُن پر موسلا دھا بارش برساتا۔

اپنے دسترخوان سے پرندوں کو بھی کھلایا کرتے تھے اس لئے آپ رضی اللہ عنہ کا لقب ”مُطْعِمُ الطَّيْرِ“ (پرندوں کو کھلانے والا) ہے۔ جناب سیدنا ابوطالب علیہ السلام نے اپنے والد گرامی رضی اللہ عنہ کے اِس وصف کا تذکرہ اپنے اشعار میں کیا ہے:

وَنُطْعِمُ حَتّٰى يَتْرُكَ النَّاسُ فَضْلَهُمْ

إِذَا جُعِلَتْ أَيْدِي الْمُفِيْضِيْنَ تُرْعَدُ ❷

یعنی ہم (قحط کے اُس زمانے میں) کھانا کھلاتے ہیں یہاں تک کہ سخی لوگ اپنی فضیلت (سخاوت وثروت) چھوڑ دیتے ہیں اور جب تیر نکالنے والوں کے ہاتھ

---

❶ ۔۔۔”بلوغ الارب فی معرفۃ احوال العرب“ سید محمود شکری آلوسی بغدادی المتوفی:1342ھ
المجلد الثانی: ما کان علیہ العرب من العبادات والاعمال: الصفحۃ 282,283: مطبوعہ دار الکتاب مصر
”ضیاء النبی“ جسٹس کرم شاہ الازہری المتوفی: 1998ء
الجزء الاوّل: الصفحۃ 456: مطبوعہ ضیاء القرآن لاہور

❷ ۔۔۔”السیرۃ النبویۃ لابن ہشام“ عبد الملک بن ہشام المعافري المتوفی:213ھ
الجزء الاوّل، شِعْرُ أَبِي طَالِبٍ فِي مَدْحِ النَّفَرِ الَّذِينَ نَقَضُوا الصَّحِيفَةَ: الصفحۃ 379: مطبوعہ مصر
”البدایۃ والنہایۃ“ أبو الفداء ابن كثير الدمشقي المتوفی:774ھ
المجلد الثالث، ذِكْرُ نَقْضِ الصَّحِيفَةِ: الصفحۃ 97: مطبوعہ دار الفکر بیروت

کانپنے لگتے ہیں (ہم تب بھی ثابت قدم رہے ہیں)

معروف سیرت نگار محمد بن یوسف شامی رحمۃ اللہ علیہ مصنف ''سبل الہدی والرشاد'' نے ایک مقام پر اِس شعر کا پہلا مصرعہ یوں تحریر کیا ہے:

وَنُطْعِمُ حَتّٰى تَأْكُلَ الطَّيْرُ فَضْلَنَا ❶

ہم کھلاتے ہیں حتیٰ کہ ہمارا کھانا پرندے بھی کھاتے ہیں

زمزم کے کنویں کی کھدائی

اللہ تبارک وتعالیٰ نے سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو جن اِعزازات سے نوازا تھا اُن میں چشمہ زمزم کی کھدائی کا اعزاز آپ رضی اللہ عنہ کو ہی نصیب ہوا، اس قصہ کو تفصیل سے معروف سیرت نگار ومؤرخ علامہ ابن ہشام رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں:

''سیدنا اسماعیل علیہ السلام کے بعد کعبہ معظّمہ کی متولّیت اُن کے فرزند ''نابِت بن اسماعیل'' کے سپرد ہوئی، نابت کے بعد ''مَضّاض بن عمرو جُرہمی'' متولی ہوا۔''

"إِنَّ جُرْهُمًا بَغَوْا بِمَكَّةَ وَاسْتَحَلُّوا خِلَالًا مِنَ الْحُرْمَةِ فَظَلَمُوا مَنْ دَخَلَهَا مِنْ غَيْرِ أَهْلِهَا وَأَكَلُوا مَالَ الْكَعْبَةِ الَّذِي يُهْدَى لَهَا" ❷

قبیلہ بنو جُرہم مَكَّةُ الْمُكَرَّمَه زَادَهَا اللهُ شَرَفًا وَّتَعْظِيمًا میں سرکشی کرنے لگے، بیت اللہ شریف میں بہت سے حرام اُمور کو حلال سمجھنے لگے اہل مکہ کے علاوہ جو حرم پاک میں داخل ہوتا اُس پر ظلم کرتے، وہ مال جو کعبہ معظّمہ کے لیے دیا جاتا تو اُسے خود کھا جاتے۔

❶---"سبل الهدى والرشاد، في سيرة خير العباد" محمد بن يوسف الصالحي الشامي المتوفى:942ھ المجلد الأول، الباب الرابع في شرح أسماء آبائه: الصفحة265: مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت

❷---"السيرة النبوية لابن هشام" عبد الملك بن هشام المعافري المتوفى:213ھ الجزء الاوّل، فى باب أَمْرُ جُرْهُمٍ وَدَفْنِ زَمْزَمَ: الصفحة111: مطبوعه مصطفى البابي الحلبي مصر

جس کے نتیجے میں قبیلہ بنوخزاعہ نے اِس قبیلہ بنوجرہم سے اعلان جنگ کر دیا، شدید لڑائی ہوئی بنوخزاعہ نے بنوجُرہم کو مکہ معظّمہ سے جلاوطن کر دیا۔ بنوجرہم کے لوگوں نے بیت اللہ شریف کے اندر سونے کے جو دو ہرن آویزاں تھے، تلواریں، زرہیں اور دیگر قیمتی سامان وہ سب زمزم کے کنویں میں پھینک دیا پھر اس کو مٹی سے بھر دیا تا کہ بنوخزاعہ وغیرہ ان سے فائدہ نہ اٹھا سکیں۔ چنانچہ سینکڑوں سال چاہ زمزم بند پڑا رہا حتی کہ لوگوں کے ذہنوں سے اُس کی یاد اور اس کی اہمیت محو ہوگئی۔ لوگ مکہ مکرمہ کے دوسرے کنوؤں سے اپنی ضروریات پوری کرنے لگے۔ امام ابو القاسم السُہیلی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "الروض الانف" میں لکھتے ہیں کہ بنوجرہم کی بدکاریوں کے نتیجہ میں زمزم کا پانی خشک ہوگیا تھا اور اس نعمت سے اللہ تعالیٰ نے انہیں محروم کر دیا تھا۔ ❶

سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم فرماتے ہیں کہ جناب عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے بتلایا: میں حجر اسود کے پاس سویا ہوا تھا کسی نے خواب میں آ کر کہا: "اِحْفِرْ طَيِّبَةَ" طیبہ کو کھودو۔ انہوں نے پوچھا: طیبہ کیا ہے؟ تو کہنے والا غائب ہوگیا۔

دوسری رات پھر جب وہ اپنے بستر پر آ کر لیٹے، آنکھ لگی تو پھر خواب میں کسی نے کہا: "اِحْفِرْ بَرَّةَ" برہ کو کھودو۔ آپ نے پوچھا: برہ کیا ہے؟ تو پھر وہ غائب ہوگیا۔

تیسری رات پھر خواب میں کسی نے کہا: "اِحْفِرِ الْمَضْنُونَةَ" مضنونہ کو کھودو۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا مضنونہ کیا ہے؟ وہ پھر غائب ہوگیا۔ جب چوتھی رات آئی اور وہ اپنی خواب گاہ میں آرام فرما رہے تھے تو آواز آئی: "اِحْفِرْ زَمْزَم" زمزم کو کھودو۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: زمزم کیا ہے؟ آج خواب میں آنے والے نے تفصیلات بتاتے ہوئے کہا:

---

❶ ---۔ "ضیاء النبی" جسٹس کرم شاہ الازہری المتوفی: 1998ء
الجزء الاوّل: الصفحة 446، 447: مطبوعہ ضیاء القرآن لاہور

”تُرَاثٌ مِنْ أَبِيكَ الْأَعْظَمِ لَا تَنْزِفُ أَبَدًا وَلَا تُذَمُّ تَسْقِي الْحَجِيجَ الْأَعْظَمَ “

زمزم تیرے بزرگ آباء واجداد کی میراث ہے، اِس چشمہ کا نہ پانی ختم ہوتا ہے اور نہ اِس کی مرمت کی جاتی ہے، اِس سے حجاج کرام کو سیراب کیا جاتا ہے۔ اور جگہ کی نشانی یہ بیان فرمائی:

”وَهِيَ بَيْنَ الْفَرْثِ وَالدَّمِ عِنْدَ نَقْرَةِ الْغُرَابِ الْأَعْصَمِ عِنْدَ قَرْيَةِ النَّمْلِ “

یہ گوبر اور خون کے درمیان میں ہے جہاں کوا (جس کے پر یا دوسرے قول پر پیٹ سفید ہوگا) چونچیں مار رہا ہے، چیونٹیوں کی بستی کے بالکل قریب۔

جب زمزم کے کنویں کے مذکورہ نشانات واضح ہو گئے اور وہ جگہ مل گئی تو دوسرے روز آپ رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے حارث کے ہمراہ کدال لے کر آ گئے (کیونکہ اُس وقت اُن کا یہی ایک بیٹا تھا) مقام اَساف اور نائلہ کے درمیان جہاں مشرکین بتوں کے لیے قربانی کے جانور ذبح کیا کرتے تھے، وہاں پہنچے تو دیکھا

”وَقَدْ رَأَى الْغُرَابَ يَنْقُرُ هُنَاكَ فَلَمَّا بَدَا لَهُ الطَّوِيُّ كَبَّرَ“ ❶

ایک کوّا (جیسا خواب میں آنے والے نے بتایا تھا) وہاں چونچیں مار رہا ہے، کھدائی شروع کر دی یہاں تک کہ وہ ایک ایسی تہہ تک پہنچ گئے جس سے کامیابی کے اِمکانات روشن ہو گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرطِ مسرت سے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا۔

واقعہ اصحاب فیل

تاریخی روایات کی بنا پر ابرہہ کا مکہ پر حملے کا واقعہ جو ”اصحاب فیل کے حملہ“

❶ ـــ ”الكامل في التاريخ“ عزالدين ابن الأثير المتوفى:630ھ الجزء الاوّل، سَبَبُ حَفْرِ بِئْرِ زَمْزَمَ: الصفحة615: مطبوعه دار الكتاب العربي بيروت

کے نام سے معروف ہے، جب اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو مبعوث فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے اِس واقعہ کو قریش پر اپنی نعمت اور فضل قرار دیا۔ جس کا تذکرہ ''سورۃ الفیل'' میں موجود ہے۔ یہ واقعہ بھی حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں رونما ہوا۔ شارح سیرۃ ابن ہشام معروف سیرۃ نگار و مؤرخ امام السُہیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''وَكَانَتْ قِصَّةُ الْفِيلِ أَوّلَ الْمُحَرّمِ مِنْ سَنَةِ اثْنَتَيْنِ وَثَمَانِيْنَ وَثَمَانِمِائَةٍ مِنْ تَارِيخِ ذِي الْقَرْنَيْنِ''❶

اصحاب فیل کا واقعہ ذوالقرنین کے زمانے کو آٹھ سو بیاسی سال گزرنے کے بعد یکم محرم کو پیش آیا۔

جناب ابوطالب علیہ السلام کے صاحبزادے کے اشعار

اوّلین سیرت نگار امام ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے ابن ہشام لکھتے ہیں:

وَقَالَ طَالِبُ بْنُ أَبِي طَالِبِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

أَ لَمْ تَعْلَمُوْا مَا كَانَ فِيْ حَرْبِ دَاحِسٍ
وَجَيْشِ أَبِيْ يَكْسُوْمَ إِذْ مَلَئُوْا الشِّعْبَا
فَلَوْ لَا دِفَاعُ اللهِ لَا شَيْءَ غَيْرُهُ
لَأَصْبَحْتُمْ لَاتَمْنَعُوْنَ لَكُمْ سِرْبًا ❷

---

❶ ۔۔۔''الروض الأنف في شرح السيرة النبوية لابن هشام'' ابو القاسم عبد الرحمن السُهيلي المتوفى:581ھ
المجلد الأول: دُخُولُ أَبْرَهَةَ مَكَّةَ وَمَا وَقَعَ لَهُ ولفيله: الصفحة154: مطبوعه دار إحياء التراث العربي، بيروت

❷ ۔۔۔''السيرة النبوية لابن هشام'' عبد الملك بن هشام المعافري المتوفى:213ھ
الجزء الاوّل، شِعْرُ طَالِبٍ فِي وَقْعَةِ الْفِيلِ: الصفحة59: مطبوعه مصطفى البابي الحلبي مصر
''الروض الأنف في شرح السيرة النبوية لابن هشام'' ابو القاسم عبد الرحمن السُهيلي المتوفى:581ھ
المجلد الأول: مَا قِيلَ فِي صِفَةِ الْفِيلِ مِنْ الشِّعْرِ: الصفحة166: مطبوعه دار إحياء التراث العربي، بيروت

(واقعہ فیل کے بارے میں) جناب ابو طالب بن عبد المطلب علیہ السلام کے بڑے صاحبزادے حضرت طالب رضی اللہ عنہ نے کہا: "کیا تمہیں علم نہیں کہ داحس کی لڑائی میں ابو یکسوم کے لشکر کے ساتھ کیا ہوا جب اُس کے لشکر نے اپنی کثرت کی وجہ سے تمام گھاٹیوں کو بھر دیا تھا، اگر اللہ تعالیٰ جس کے علاوہ کسی چیز کو بقاء نہیں ہے تحفظ نہ فرماتا تو تمہارے لئے اس ٹڈی دل فوج کو روکنا ناممکن تھا۔"

عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی اولاد

علامہ ابن ہشام رحمۃ اللہ علیہ کے بقول عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے پانچ شادیاں کیں اُن میں سے دس لڑکے اور چھ لڑکیاں پیدا ہوئیں جن کی تفصیل یوں ہے۔

پہلی زوجہ کا نام "سمراء بنت جندب ہوازنیہ"، ان سے ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام "حارث" رکھا۔ دوسری زوجہ کا نام "لُبنٰی بنت ھاجر خزاعیہ" ہے جس سے ابولہب پیدا ہوا۔ تیسری زوجہ "فاطمہ بنت عمرو مخزومیہ" تھیں، اِن کے بطن سے تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں پیدا ہوئیں، "ابوطالب علیہ السلام، زبیر، عبد اللہ علیہ السلام (والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بیضاء، عاتکہ، بَرَّہ، اُمیمہ، اروی۔" چوتھی زوجہ "ھالہ بنت وھیب زُھریہ" تھیں جن سے "حضرت سید الشہداء سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ، مقوّم، حجل اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا" متولد ہوئیں۔ اور پانچویں بیوی کا نام "نتیلہ بنت خبّاب خزرجیہ" تھا جن سے "حضرت عبّاس رضی اللہ عنہ اور ضرار" پیدا ہوئے۔ ❶

---

❶۔۔۔ "السیرۃ النبویۃ لابن ھشام" عبد الملك بن ھشام المعافري المتوفی: 213ھ الجزء الاوّل، أَوْلَادُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ: الصفحۃ 106: مطبوعہ مصطفی البابي الحلبي مصر

"سیرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" علامہ نور بخش توکلی المتوفی: 1948ء الجزء الاوّل: الصفحۃ 55: مطبوعہ مکتبۃ المدینۃ پاکستان

عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُلفت

اُم رسول علیہا الصلوٰۃ والسلام سیدہ آمنہ علیہا السلام کے وصال پُرملال کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دادا جان جناب عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی اُلفت نے ایک طوفان کی صورت اختیار کر لی، کبھی آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی انگلی پکڑے حرم کی طرف جا رہے ہیں، کبھی اپنے کندھوں پر اُٹھائے کعبہ کے گرد طواف کر رہے ہیں، اپنے فرزند دل بند کی درازیٔ عمر اور بختِ ارجمند کے لئے مصروف دعا ہیں، کبھی اِس چاند سے چہرے کو دیکھ کر سو جان سے تصدق ہو رہے ہیں، کھانا کھاتے ہیں تو اُنہیں اپنے ساتھ بٹھا کر، سوتے ہیں تو رات کو اپنے پہلو میں سلاتے ہیں، ایک لمحہ کے لئے بھی جدا کرنا گوارا نہ تھا۔

حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ جب حرم شریف میں حاضری کے لئے جاتے تو ظلّ کعبہ معظّمہ میں اُن کے لئے مخصوص نشست گاہ بنائی جاتی، کسی بڑے سے بڑے آدمی کی مجال نہ تھی کہ اُس پر قدم رکھ سکے حتیٰ کی اُن کے فرزندان گرامی قدر بھی از راہِ ادب اُس نشست گاہ سے دور ہٹ کر بیٹھتے لیکن جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لاتے تو بلا جھجک اپنے ذی وقار دادا جان کی نشست پر بیٹھنے کے لئے آگے بڑھ جاتے، وہاں موجود حضرات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسا کرنے سے روکتے تو جناب عبد المطلب رضی اللہ عنہ فرماتے:

"دَعُوْا اِبْنِی فَوَ اللهِ إِنَّ لَهُ لَشَأْنًا ثُمَّ يُجْلِسُهُ مَعَهُ عَلَى الْفِرَاشِ وَ يَمْسَحُ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ وَيَسُرُّهُ مَا يَرَاهُ يَصْنَعُ" ❶

میرے بچے کو مت روکو اس کو آگے آنے دو بخدا اِن کی بڑی شان ہو گی۔

---

❶ ۔۔۔"السيرة النبوية لابن هشام" عبد الملك بن هشام المعافري المتوفى: 213ھ الجزء الاوّل، إِكْرَامُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَهُوَ صَغِيرٌ: الصفحة 168: مطبوعه مصطفى البابي الحلبي مصر

ہمیشہ حضور ﷺ کو اپنے ساتھ بٹھاتے آپ ﷺ کی پشت پر پیار سے ہاتھ پھیرتے، حضور ﷺ کی معصوم ادائیں دیکھتے اور خوشی سے فرحاں وشاداں ہوتے۔" ❶

حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی رحلت اور رسول اللہ ﷺ کا بہت غم فرمانا

ہمارے پیارے آقا رسول اللہ ﷺ کی عمر مبارک جب آٹھ برس کی ہوئی تو جناب عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے اس دارِ فانی سے دارِ بقا کا سفر فرمایا، اُس وقت جناب عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی عمر شریف کتنی تھی؟ اس میں کئی اقوال نقل کئے گیے ہیں۔

سید احمد بن زینی دَحلان مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا: "آپ رضی اللہ عنہ کی عمر اُس وقت ایک سو چالیس سال تھی اور دوسری روایت کے مطابق ایک سو دس سال تھی یا اس سے کم تھی، آپ رضی اللہ عنہ مقام حجون (معروف جنت المعلّٰی) میں اپنے جد اعلیٰ قصی رضی اللہ عنہ کے مزارِ پرانوار کے پہلو میں آرام فرما ہیں"۔ ❷

اور ابن سعد نے ایک قول بیاسی سال کا بھی نقل کیا ہے۔ ❸

"اَلسِّیْرَۃُ النَّبَوِیَّۃُ" میں سید احمد بن زینی دحلان مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"وَلَمَّا مَاتَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ بَکَی النَّاسُ عَلَیْهِ بُکَاءً کَثِیْرًا قَالَ

---

❶---"ضیاء النبی" جسٹس کرم شاہ الازہری المتوفی:1998ء

الجزء الثانی: الصفحۃ97: مطبوعہ ضیاء القرآن لاہور

❷---"السیرۃ النبویۃ" احمد بن زینی دحلان مکی المتوفی:1304ھ

الجزء الاوّل: باب وفاۃ جدّہ عبد المطلب: الصفحۃ87: مطبوعہ دار القلم العربی حلب شام

❸---"الطبقات الکبری" محمد بن سعد المتوفی:230ھ

الجزء الأول: ذِکْرُ ضَمِّ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُولَ اللهِ ﷺ: الصفحۃ97: مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت

بَعْضُهُمْ لَمْ يَبْكِ عَلٰى اَحَدٍ بَعْدَ مَوْتِهٖ مَا بَكٰى عَلٰى عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَ كَانَ يَسْعٰى خَلْفَ سَرِيْرِهٖ وَيَبْكِيْ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانٍ وَلَمْ يَقُمْ لِمَوْتِهٖ سُوْقٌ بِمَكَّةَ اَيَّامًا كَثِيْرَةً" ❶

جب جناب عبد المطلب رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو لوگوں نے اُن کی وفات پر بہت زیادہ آنسو بہائے، بعض سیرت نگاروں نے لکھا ہے کہ جتنا لوگوں نے حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے وصال پر غم کا اظہار کیا اتنا کسی پر نہ کیا ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کی چارپائی کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے، چشمانِ مقدس سے آنسو جاری تھے، اُس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طبعی عمر مبارک آٹھ سال تھی، جناب عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے وصال کی وجہ سے مکہ مکرمہ کا بازار کئی دن بند رہا۔

طبقات الکبری میں علامہ ابن سعد لکھتے ہیں:

"وَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَتَذْكُرُ مَوْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ نَعَمْ أَنَا يَوْمَئِذٍ ابْنُ ثَمَانِيْ سِنِيْنَ قَالَتْ أُمُّ أَيْمَنَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَوْمَئِذٍ يَبْكِيْ خَلْفَ سَرِيْرِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ" ❷

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی وفات یاد ہے؟ فرمایا: ہاں میں آٹھ برس کا تھا

جناب اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے پیارے آقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے جنازہ کے پیچھے چل رہے تھے

❶---"السیرۃ النبویۃ" احمد بن زینی دحلان مکی المتوفی:1304ھ
الجزء الاوّل: باب وفاۃ جدّہ عبد المطلب: الصفحۃ87: مطبوعہ دار القلم العربی حلب شام

❷---"الطبقات الکبری" محمد بن سعد المتوفی:230ھ
الجزء الأول: ذِكْرُ ضَمِّ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: الصفحۃ97: مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت

اور چشمان کرم سے آنسو رواں تھے۔

سیدنا عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی وصیت

وفات سے پہلے رئیس بطحا سیدنا عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے اپنے فرزند ارجمند جناب سیدنا ابو طالب علیہ السلام کو بلایا اور وصیت کرتے ہوئے فرمایا:

أُوصِيكَ يَا عَبْدَ مَنَافٍ بَعْدِيْ بِمُوحَدٍ بَعْدَ أَبِيهِ فَرْدِ

عبد مناف میں تجھے اس بچے کے متعلق وصیت کرتا ہوں جو اپنے باپ کا اکلوتا بیٹا ہے (اور ساری دنیا میں ممتاز ہے)

فَارَقَهُ وَهُوَ ضَجِيعُ الْمَهْدِ فَكُنْتُ كَالْأُمِّ لَهُ فِي الْوَجْدِ [1]

جب یہ کم سن تھا تو ماں کا سایہ سر سے اُٹھ گیا میں اُس بچے کے لیے ایسا بے چین رہا کرتا تھا جیسے ماں اپنی اولاد کے لیے

اپنے والد کی یاد میں جناب ابو طالب علیہ السلام کا مرثیہ

اپنے والد گرامی جناب حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی وفات پُرملال پر جناب ابو طالب علیہ السلام نے اُن کی یاد میں یہ اشعار کہے:

أَبْكَى الْعُيُونَ وَأَذْرَى دَمْعَهَا دِرَرًا مُصَابُ شَيْبَةَ بَيْتِ الدِّيْنِ وَالْكَرَمِ

جناب شَيْبَةُ الْحَمْد (سیدنا عبد المطلب رضی اللہ عنہ) کی وفات نے آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب جاری کر دیا ہے جو دین و دیانت اور شرف و کرامت کا مخزن تھے۔

كَانَ الشَّجَاعَ الْجَوَّادَ الْفَرْدَ سُؤْدَدُهُ لَهُ فَضَائِلُ تَعْلُوْ سَادَةَ الْأُمَمِ

وہ بہادر تھے، سخاوت اور سیادت میں ممتاز بھی، جن کے فضائل اتنے زیادہ ہیں کہ دنیا بھر کے سرداروں سے بلند نظر آتے ہیں۔

---

[1] ۔۔۔"دلائل النبوة ومعرفة أحوال صاحب الشريعة" أبو بكر البيهقي المتوفى:458ھ الجزء الثاني، بَابُ مَا جَاءَ فِي شَفَقَةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ: الصفحة22: مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت

مَضٰی اَبُو الحَرْثِ الْمَامُوْلُ نَائِلُهُ وَالْمُنْتَشٰی صَوْلُهُ فِی النَّاسِ وَالنَّعَمِ

وہ ابو الحرث (سیدنا عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی کنیت) دنیا سے رخصت ہوئے جن کی سخاوت سے سب ہی فیض حاصل کرتے تھے اور جن کی شجاعت سے بھی سب لوگ اچھی طرح باخبر تھے۔

هُوَ الرَّئِیسُ الَّذِی لَا خَلقَ یَقْدُمُهُ غَدَاةَ یَحْمِی عَنِ الأَبْطَالِ بِالعَلَمِ

وہ پوری قوم کے قائد تھے کوئی اُن سے آگے نہیں بڑھ سکتا تھا جب پرچم لے کر میدان میں اترتے تھے بڑے بڑے بہادروں کو پچھاڑ دیتے تھے۔

اَلْعَامِرُ الْبَیْتَ بَیْتَ اللهِ یَمْلَؤُهُ نُوْرًا فَیَجْلُوْا کُسُوْفَ القَحْطِ وَالظُّلَمِ

وہ خانہ کعبہ کی تعمیر کرنے والے تھے جنہوں نے بیت اللہ کو ایسے نور سے بھر دیا جن کے بعد لوگوں کی تنگ دستی اور ظلم کے اندھیرے بھی ختم ہو گئے۔

رَبُّ الفِرَاشِ بِصَحْنِ الْبَیْتِ تَکْرِمَةً بِذَاكَ فُضِّلَ أَهلُ الفَخْرِ وَالقِدَمِ

(اُن کی عظمت وشان کا یہ عالم تھا کہ) کعبہ معظّمہ کے صحن میں اُن کے لیے ایک خاص قسم کا بچھونا بچھایا جاتا جو اُن کے لیے خاص ہوتا اور یہ ایسی بات ہے جس نے اُنہیں تمام فضل وکمال والوں سے ممتاز کر دیا۔

بَکَتْ قُرَیْشٌ أَبَاهَا کُلَّهَا وَعَلٰی إِمَامِهَا وَحِمَاهَا الثَّابِتِ الدِّعَمِ ❶

جب اُن کا انتقال ہوا تو قریش کے تمام لوگوں کی حالت ایسے تھی جیسے اولاد کی اپنے باپ سے جدائی کے وقت ہوتی ہے اور قوم کی اپنے عظیم المرتبت، ثابت قدم

---

❶ ---"دیوان ابی طالب عم النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" جمعہ وشرحہ الدکتور محمد التونجی قافیۃ المیم: الصفحۃ 89، 90: مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت

رہنما اور پیشوا سے جدائی پر ہوتی ہے۔

جناب ابو طالب علیہ السلام کی زوجہ محترمہ

آپ علیہ السلام کی زوجہ محترمہ ''سیدہ فاطمہ بنت اسد علیہا السلام'' ہیں

جناب فاطمہ علیہا السلام کے والد کی طرف سے سلسلۂ نسب یوں ہے:

"فاطمہ علیہا السلام بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی علیہم السلام"

والدہ کی طرف سے سلسلۂ نسب اس طرح ہے:

"فاطمہ علیہا السلام بنت ہرم بن رواحہ بن حجر بن عبد معیص بن عامر بن لوئ" ❶

ابن سعد نے آپ رضی اللہ عنہا کی والدہ کا نسب اس طرح بیان کیا ہے: "فاطمہ بنت قیس بن ہرم بن رواحہ بن حجر بن اسد بن عبد العزی بن عامر بن لوئ" ❷

حضرت فاطمہ بنت اسد علیہا السلام جناب ابو طالب علیہ السلام کے چچا جناب ''اسد بن ہاشم'' کی صاحبزادی یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جدّ امجد جناب عبد المطلب کی بھتیجی اور بہو اور سردارِ قریش ہاشم بن عبد مناف کی پوتی تھیں۔ خلیفہ چہارم سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالیٰ وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی والدۂ ماجدہ اور جگر گوشۂ رسول سیدہ فاطمۃ الزہرا علیہا السلام کی خوش دامن (ساس) تھیں اور سبطین رسول سادات نا حسنین کریمین علیہما السلام کی دادی تھیں۔

آپ علیہا السلام جلیل القدر صحابیہ اور السابقون الاوّلون میں شامل تھیں۔ قبیلہ

---

❶ ۔۔۔"مجمع الزوائد ومنبع الفوائد" نور الدين الهيثمي المتوفى:807ھ

كِتَابُ الْمَنَاقِبِ: بَابُ مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ: رقم 14585: الجزء 9: الصفحة 97: مطبوعه القاہرہ

❷ ۔۔۔"الطبقات الكبرى" محمد بن سعد المتوفى:230ھ

الجزء الثامن: تسمية النساء الْمُبَايِعَاتِ مِنْ قُرَيْشٍ: 4154: فَاطِمَةُ بِنْتُ أَسَدٍ رضی اللہ عنہا: الصفحة 178: مطبوعه بيروت

ہاشم میں پہلی اور خواتین میں اُم المؤمنین ملیکۃ العرب سیدہ خدیجۃ الکبریٰ علیہا السلام کے بعد دوسری خاتون ہیں جو مشرف بہ اسلام ہوئیں۔ جب مدینہ کی طرف ہجرت کا حکم ملا تو آپ علیہا السلام نے بھی ہجرت فرمائی۔ بچپن ہی سے نہایت اعلیٰ اوصاف وخصائل کی مالک تھیں، جناب عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی نگاہِ گوہر شناس نے اِنہیں اپنی بہو بنانے کے لیے منتخب فرمایا اور اپنے فرزند ارجمند جناب ابوطالب علیہ السلام سے اِن کا نکاح کر دیا۔ اِن کے بطن مبارک سے اللہ تعالیٰ نے جناب ابوطالب علیہ السلام کو چار فرزند اور تین بیٹیاں عطا کیں۔ جناب ابوطالب علیہ السلام کے احوال میں دوسری کسی خاتون سے شادی کا تذکرہ نہیں ملتا۔ کتب احادیث وتواریخ میں ہے:

"وَهِيَ أَوَّلُ هَاشِمِيَّةٍ وَلَدَتْ هَاشِمِيًّا" ❶

آپ رضی اللہ عنہا پہلی ہاشمی خاتون ہیں جن سے ہاشمی اولاد پیدا ہوئی۔

ابن الاثیر الجزری نے "اسد الغابہ" میں لکھا: "آپ رضی اللہ عنہا خاندان ہاشمیہ کی وہ پہلی خاتون ہیں جن سے ہاشمی اولاد پیدا ہوئی اور اُن میں سے سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم خلیفہ بنے، اُن کے بعد یہ شرف خاتون جنت سیدہ فاطمۃ الزہرا علیہا السلام کو ملا کہ ان کے نورِ نظر سیدنا حسن مجتبیٰ علیہ السلام خلیفہ ہوئے۔" ❷

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے والہانہ اُلفت ومحبت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زوجہ ابوطالب حضرت فاطمہ بنت اسد علیہا السلام سے بڑی محبت

❶ ---"فضائل الصحابة" أحمد بن محمد بن حنبل المتوفى: 241ھ
الجزء الثانی، بابُ نَسَبِ عَلِيِّ بنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ: رقم الحديث: 933 الصفحة 555: مطبوعه بيروت

❷ ---"أسد الغابة فی معرفة الصحابة" عز الدين ابن الأثير المتوفى: 630ھ
المجلد السادس، کتاب النساء: حرف الفاء: 7169 فاطمة بنت أبي الأسد رضی اللہ عنہا: الصفحة 217: مطبوعه بيروت

تھی۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اِعلان نبوت کے بعد جب دعوتِ حق کا آغاز فرمایا تو بنو ہاشم نے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سب سے زیادہ ساتھ دیا جناب فاطمہ بنت اسد علیہا السلام اپنی اولادِ پاک کے ساتھ پہلے پہلے بارگاہِ رسالت علیہ الصلوٰۃ والسلام میں حاضر ہو کر سعادتِ ابدی کی حقدار بنیں۔

جناب عبد المطلب رضی اللہ عنہ اور ابو طالب علیہ السلام کے وصال کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کے لیے منتخب فرمایا۔ زوجہ ابو طالب جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنی اولاد سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیال رکھا کرتی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اِن سے بیحد محبت فرماتے۔ ابن سعد لکھتے ہیں:

" كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَزُوْرُهَا وَيُقِيْلُ فِي بَيْتِهَا "[1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اکثر) اِن سے ملنے کے لیے تشریف لے جاتے اور اُنہی کے گھر دوپہر کو آرام فرماتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِن کی طرف اکثر تحائف بھیجا کرتے، سیدنا علی المرتضیٰ كَرَّمَ اللهُ تَعَالیٰ وَجْهَهُ الْكَرِيْم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک ریشمی جوڑا ہدیۃً پیش کیا گیا جس کے تانے یا بانے میں ریشم تھا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اس کا کیا کروں؟ کیا میں اِسے پہنوں؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"وَلَكِنِ اجْعَلْهَا خُمُرًا بَيْنَ الْفَوَاطِمِ "

نہیں! بلکہ اسے فواطم کی اوڑھنیاں بنادو۔ تو سیدنا علی المرتضیٰ كَرَّمَ اللهُ تَعَالیٰ وَجْهَهُ الْكَرِيْم نے تین حصے کئے۔ ایک چادر (اپنی والدہ ماجدہ) فاطمہ بنت

---

[1] ---"الطبقات الکبری" محمد بن سعد المتوفی: 230ھ الجزء الثامن: تسمیۃ النساء الْمُبَايِعَاتِ مِنْ قُرَيْشٍ: 4154: فَاطِمَةُ بِنْتُ أَسَدٍ رضی اللہ عنہا: الصفحۃ 178: مطبوعہ بیروت

اسد علیہاالسلام کے لیے، ایک (اپنی زوجہ) سیدہ فاطمۃ الزہرا علیہاالسلام کے لیے اور ایک چادر جناب سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا میں تقسیم کر دی۔ ❶

جناب فاطمہ بنت اسد علیہاالسلام کی وفات پر غم فرمانا

ہجرت کے چوتھے سال جب جناب فاطمہ بنت اسد علیہاالسلام نے وفات پائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُن کے پاس تشریف لائے سرہانے کی طرف بیٹھ گئے فرمایا:

"رَحِمَكِ اللهُ يَا أُمِّي كُنْتِ أُمِّي بَعْدَ أُمِّي وتُشْبِعِيْنِي وتَعْرَيْنَ وتُكْسِيْنِي وتَمْنَعِيْنَ نَفْسَكِ طَيِّبًا وتُطْعِمِيْنِي تُرِيْدِيْنَ بِذَلِكَ وَجْهَ اللهِ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ"

اے میری ماں! اللہ جل جلالہ تجھ پر اپنی خصوصی رحمتوں کا نزول فرمائے، میری (حقیقی) ماں کے بعد آپ میری ماں تھیں، خود بھوکی رہتیں اور مجھے خوب کھلاتیں، خود کپڑے (چادر) کے بغیر سوتیں اور مجھے چادر اُوڑھا دیتی تھیں، بہترین کھانے میں سے مجھے کھانا کھلاتیں، (محبت واُلفت کے اِن تمام افعال سے) آپ علیہاالسلام کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور آخرت کا گھر تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حکم فرمایا کہ انھیں تین، تین دفعہ غسل دیا جائے، پھر جب کافور ملا ہوا پانی پیش کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خود اپنے ہاتھ سے اُن پر پانی بہایا:

"ثُمَّ خَلَعَ رَسُولُ اللهِ عليه الصلاة والسلام قَمِيْصَهُ فَأَلْبَسَهَا إِيَّاهُ وَكَفَّنَهَا بِبُرْدٍ فَوْقَهُ"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی قمیص اُتار کر انھیں پہنا دی اور اسی میں انھیں کفن دیا گیا۔ پھر پیارے آقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ (محبوبُ النبی

---

❶ ---"المعجم الكبير" أبو القاسم الطبراني المتوفى:360ھ

مُسْنَدِ النِّسَاءِ:بَابُ الْفَاءِ:فَاطِمَةُ بِنْتُ أَسَدٍ:رقم الحديث 887:مطبوعه مكتبة ابن تيمية القاهرة

ﷺ) سیدنا ابو ایوب الانصاری رضی اللہ عنہ (میزبان رسول ﷺ) سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ (مرادِ رسول ﷺ) اور ایک حبشی غلام کو بلایا تاکہ قبر تیار کریں پھر اُنہوں نے قبر کھودی جب لحد تک پہنچے تو رسول اللہ ﷺ خود نیچے اترے اور اپنے دست مبارک سے لحد کھودی اور خود ہی اس میں سے مٹی نکالی جب یہ کام مکمل ہو گیا تو رحمت دو عالم ﷺ لحد کے اندر لیٹ گئے اور دعا مانگی:

" اَللّٰهُ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ اِغْفِرْ لِأُمِّي فَاطِمَةَ بِنْتِ أَسَدٍ وَلَقِّنْهَا حُجَّتَهَا وَوَسِّعْ عَلَيْهَا مُدْخَلَهَا بِحَقِّ نَبِيِّكَ وَالْأَنْبِيَاءِ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِي فَإِنَّكَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ "[1]

اللہ ہی زندہ کرتا اور وہی ہے جو موت دیتا ہے اور وہ خود ہمیشہ زندہ ہے اسے کبھی موت نہیں آئے گی۔ اے اللہ! میری ماں فاطمہ بنت اسد (علیہا السلام) کو مغفرت کا تاج عطا فرما اور ان کی راہنمائی فرما، اپنے نبی (ﷺ) اور مجھ سے پہلے انبیاء (علیہم السلام) کے وسیلے سے اُن کی قبر کو وسعت عطا فرما بے شک تو سب سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے۔

پھر آپ ﷺ نے اُن پر چار تکبیریں کہیں، رسول اللہ ﷺ، حضرت عباس اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما (تینوں) نے اُنہیں قبر میں اُتارا۔

ستر ہزار رحمت کے فرشتے

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ ''المستدرك على الصحيحين''میں روایت کرتے ہیں کہ حضرت زبیر بن سعید القرشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

---

[1] ---"المعجم الكبير "أبو القاسم الطبراني المتوفى:230ھ
مُسْنَدِ النِّسَاءِ: بَابُ الْفَاءِ: فَاطِمَةُ بِنْتُ أَسَدٍ: رقم الحديث 871: مطبوعه مكتبة ابن تيمية القاهرة

ہم لوگ حضرت سعید بن المسیّب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، ہمارے پاس سے حضرت سیدنا علی بن حسین رضی اللہ عنہ نے گزر فرمایا۔ (سعید بن المسیّب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے اِس سے پہلے کبھی کسی ہاشمی کو نہ دیکھا تھا جو اُن سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا عبادت گزار ہو، حضرت سعید بن المسیّب رضی اللہ عنہ اُن کے احترام میں کھڑے ہو گئے۔ ہم بھی اُن کے ساتھ کھڑے ہو گئے ہم نے اُن کو سلام کیا، انہوں نے ہمیں سلام کا جواب دیا۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے ابو محمد! آپ ہمیں فاطمہ علیہا السلام بنت اسد بن ہاشم سیدنا علی بن ابی طالب کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کی والدۂ ماجدہ کے بارے میں کچھ بتائیں۔ حضرت مولائے کائنات رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''جی ہاں! میرے والد محترم نے مجھے بتایا، جب فاطمہ علیہا السلام بنت اسد بن ہاشم کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُن کو اپنی قمیص مبارک میں کفن دیا اور جنازہ پڑھایا اور ستر تکبیریں پڑھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خود اُن کی قبر میں اُترے اور قبر میں دونوں طرف اس طرح اشارے فرما رہے تھے گویا کہ قبر کو مزید وسعت دے رہے ہوں۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قبر سے باہر تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُن کی قبر پر مٹی ڈالی، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وہاں سے تشریف لے آئے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

''یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ!

رَأَیْتُكَ فَعَلْتَ عَلٰی هٰذِهِ الْمَرْأَةِ شَیْئًا لَمْ تَفْعَلْهُ عَلٰی أَحَدٍ''

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! جتنی شفقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِس خاتون پر فرمائی ہے، میں نے کسی اور پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ایسے شفقت فرماتے نہیں دیکھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''يَا عُمَرُ! إِنَّ هَذِهِ الْمَرْأَةَ كَانَتْ أُمِّي الَّتِي وَلَدَتْنِي''

اے عمر رضی اللہ عنہ! یہ (نیک صفت) خاتون میری اُس ماں سَلَامُ اللهِ عَلَيْهَا کی طرح تھیں جس نے مجھے جنم دیا۔ بے شک جناب ابوطالب علیہ السلام تجارت کیا کرتے تھے اور اُن کا (گھر میں) ایک وسیع دسترخوان ہوتا تھا آپ اُس دسترخوان میں سے (سب سے پہلے) میرا حصہ نکال کر رکھ لیتی تھیں اور پھر مجھے دیتی تھیں اور حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھے بتایا ہے:

''أَنَّهَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَخْبَرَنِي جِبْرِيْلُ علیہ السلام أَنَّ اللهَ تَعَالَى أَمَرَ سَبْعِيْنَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ يُصَلُّوْنَ عَلَيْهَا'' ❶

یہ جنتیوں میں سے ہیں اور جبرائیل علیہ السلام نے مجھے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے ستر ہزار فرشتوں کو اِن پر نزولِ رحمت کے لیے مقرر فرمایا ہے۔

فاطمہ بنت اسد علیہا السلام کو مرتبہ اعلیٰ ملا
فاطمہ بنت اسد علیہا السلام کو ماں تھا آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا
خدمت سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سدا کرتی رہیں
حرم ابوطالب علیہ السلام ہیں وہ اُم علی المرتضیٰ علیہ السلام
رحمتیں دینے تھے جن کی قبر میں لیٹے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہیں وہ ساجدؔ جدۂ شاہ شہیدانِ وفا

❶---''المستدرك على الصحيحين''أبو عبد الله الحاكم النيسابوري المتوفى:405ھ
كِتَابُ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ: وَمِنْ مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ: رقم الحديث 4574: مطبوعه دار الكتب بيروت

جناب ابو طالب علیہ السلام کی اَولادِ پاک

اللہ تعالیٰ نے جناب سیدنا ابو طالب علیہ السلام کو چار صاحبزادے اور تین صاحبزادیوں سے نوازتھا۔ اِن کامختصراً تذکرہ کیاجاتا ہے۔

جناب طالب بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

جناب ابو طالب علیہ السلام کے سب سے بڑے صاحبزادے ہیں، اِنہیں کے نام پر آپ علیہ السلام کی کنیت ''ابوطالب'' ہے۔ابن سعد لکھتے ہیں کہ جنگ بدر کے موقعہ پر کفارِ مکہ مسلمانوں کے مقابلہ میں دوسرے بنی ہاشم کی طرح جناب طالب رضی اللہ عنہ کو بھی جبراً اپنے ساتھ لے گئے تھے چنانچہ جب جناب طالب رضی اللہ عنہ بادِل ناخواستہ میدان میں آنے لگےتو آپ رضی اللہ عنہ نے بلند آواز سے یہ اشعار پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ إِمَّا يَغْزُوَنَّ طَالِبْ	فِي مِقْنَبٍ مِنْ هَذِهِ الْمَقَانِبْ
اے اللہ! طالب جنگ لڑنے میں	ان بھیڑیوں اور گرگوں کے ساتھ آ گیا ہے
فَلْيَكُنِ الْمَغْلُوبُ غَيْرَ الْغَالِبْ	وَلْيَكُنِ الْمَسْلُوبُ غَيْرَ السَّالِبْ
مگر یا اللہ! جو غالب ہے وہ مغلوب ہوجائے	اور جو چھین رہا ہے اُس سے چھن جائے۔

ابن سعد کہتے ہیں: ''مشرکین کو جب شکست ہوگئی تو جناب طالب رضی اللہ عنہ نہ قیدیوں میں پائے گئے اور نہ ہی مقتولین میں ملے، نہ مکہ واپس آئے اور نہ ہی آپ کا کوئی حال معلوم ہوا۔ اِن کی اولاد ہوئی، کوئی مستند روایت موجود نہیں۔'' ❶

❶۔۔۔''الطبقات الکبری'' محمد بن سعد المتوفی:230ھ
الجزء الأول: ذِكْرُ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ وَضَمِّهِ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: الصفحة 97: مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت

جناب عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

جناب ابو طالب علیہ السلام کے دوسرے صاحبزادے ''عقیل رضی اللہ عنہ'' ہیں۔ آپ کی کنیت ''ابو یزید'' ہے اور جناب طالب رضی اللہ عنہ سے دس برس چھوٹے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ اَنساب عرب کے بہت بڑے ماہر تسلیم کئے جاتے تھے۔ صلح حدیبیہ سے پہلے ہی مشرف باسلام ہو چکے تھے۔ غزوۂ بدر میں آپ رضی اللہ عنہ بھی حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کی طرح مجبوراً، بادل ناخواستہ کفار مکہ کے ساتھ آئے تھے۔ غزوہ میں مسلمانوں کو فتح ہوئی، بدر کی اسیری سے رہائی کے لیے آپ کے پاس فدیہ کا مال نہ تھا تو آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فدیہ ادا کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ غزوہ موتہ، حنین اور کئی دوسری جنگوں میں بھی شریک رہے۔ آپ انتہائی بہادر اور عالی ہمت ہونے کے ساتھ نہایت ذہین وفطین اور عظیم قوت حافظہ کے مالک تھے۔ کتب سِیَر وتراجم میں آپ رضی اللہ عنہ کی حاضر جوابی سے متعلق یہ الفاظ موجود ہیں۔

''استیعاب'' میں علامہ عبدالبر قرطبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

'' كَانَ أَسْرَعُ النَّاسِ جَوَابًا وَأَحْضَرُهُمْ مُرَاجِعَةً فِي الْقَوْلِ وَأَبْلَغُهُمْ فِي ذَلِكَ '' ❶

''اسد الغابہ'' میں علامہ ابن الاثیر الجزری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''كَانَ سَرِيْعُ الجَوَابِ المُسْكِتُ لِلْخَصْمِ '' ❷

---

❶ ---''الاستيعاب في معرفة الأصحاب'' عبد البر القرطبي المتوفى:463ھ
المجلد الثالث، 1834: عقيل بْن أَبِي طالب رضی اللہ عنہ: الصفحة 1078: مطبوعه دار الجيل بيروت

❷ ---''أسد الغابة فى معرفة الصحابة'' عز الدين ابن الأثير الجزرى المتوفى:630ھ
المجلد الرابع، كتاب النساء: حرف الفاء: 3732: عقيل بن أبي طالب رضی اللہ عنہ: الصفحة 61: مطبوعه بيروت

یعنی حضرت عقیل رضی اللہ عنہ بڑے حاضر جواب تھے کہ مدمقابل کو فوراً مسکت جواب دیتے اور نہایت فصیح و بلیغ کلام فرماتے ۔ مسجد نبوی میں آپ رضی اللہ عنہ کے لیے ایک (بچھونا نما) مسند بچھائی جاتی تھی جس پر آپ رضی اللہ عنہ جلوہ فرما ہوتے اور لوگ آپ رضی اللہ عنہ سے اکتساب فیض کے لیے آپ رضی اللہ عنہ کے اردگرد جمع ہو جاتے ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے خاص محبت تھی ایک بار رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

''إِنِّي أُحِبُّكَ حُبَّيْنِ حُبًّا لِقَرَابَتِكَ مِنِّي وَحُبًّا لَمَّا كُنْتُ أَعْلَمُ مِنْ حُبِّ عَمِّي إِيَّاكَ '' ❶

میں تم سے دوہری محبت کرتا ہوں ایک تو مجھ سے تمہاری قرابت کی وجہ سے اور دوسری اس لیے کہ میرے چچا ابو طالب تم سے محبت کرتے تھے ۔

آپ رضی اللہ عنہ سے چند حدیثیں بھی مروی ہیں ۔ ❷

جنہیں ، امام احمد ، نسائی ، ابن ماجہ ، ابن ابی شیبہ ، ابن خزیمہ ، امام بیہقی اور امام حاکم رحمۃ اللہ علیہم نے اپنی کتابوں میں نقل فرمایا ہے ۔ ابن حجر عسقلانی کی تحقیق کے مطابق آپ نے 60 ہجری میں وفات پائی ۔ آپ رضی اللہ عنہ کے تین صاحبزادے حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ عبدالرحمن بن عقیل رضی اللہ عنہ اور محمد بن عقیل رضی اللہ عنہ ۔ تینوں صاحبزادگان اعلیٰ مقام پہ فائز تھے ۔ بڑے صاحبزادے حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ نواسۂ رسول سیدنا امام حسین علیہ السلام

---

❶ ۔۔۔ ''المستدرك على الصحيحين'' أبو عبد الله الحاكم النيسابوري المتوفى: 405ھ
كِتَابُ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ: ذِكْرُ عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه: رقم الحديث 6465: مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت

❷ ۔۔۔ ''الاستيعاب في معرفة الأصحاب'' عبد البر القرطبي المتوفى: 463ھ
المجلد الثالث، 1834: عقيل بن أَبِي طالب رضي الله عنه: الصفحة 1078: مطبوعه دار الجيل بيروت

کے نائب بن کر کوفہ میں تشریف لے گئے اور اپنے دو بیٹوں محمد رضی اللہ عنہ اور ابراہیم رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مرتبہ شہادت حاصل کیا اور دوسرے صاحبزادوں عبد الرحمٰن بن عقیل رضی اللہ عنہ محمد بن عقیل رضی اللہ عنہ نے کربلا معلّٰی کے صحرا کو اپنے خون سے سرخ کیا اور مرتبہ شہادت پر فائز ہوئے۔

حضرت جعفر طیار بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

سیدنا جناب ابو طالب علیہ السلام کے تیسرے صاحبزادے ''جعفر رضی اللہ عنہ'' ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابو عبد اللہ'' آپ رضی اللہ عنہ سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم سے دس سال بڑے تھے۔ السابقون الاوّلون میں سے تھے بلکہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دارِ اَرقم میں تشریف لے جانے سے قبل آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اظہارِ ایمان فرما چکے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ سے قبل اکیس افراد حلقہ بگوش اسلام ہو چکے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حبشہ اور مَدِيْنَةُ الْمُنَوَّرَہ زَادَهَا اللّٰهُ شَرَفًا وَّتَعْظِيْمًا کی طرف ہجرت فرمائی۔ آپ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی لسان نبوت و رسالت علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے ''ذوالجناح، طیار، ابوالمساکین'' جیسے دِلنواز القابات سے نوازا۔

ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی پیشانی چوم کر اِنہیں رفعت و عظمت کی بلندیوں پر پہنچا دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ یتیموں، مسکینوں اور ضرورت مندوں کے کام آنے والے، ہمدرد، فیاض اور سخاوت کے خوگر، میدان جہاد میں اپنے دونوں باز و کٹوانے کے بدلے دو پروں کے سہارے فرشتوں کے ساتھ جنت میں محو پرواز ہونے والے عظیم مجاہد، پرسوز اور دِل آویز اَنداز میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے خوش الحان قاری، فصاحت و بلاغت کے موتی پرونے والے خطیب،

حبش کا بادشاہ جس کا نام ''اصحمہ'' اور لقب ''نجاشی'' تھا آپ رضی اللہ عنہ کی تقریر دلپذیر سے متأثر ہوکر آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں مشرف بہ اسلام ہوا۔ نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''قَالَ لِجَعْفَرٍ أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي'' ❶

جعفر! تم میری صورت وسیرت دونوں میں مجھ سے مشابہ ہو۔

جب خیبر فتح ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اَقدس میں حاضر ہوئے، آپ رضی اللہ عنہ اُسی دن حبشہ سے خیبر پہنچے تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب انہیں دیکھا تو شفقت بھرے اَنداز میں اِن کو سینہ اقدس سے لگایا:

''وَقَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَقَالَ مَا أَدْرِي بِأَيِّهِمَا أَنَا أَفْرَحُ بِقُدُوْمِ جَعْفَرٍ أَوْ بِفَتْحِ خَيْبَرَ'' ❷

آپ رضی اللہ عنہ کی دونوں آنکھوں کے درمیاں (پیشانی) کو چوما اور ارشاد فرمایا:

''کہ مجھے نہیں معلوم کہ آج کس چیز سے زیادہ خوشی ہورہی ہے، جعفر رضی اللہ عنہ کے آنے سے یا خیبر کے فتح ہونے سے۔''

چالیس سال کی عمر میں ماہ جمادی الاولیٰ 8 ہجری کو جنگ موتہ میں جام شہادت نوش فرمایا۔ اِن کے سینے پر تلواروں اور نیزوں کے نوّے 90 زخم موجود تھے یہاں تک

---

❶ ---''صحيح البخاري'' أبو عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري المتوفى: 256ھ
كِتَابُ الصُّلْحِ، بَابٌ: كَيْفَ يُكْتَبُ هَذَا مَا صَالَحَ فُلاَنُ: رقم الحديث 2699: مطبوعه دار طوق النجاة بيروت

❷ ---''الطبقات الكبرى'' محمد بن سعد المتوفى: 230ھ
الجزء الرابع: 345: جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ: الصفحة 26: مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت
''الاستيعاب في معرفة الأصحاب'' عبد البر القرطبي المتوفى: 463ھ
المجلد الأول، 327: جعفر بن أبي طالب رضی اللہ عنہ: الصفحة 243: مطبوعه دار الجيل بيروت

کہ ایک رومی نے آپ رضی اللہ عنہ پر پورے زور سے تلوار کا وار کیا جس سے آپ رضی اللہ عنہ کے دونوں بازو جسم سے جدا ہو گئے ۔آپ رضی اللہ عنہ کے تین صاحبزادے تھے،عبداللہ بن جعفر،محمد بن جعفر،عوف بن جعفر رضی اللہ عنہم

سیدنا علی بن ابی طالب علیہ السلام

سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے جتنے فضائل ومناقب احادیث نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام اور آثار مرویہ میں موجود ہیں کسی اور صحابی کی شان میں اتنے مناقب نہیں ملتے۔

''اَلْاِسْتِیْعَابُ فِیْ مَعْرِفَةِ الْأَصْحَابُ'' میں عبدالبر قرطبی لکھتے ہیں:

''وَ فَضَائِلُهٗ لَا يُحِيْطُ بِهَا كِتَابٌ'' ❶

آپ رضی اللہ عنہ کے فضائل کسی ایک کتاب میں جمع نہیں کئے جا سکتے۔آپ رضی اللہ عنہ تمام اوصاف حمیدہ اور کمالات جلیلہ کے مالک ہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى آدَمَ فِي عِلْمِهٖ وَإِلٰى نُوْحٍ فِي فَهْمِهٖ وَ إِلٰى إِبْرَاهِيْمَ فِي حِلْمِهٖ وَ إِلٰى يَحْيٰى بْنِ زَكَرِيَّا فِي زُهْدِهٖ وَ إِلٰى مُوْسٰى بْنِ عِمْرَانَ فِي بَطْشِهٖ''

جسے یہ چاہت ہو کہ وہ سیدنا آدم علیہ السلام کا علم، سیدنا نوح علیہ السلام کا فہم، سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا حلم،یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کا زُہد،سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی ہیبت کا مشاہدہ کرے

''فَلْيَنْظُرْ إِلٰى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ'' ❷

---

❶---''الاستیعاب في معرفة الأصحاب'' عبدالبر القرطبي المتوفى:463ھ المجلد الثالث،1855:علي بن أبي طالب رضی اللہ عنہ:الصفحة1115:مطبوعہ دار الجیل بیروت

❷---''تاریخ مدینہ دمشق'' حافظ ابو القاسم علی المعروف بابن عساکر المتوفی:571ھ 4933:علي بن أبي طالب رضی اللہ عنہ:حرف العین:المجلد42:الصفحة1115:مطبوعہ دار الفکر بیروت

وہ علی ابن ابی طالب کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم کو دیکھ لے۔

اسم گرامی: (سیدنا) علی، **کنیت:** ابوالحسن، ابوتراب، **القاب:** حیدر، مرتضیٰ، اسداللہ۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نجیب الطرفین ہاشمی تھے یعنی آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم کا سلسلۂ نسب والد اور والدہ دونوں کی جانب سے جناب سیدنا ہاشم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ تک پہنچتا ہے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی پیدائش صحیح قول کے مطابق اعلان نبوت سے دس سال پہلے ہوئی۔ ابتدائی پرورش آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے والدین کے زیر سایہ ہوئی لیکن بعد میں مستقل طور پر رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا دامن اَصنام پرستی اور جاہلی رَسوم سے کبھی داغدار نہ ہوا۔ تمام اصحاب سِیَر اس بات پر متفق ہیں کہ بچوں میں سے پہلے آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اسلام قبول کیا البتہ اُس وقت آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی عمر کتنی تھی اس میں مختلف اقوال ہیں۔ طبقات ابن سعد میں ہے: ''حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم نے جب اسلام کا اظہار فرمایا تو اُس وقت آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی عمر نو برس سے کم یا گیارہ برس تھی۔'' [1]

آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی پرورش نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی آغوش رحمت میں ہوئی اس لیے بچپن ہی سے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے غیر معمولی محبت اور وابستگی تھی یہ قربت و محبت مرورِ اَیام کے ساتھ گہری سے گہری ہوتی گئی اور بارگاہِ رسالت مآب سے اِس اُلفت کا انعام پاتے رہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ہر وقت آفتاب رسالت رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خاطر اپنی جاں نثاری اور اطاعت شعاری کا مظاہرہ فرمایا۔ جب آیت کریمہ ''وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ'' (سورۃ الشعراء آیت: 214) نازل ہوئی تو

[1] ---''الطبقات الکبری'' محمد بن سعد المتوفی: 230ھ
الجزء الثالث: ذِكْرُ إِسْلَامِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَصَلَاتِهِ: الصفحة 13: مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بنوعبد المطلب کو دعوت طعام دی۔کھانے سے فارغ ہونے کے بعد سب کو مخاطب کر کے فرمایا:

''يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنِّي قَدْ جِئْتُكُمْ بِخَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَقَدْ أَمَرَنِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَنْ أَدْعُوَكُمْ إِلَيْهِ فَأَيُّكُمْ يُؤَازِرُنِي عَلٰى أَمْرِي هٰذَا'' ❶

اے بنوعبد المطلب! میں تمہارے پاس دنیا و آخرت کی سب سے بہتر چیز (اسلام) لے کر آیا ہوں اور اللہ نے مجھے اِس کی تبلیغ کا حکم دیا ہے تم میں سے کون مجھ سے تعاون کرے گا؟ تمام نے انکار کر دیا۔حضرت علی المرتضیٰ كَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجْهَهُ الْكَرِيْم نے عرض کیا: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ کا ساتھ دوں گا۔

جب اہل باطل نے جان رسالت ہی کو قتل کرنے کا ناپاک منصوبہ بنایا اور مکہ معظّمہ کے منتخب شمشیر زن نوجوانوں کی ایک جماعت نے کاشانۂ نبوت کا محاصرہ کر لیا۔ادھر اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کے ذریعہ یہ خبر دی کہ آج کی رات آپ اپنے بستر پر نہ آرام فرمائیں اور ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے جائیں، چنانچہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت علی المرتضیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم دیا کہ تم میرے بستر پر یہ حضرمی چادر اُوڑھ کر سورہو، ہرگز کفار تمہیں ضرر نہ پہنچا ئیں گے،قریش کی امانتیں واپس کر کے مدینہ چلے آنا صبح ہوئی تو کفار نے دیکھا کہ بستر رسول پر حضرت علی عَلَیْہِ السَّلَام آرام فرمارہے ہیں انہوں نے آپ سے تعرض نہ کیا۔آپ امانتیں واپس کر کے مدینہ ہجرت فرما آئے جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے پہنچنے کی خبر رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہوئی تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کو بلایا تو عرض کیا گیا کہ وہ آنے کی طاقت نہیں رکھتے پس رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خود ان کے پاس

---

❶۔۔۔"كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال" علاء الدين المتقي الهندي المتوفى:975ھ المجلد الحادي عشر: حرف الفاء: فضائل سيدنا علي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:36419: مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت

تشریف لے آئے:

''فَلَمَّا رَآہُ اعْتَنَقَهُ وَ بَكٰى رَحْمَةً لِمَا بِقَدَمَيْهِ مِنَ الْوَرَمِ وَكَانَتَا تَقْطُرَانِ دَمًا''

تو شفقت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معانقہ فرمایا اور آپ علیہ السلام کے پیروں میں آبلے پڑ گئے تھے اور ان سے خون ٹپک رہا تھا تو از راہِ محبت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چشمان کرم سے آنسو رواں ہو گئے۔

'' فَتَفَلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِي يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِهِمَا رِجْلَيْهِ وَدَعَا لَهُ بِالْعَافِيَةِ فَلَمْ يَشْتَكِهِمَا''❶

اس کے بعد آپ علیہ السلام نے اپنا لعاب دہن اپنے ہاتھ میں لے کر اُن کے پیروں پر مَل دیا اور عافیت کی دعا فرمائی پھر اس کے بعد کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔

ہجرت کر کے جب آپ كَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجْهَهُ الْكَرِيْم مدینہ تشریف لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہاجرین وانصار کے درمیان رشتہ مؤاخات قائم فرمایا یعنی ایک مہاجر کو ایک انصاری کا بھائی بنایا لیکن سیدنا علی المرتضیٰ كَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجْهَهُ الْكَرِيْم کی باری آئی تو فرمایا:

'' أَنْتَ أَخِيْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ''❷

تو میرا دنیا اور آخرت میں بھائی ہے۔رشتہ مؤاخات کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کے دوسرے سال آپ علیہ السلام کو رشتۂ مصاہرت سے بھی سرفراز فرمایا اور اپنی

---

❶---''أسد الغابة فی معرفة الصحابة'' عز الدین ابن الأثیر الجزری المتوفی:630ھ المجلد الرابع، حرف العین:3789:علي بن أبي طالب رضی اللہ عنہ: الصفحة87:مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت

❷---''سنن الترمذي'' أبو عیسی الترمذي المتوفی:279ھ بَابُ مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ: رقم الحدیث3720:مطبوعہ مصطفی البابي الحلبي مصر

چہیتی شہزادی خاتون جنت، ملکۂ عفت جناب سیدہ فاطمہ زہرا علیہا السلام کا نکاح آپ علیہ السلام سے کردیا اور یہ نکاح اللہ تعالیٰ کے حکم سے کیا گیا جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مسجد نبوی میں جمع ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف لائے اور فرمایا:

اے گروہ مہاجرین وانصار! مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ علیہا السلام بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نکاح علی بن ابی طالب علیہ السلام سے کردوں۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خطبۂ نکاح پڑھا:

''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَحْمُوْدِ بِنِعْمَتِهِ الْمَعْبُوْدِ بِقُدْرَتِهِ الْمُطَاعِ بِسُلْطَانِهِ الْمَرْهُوْبِ مِنْ عَذَابِهِ وَسَطْوَتِهِ النَّافِذِ أَمْرِهِ فِي سَمَائِهِ وَأَرْضِهِ الَّذِي خَلَقَ الْخَلْقَ بِقُدْرَتِهِ وَمَيَّزَهُمْ بِأَحْكَامِهِ وَأَعَزَّهُمْ بِدِيْنِهِ وَأَكْرَمَهُمْ بِنَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اسْمُهُ وَعَظَمَتُهُ جَعَلَ الْمُصَاهَرَةَ سَبَبًا لَاحِقًا وَأَمْرًا مُفْتَرَضًا أَوْشَجَ بِهِ الْأَرْحَامَ وَأَلْزَمَهُ لِلْأَنَامِ فَقَالَ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ ''وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا'' فَأَمْرُ اللّٰهِ تَعَالَى يَجْرِي إِلَى قَضَائِهِ وَقَضَاؤُهُ يَجْرِي إِلَى قَدَرِهِ وَلِكُلِّ قَضَاءٍ قَدَرٌ وَلِكُلِّ قَدَرٍ أَجَلٌ وَلِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ'' ❶

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے جو اپنی نعمتوں کی وجہ سے لائق عبادت اور اپنی قدرت کی وجہ سے لائق اطاعت ہے اُس کے غلبہ اور عذاب کی وجہ سے اُس سے ڈرا جائے۔ اس کی بادشاہی کا حکم اُس کے آسمان وزمین میں نافذ ہے۔ اُس نے مخلوق کو اپنی

❶ ---''مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح'' علي بن سلطان محمد، الهروي القاري المتوفى: 1014ھ
كِتَابُ الْمَنَاقِبِ وَالْفَضَائِلِ: بَابُ مَنَاقِبِ علي بن أبي طالب رضی اللہ عنہ: تحت رقم الحديث 1604: مطبوعه بيروت

قدرت سے پیدا کیا اور اپنے اَحکام سے اُنہیں امتیاز بخشا اور اپنے دین کے ذریعے سے عزت بخشی اور اپنے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ سے انہیں عظمت وسربلندی سے بہرہ ور کیا اللہ کا نام یقیناً برکت والا ہے اور اُس کی عظمت بلند ہے بے شک اللہ تعالیٰ نے شادی بیاہ کو ایک لازم اَمر قرار دیا ہے جس سے اُس نے رحموں میں الفت پیدا کی اور انہیں ایک دوسرے سے پیوست بنایا اور لوگوں کو ایک دوسرے سے ملا دیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اُس نے پانی سے بشر کو پیدا کیا ہے اور اُسے نسب اور دامادی والا بنایا ہے اور تیرا رب قدرت والا ہے۔'' اور اللہ کا حکم اُس کی قضا کی طرف اور اس کی قضا اس کی قدرت کی طرف چلتی ہے ہر قضا کی ایک قدر ہوتی ہے اور ہر قدر کی ایک مدت ہوتی ہے اور ہر مدت کی ایک کتاب ہوتی ہے۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے) ''اللہ جو چاہے مٹا دیتا ہے اور جو چاہے قائم رکھتا ہے اور اس کے پاس اصل کتاب ہے۔''

آپ كَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجْهَهُ الْكَرِيْم نہایت جری، بیباک، شجاع، بہادر اور فن حرب وضرب میں ماہر تھے۔ جماعت کفار کے بڑے بڑے بہادر آپ علیہ السلام کے ہاتھوں واصل جہنم ہوئے۔ سیدنا علی المرتضیٰ كَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجْهَهُ الْكَرِيْم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بدر، اُحد، خندق، بیعت رضوان، خیبر، فتح مکہ، حنین، طائف اور اِن کے علاوہ تمام غزوات میں شرکت فرمائی مگر غزوۂ تبوک میں حاضر نہ ہو سکے اِس کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ كَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجْهَهُ الْكَرِيْم کو اہل مدینہ کی نگرانی کے لیے مدینہ پر اپنا جانشین مقرر فرمایا تھا۔ ❶

---

❶ ۔۔۔۔ ''تهذيب الأسماء واللغات'' أبو زكريا يحيى بن شرف النووي المتوفى:676ھ باب العين واللام:429 سيدنا علي بن أبي طالب رضي الله عنه: المجلد الاول الصفحة344: مطبوعه بيروت

حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے دوسرے دن 19 ذوالحجہ 35 ہجری کو خلافت پر فائز ہوئے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ علیہ السلام کے دست حق پرست پر بیعت فرمائی۔ آپ علیہ السلام سیاسی تدبر اور دانائی میں یکتائے روزگار تھے آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجۡهَهُ الۡكَرِيۡم نے نظام خلافت جناب سیدنا صدیق اکبر وسیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کی طرح قرآن وسنت کے اُصولوں پر قائم کیا۔ آپ علیہ السلام نے بہت سی اصلاحات نافذ فرمائیں، خارجیوں کی سرکوبی، فتنۂ خارجیت کا قلع قمع سیدنا حیدر کرار علی المرتضیٰ علیہ السلام کا سب سے اہم کارنامہ ہے۔

اشقی الناس عبدالرحمن بن ملجم نے نماز کی حالت میں زہر سے بجھی ہوئی تلوار کے ساتھ زوردار وار کیا جس سے آپ علیہ السلام کی شہادت ہوئی۔ تمام مسلمان عقیدت واحترام اور پرنم آنکھوں کے ساتھ 21 رمضان المبارک کو آپ علیہ السلام کی شہادت کو یاد کرتے ہوئے آپ علیہ السلام کی بارگاہ میں سلام عقیدت پیش کرتے ہیں۔ اس مبارک تذکرہ کا اختتام معروف عالم دین عاشق رسول، امام النحو حضرت مولانا عبدالرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ کی شان علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجۡهَهُ الۡكَرِيۡم میں تحریر منقبت کے چند اشعار سے کرتا ہوں۔

علی شاہِ حیدر اماما کبیرا
کہ بعد از نبی شد بشیرا نذیرا
زمین و آسماں، عرش و کرسی بحکمش
علی داں علیٰ کل شئ قدیرا
علی ابن عم محمد رسول است
چوں موسیٰ اخی گفت ہارون وزیرا

ز تو ہست روشن مہ و مہر و کوکب
توئی در دو عالم سراجاً منیراً
ز تو نیست پوشیدہ احوال جامیؔ
کہ ہستی بمعنی سمیعاً بصیراً

جناب ابوطالب عَلَیْہِ السَّلَام کی صاحبزادیاں

سیدہ اُم ہانی بنت ابی طالب رَضِیَ اللہُ عَنْہَا: ''اُم ہانی رَضِیَ اللہُ عَنْہَا'' ایک عظیم و بلند مرتبہ اور جلیل القدر صحابیہ ہیں، رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے بے پناہ عقیدت و محبت رکھتی تھیں اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم بھی اِن کا بے حد احترام کرتے تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے نام بہ اختلافِ روایت ''فاختہ، فاطمہ یا ہند'' تھا لیکن اس پر سب تذکرہ نگار متفق ہیں کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی کنیت ''ام ہانی'' تھی۔ ❶

کچھ تذکرہ نگار لکھتے ہیں: ''آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا قدیم الاسلام تھیں البتہ اپنے اسلام کا اظہار نہ فرمایا اور بعض نے لکھا کہ فتح مکہ کے موقع پر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سعادت اَندوزِ اسلام ہوچکی تھیں۔ بعثت نبوی سے قبل آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی شادی ہبیرہ بن ابی وہب سے ہوئی۔''

فتح مکہ کے موقع پر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے شوہر کے قبیلہ کے دو شخص حضرت اُم ہانی رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے گھر میں پناہ گزین ہوئے۔ سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو معلوم ہوا تو وہ شمشیر بدست اپنی ہمشیرہ کے گھر پہنچے اور یہ کہہ کر دونوں مخزومیوں کو قتل کرنا چاہا کہ یہ واجب القتل قرار پا چکے ہیں حضرت اُم ہانی رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے کہا

❶---''الروض الأنف في شرح السيرة النبوية لابن هشام'' ابو القاسم عبدالرحمن السُهيلي المتوفى: 581ھ الجزء السابع: الأنصار يتخوّفون من بقاء النبى صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: الصفحة 79: مطبوعه دار إحياء التراث العربي، بيروت

انہیں چھوڑ دیں انہوں نے میرے ہاں پناہ لی ہے۔آپ رضی اللہ عنہاان دونوں کو لے کر بارگاہِ رسالت علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں حاضر ہوئیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُس وقت غسل فرمارہے تھے جب غسل مکمل فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت اُم ہانی رضی اللہ عنہا کو دیکھ کر فرمایا:

''مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ''

ام ہانی رضی اللہ عنہا (کے آنے پر) خوش آمدید!

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! میں نے ان دونوں کو پناہ دی ہے اور (برادرِمکرم سیدنا) علی المرتضیٰ علیہ السلام ان کو قتل کرنا چاہتے ہیں تو رسول مکرم نبی محتشم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

''قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِئٍ''❶

اے ام ہانی! جس کو تو نے پناہ دی اُس کو میں نے پناہ دی۔

ایک دن آپ رضی اللہ عنہا نے بارگاہِ رسالت علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا:

''إِنِّي امْرَأَةٌ قَدْ ثَقُلْتُ فَعَلِّمْنِي شَيْئًا أَقُولُهُ وَأَنَا جَالِسَةٌ''

میں ضعیف ہوچکی ہوں مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جو میں بیٹھے بیٹھے کرلیا کروں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

''اَللّٰهُ أَكْبَرُ''سومرتبہ پڑھا کروتو یہ قلادہ باندھے ہوئے ان سو اونٹوں کے برابر (اس کا ثواب ہوگا) جوقبول ہوچکے۔''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ''سومرتبہ پڑھا کروتو یہ اللہ کے راستے میں زِین کسے ہوئے اور لگام ڈالے ہوئے سوگھوڑوں پر مجاہدین کو سوار کرانے کے برابر (اس کا ثواب) ہوگا۔''سُبْحَانَ اللّٰهِ'' سومرتبہ پڑھا کرو، تو یہ

❶---"صحيح البخاري" أبو عبدالله محمد بن إسماعيل البخاري المتوفى:256ھ
كِتَابُ الجِزْيَةِ،بَابُ أَمَانِ النِّسَاءِ وَجِوَارِهِنَّ:رقم الحديث3171:مطبوعه دار طوق النجاة بيروت

اولادِ اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام میں سے سوغلام آزاد کرنے کے برابر اس کا ثواب ہوگا۔ ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' سومرتبہ پڑھا کرو، (اس کلمہ کی برکت سے) کوئی گناہ باقی نہیں رہے گا اور اس دن کسی کا کوئی عمل تجھ سے آگے نہیں بڑھ سکے گا مگر یہ کہ کوئی شخص تمہاری ہی طرح کا عمل کرے۔ ❶

حضرت ام ہانی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے کتب احادیث میں چھیالیس روایات مروی ہیں، جلیل القدر راویان حدیث نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے احادیث روایت کی ہیں، آپ کے چار بیٹے تھے، عمرو، ہانی، یوسف، جعدہ، کیا سب نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا زمانہ پایا اس میں اختلاف ہے؟ حضرت ام ہانی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے کبھی کبھی مسائل بھی دریافت فرماتی تھیں جن سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی دینی فقاہت کا پتہ چلتا ہے۔

ایک بار رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اِن سے فرمایا:

''اِتَّخِذُوا الْغَنَمَ فَاِنَّ فِیهَا بَرَکَةً'' ❷

بکری لے لو، اس میں بڑی برکت ہے۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے وصال کی صحیح ترین تاریخ معلوم نہیں ہوسکی البتہ اتنا ثابت ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اپنے برادرِ گرامی جناب سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کے دورِ خلافت کے بعد حیات رہیں۔ ❸

---

❶ ۔۔۔''مسند الإمام أحمد بن حنبل'' أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل المتوفی: 241ھ
مِنْ مُسْنَدِ الْقَبَائِلِ، وَمِنْ حَدِيثِ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا: رقم الحديث 27393: مطبوعہ مؤسسة الرسالة

❷ ۔۔۔''مسند الإمام أحمد بن حنبل'' أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل المتوفی: 241ھ
مِنْ مُسْنَدِ الْقَبَائِلِ، وَمِنْ حَدِيثِ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا: رقم الحديث 27381: مطبوعہ مؤسسة الرسالة

❸ ۔۔۔''تهذيب التهذيب'' أحمد بن علي معروف بابن حجر العسقلاني المتوفی: 852ھ
''الکنی من النساء'' ''حرف النون فارغ حرف الهاء'': رقم 2994: مطبوعہ دائرة المعارف النظامية، الهند

حضرت جمانہ بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا: ''حضرت جمانہ رضی اللہ عنہا'' جناب سیدنا علی المرتضی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کی ہمشیرہ محترمہ، آپ رضی اللہ عنہا کو شرف صحابیت حاصل ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا کی شادی آپ کے چچازاد حضرت ابوسفیان بن حارث بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے ہوئی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رضاعی بھائی تھے جنہیں حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا نے دودھ پلایا تھا اور اِن سے ایک صاحبزادے حضرت جعفر بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ ہوئے۔ ❶

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِن سے بہت اُلفت فرماتے اکثر اوقات تحفے تحائف بھی عطا فرماتے جب خیبر فتح ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور صحابیات رضی اللہ عنہن میں مالِ غنیمت تقسیم فرمایا تو اُس حصے میں سے تیس وسق کھجوریں حضرت جمانہ بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا کے لیے وقف فرمائیں۔ ❷

بعض تذکرہ نگاروں نے لکھا: ''آپ رضی اللہ عنہا کی وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں مَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں ہوئی۔''

حضرت اسماء بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا: حضرت اسماء بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا کے احوال پردۂ اخفاء میں ہیں، کتبِ تاریخ میں آپ رضی اللہ عنہا کا نام جناب ابوطالب علیہ السلام کی اولاد میں ذکر ہوا ہے۔ الغرض جناب ابو طالب علیہ السلام کے صاحبزادے اور صاحبزادیاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیحد محبت فرمانے والے تھے اور آپ علیہ السلام نے اپنی

---

❶ ۔۔۔''المواھب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ'' القسطلاني: أحمد بن محمد المصري المتوفى: 923ھ
الجزء الاوّل: المقصد الثانی: الفصل الرابع فی أعمامه: الصفحة 523: مطبوعه المکتبة التوفیقیة القاهرة

❷ ۔۔۔''السیرة النبویة لابن هشام'' عبد الملك بن هشام المعافري المتوفى: 213ھ
ذِکْرُ مَقَاسِمِ خَیْبَرَ: عَهْدُ الرَّسُولِ إِلَى نِسَائِهِ بِنَصِیبِهِنَّ فِي الْمَغَانِمِ: الجزء الثانی: الصفحة 352: مطبوعه مصر

اولاد پاک کو اللہ جل جلالہ کی مدد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نصرت وحمایت میں ہمیشہ جاں نثار اور وفا شعار دیکھنا چاہا۔

سیرت واوصاف

شیخ بطحا جناب سیدنا ابو طالب علیہ السلام کی سیرت وکردار اور اوصاف حمیدہ کے تذکرہ کے لئے ایک طویل دفتر درکار ہے تاہم انتہائی اختصار کے ساتھ آپ علیہ السلام کی زندگی کے مختلف پہلو قارئین کرام کے پیش خدمت ہیں۔

شراب نوشی سے اجتناب

جناب سیدنا ابو طالب علیہ السلام اپنے والد گرامی جناب سیدنا عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی پوری پوری تصویر تھے، تمام محرمات کو آپ علیہ السلام نے اپنے عظیم والد گرامی رضی اللہ عنہ کی طرح خود پر حرام قرار دے رکھا تھا۔ معروف سیرۃ نگار امام حلبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''وَكَانَ أَبُوْ طَالِب مِمَّنْ حَرَّمَ الْخَمْرَ عَلٰى نَفْسِهٖ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَأَبِيْهِ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ''❶

جناب ابو طالب علیہ السلام نے اپنی والد گرامی جناب سیدنا عبد المطلب رضی اللہ عنہ ہی کی طرح زمانہ جاہلیت میں شراب کو اپنی ذات پر حرام کر لیا تھا۔

اپنی اولاد کو نماز پڑھنے کا حکم

متعدد کتب تاریخ وسیرت میں ہے کہ ایک دن جناب ابو طالب علیہ السلام نے

❶---''السیرۃ الحلبیۃ'' الحلبی: علی بن إبراهيم المتوفی: 1044ھ الجزء الاوّل: باب: وفاۃ عبد المطلب وکفالۃ عمہ أبي طالب رضی اللہ عنہ: الصفحۃ 165: مطبوعہ دار الکتب بیروت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو اپنے بیٹے سیدنا جعفر طیّار ذوالجناحین رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا:

''صَلِّ جَنَاحَ ابْنِ عَمِّكَ'' ❶

تم بھی اپنے ابن عم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ نماز ادا کرو۔ چنانچہ اپنے والد گرامی کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے حضرت جعفر طیّار رضی اللہ عنہ نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ اُسی طرح نماز ادا فرمائی جس طرح سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرمان پر یقین کامل

جب کفارِ مکہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے شاہ حبش نجاشی کے اظہار عقیدت اور مسلمانوں کے لیے خیر سگالی کے جذبات، روز بروز مسلمانوں کی بڑھتی تعداد قبائل عرب میں اسلام کی پھیلتی خوشبو، بالخصوص سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ جیسے بہادران قریش کا دامن اسلام میں آ جانا انہیں غیظ وغضب کی آگ میں جلا رہا تھا، جب کفار نے اسلام کی روز بروز بڑھتی ہوئی عظمت وسربلندی کو دیکھا اُنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو معاذ اللہ اعلانیہ قتل کرنے پر اتفاق کر لیا۔ جناب ابو طالب علیہ السلام تک یہ خبر پہنچی تو آپ علیہ السلام نے بنو ہاشم اور بنو مُطّلِب کو جمع کر کے کہا کہ تم سب (سیدنا) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو بغرض حفاظت اپنے شِعب (کوہِ ابوقبیس اور کوہ خندمہ کے

---

❶ ---"السيرة الحلبية" الحلبي: علي بن إبراهيم المتوفى: 1044ھ

الجزء الاوّل: باب: ذكر أول الناس إيمانا به صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم: الصفحة 383: مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت

"أسد الغابة في معرفة الصحابة" عز الدين ابن الأثير الجزري المتوفى: 630ھ

الجزء الاوّل، حرف الجيم: 759: جعفر بن أبي طالب رضی اللہ عنہ: الصفحة 541: مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت

درمیان واقع ایک دَرَّہ) میں لے چلو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا، جب قریش کو معلوم ہوا تو اُنہوں نے مقام مُحَصَّب (جو مکہ مکرمہ اور منٰی کے درمیان ہے) میں جمع ہو کر بنو ہاشم کے خلاف ایک معاہدہ تحریر کیا کہ جب تک یہ خانوادہ (بنو ہاشم و بنو مطلب) (سیدنا) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اُن کے حوالہ نہیں کر دیتا، قریش کا کوئی خاندان بنو ہاشم سے نہ تو شادی اور نکاح کا تعلق جوڑے گا نہ اُن سے تجارت کرے گا اور نہ اُن سے میل جول رکھے گا۔ یہ معاہدہ تحریر کر کے خانہ کعبہ کے اندر لٹکا دیا گیا۔

ابن سعد کے بقول ماہ محرم الحرام بعثت نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے ساتویں سال میں بنو ہاشم اور اُن کے معاون بنو مطلب کو شعب ابی طالب میں محصور کر دیا گیا۔ نہ اُن کے پاس کھانے کی کوئی چیز جانے دی جاتی اور نہ بیرونی تاجروں سے اُن کو کچھ خریدنے دیا جاتا۔ وہ بیریوں کے پتے کھا کھا کر گزارا کرتے۔ بنو ہاشم کے بچے بھوک سے بلکتے تو کفارِ قریش اُن کی آوازیں سن سن کر خوش ہوتے۔ بنو ہاشم نے یہ مصیبتیں تین سال تک جھیلیں۔

بالآخر نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب ابو طالب علیہ السلام کو بتایا:

''يَا عَمِّ! إِنَّ رَبِّي اللهَ قَدْ سَلَّطَ الْأَرَضَةَ عَلٰى صَحِيفَةِ قُرَيْشٍ فَلَمْ تَدَعْ فِيهَا اسْمًا هُوَ لِلّٰهِ إِلَّا أَثْبَتَتْهُ فِيهَا وَنَفَتْ مِنْهُ الظُّلْمَ وَالْقَطِيعَةَ وَالْبُهْتَانَ''

اے چچا! اللہ تعالیٰ نے دیمک کو قریش کی تحریر پر غالب کر دیا ہے اس صحیفہ میں جتنے اللہ جل جلالہ کے نام تھے وہ باقی ہیں اور ظلم و ستم، قطع تعلقی اور بہتان کی تمام باتیں کو دیمک نے چاٹ لیا ہے۔ تب جناب ابو طالب علیہ السلام نے پوچھا:

''أَرَبُّكَ أَخْبَرَكَ بِهٰذَا''

کیا آپ ﷺ کے پروردگار نے آپ ﷺ کو اس بات کی اطلاع دی ہے؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں! تو سیدنا ابو طالب علیہ السلام نے فرمایا:

''فَوَاللّٰہِ مَا یَدْخُلُ عَلَیْكَ أَحَدٌ''

اللہ کی قسم! پھر تو آپ ﷺ پر کوئی فتح یاب نہیں ہوسکتا۔

آپ علیہ السلام نے کفار قریش کو جا کر کہا، معاہدہ کہاں ہے لاؤ، جب معاہدہ کی تحریر کو دیکھا گیا تو ویسا ہی پایا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے خبر دی تھی سوائے ''بِاسْمِكَ اللّٰھُمَّ'' کے الفاظ کے تمام تحریر کو دیمک نے چاٹ لیا تھا۔ ❶

جب نبی مکرم رسول اللہ ﷺ کی بیان کردہ خبر صحیح و سچ ثابت ہوگئی تو جناب ابو طالب علیہ السلام کعبہ معظّمہ میں داخل ہوئے اور بیت اللہ شریف کے غلاف کو تھام کر بارگاہ رب العزۃ جل جلالہ میں اِن الفاظ کے ساتھ دست بدعا ہو گئے:

''اَللّٰھُمَّ انْصُرْنَا مِمَّنْ ظَلَمَنَا وَقَطَعَ أَرْحَامَنَا وَاسْتَحَلَّ مِنَّا مَا یَحْرُمُ عَلَیْهِ مِنَّا'' ❷

اے اللہ! ہماری مدد فرما اُن لوگوں پر جنہوں نے ہم پر ظلم کیا، اور جن لوگوں نے ہم سے قطع تعلق کیا اور جن لوگوں نے (ہماری عزت نفس کو مجروح کرنا) حلال سمجھ لیا حالانکہ یہ اُن پر حرام ہے (یعنی اُن لوگوں پر معاشرتی وسماجی طور پر بھی ہمارے خانوادہ کی عزت وتکریم لازم تھی جس کا لحاظ اُن لوگوں نے نہ کیا)

---

❶---''السیرۃ النبویۃ لابن ھشام'' عبد الملك بن ھشام المعافري المتوفی:213ھ
حَدِیثُ نَقْضِ الصَّحِیفَةِ: إِخْبَارُ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ بِأَكْلِ الْأَرَضَةِ: الجزء الاوّل: الصفحۃ 377: مطبوعہ مصر

❷---''الطبقات الکبری'' محمد بن سعد المتوفی:230ھ
الجزء الاوّل: ذِكْرُ مَبْعَثِ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ وَمَا بُعِثَ بِهِ: الصفحۃ 148: مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت

شعب ابی طالب میں سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت

شعب ابی طالب میں سیدنا ابوطالب علیہ السلام کا معمول کیا ہوتا تھا؟

علامہ زرقانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''شعب ابی طالب کے محاصرہ میں جناب ابوطالب علیہ السلام کا معمول یہ تھا کہ راتوں کو جب لوگ سوجاتے تو آپ علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بغرض حفاظت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بستر سے اُٹھاتے تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسرے بستر پر آرام فرمائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بستر پر اپنے کسی بیٹے یا بھتیجے کو سُلا دیتے تاکہ رات کو کوئی غالی شر پہنچانے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محفوظ رہیں۔'' [1]

الغرض شعب ابی طالب کے تمام عرصہ میں آپ علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایثار ومحبت کے لئے تمام تر حفاظتی تدابیر کو بروئے کار لاتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی قلبی اُلفت ومحبت کا اظہار فرمایا۔

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی میں ضیافت کا اہتمام

امام ابونُعیم اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں

سیدنا علی المرتضیٰ كَرَّمَ اللهُ تَعَالٰى وَجْهَهُ الْكَرِيم اپنے والد گرامی سیدنا ابوطالب علیہ السلام سے روایت فرماتے ہیں:

''يُحَدِّثُ أَنَّ آمِنَةَ بِنْتَ وَهْبٍ لَمَّا وَلَدَتِ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جَاءَهُ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ فَأَخَذَهُ وَ قَبَّلَهُ ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى أَبِي طَالِبٍ''

---

[1] ---"شرح الزرقاني على المواهب اللدنية" الزرقاني: أبو عبد الله محمد بن عبد الباقي المتوفى: 1122ھ دخول الشعب وخبر الصحيفة: الجزء الثاني: الصفحة 15,16: مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت

جب سیدہ آمنہ علیہا السلام کے گھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد گرامی ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا جان جناب سیدنا عبد المطلب رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی گود میں لیا اور پیشانی مبارک پر بوسہ دیا، قلبی محبت کا اظہار فرمایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جناب عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے ابوطالب علیہ السلام کو دے دیا۔

(زہے نصیب! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ کے دادا جان جناب عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے گود میں اُٹھانے کے بعد جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گود میں اُٹھانے کی سعادت حاصل ہوئی وہ جناب ابو طالب علیہ السلام تھے) اور (جناب عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سیدنا ابوطالب علیہ السلام کی گود میں دیتے ہوئے) فرمایا:

''هُوَ وَدِيْعَتِي عِنْدَكَ لَيَكُوْنَنَّ لِابْنِي هٰذَا شَأْنٌ''

(اے ابو طالب علیہ السلام) تمہارے پاس میری امانت ہے (دیکھنا) میرے اس بیٹے کی بڑی شان ہوگی۔ پھر جناب عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابوطالب علیہ السلام کو حکم دیا کہ جا کر اونٹ قربان کریں اور بکریاں ذبح کروائیں، تمام اہل مکہ کی تین دن دعوت فرمائیں۔ پھر سیدنا ابو طالب علیہ السلام نے مَكَّةُ الْمُكَرَّمَه زَادَهَا اللهُ شَرَفًا وَّتَعْظِيْمًا کی طرف آنے والے ہر راستہ پر اونٹ ذبح کروا کے رکھ دیئے جن سے تمام انسانوں، جانوروں اور پرندوں کو گوشت لینے کی اجازت تھی۔ ❶

کسی شاعر نے کتنے خوبصورت انداز میں جناب سیدنا ابوطالب علیہ السلام کے حضور اظہارِ عقیدت کیا ہے۔ ؎

---

❶ ---"دلائل النبوة" الأصفهاني: أبو نعيم أحمد بن عبد الله المتوفى: 430ھ
الجزء الاوّل: اَلْفَصْلُ التَّاسِعُ فِي ذِكْرِ حَمْلِ أُمِّهِ وَوَضْعِهَا وَمَا شَاهَدَتْ مِنَ الْآيَاتِ: الصفحة 138: مطبوعه بيروت

ابو طالب علیہ السلام کی شان وسیرتِ ضُو بار کیا کہنا
وہ ہیں آل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قافلہ سالار کیا کہنا
رَچی ہے آپ علیہ السلام کی نَس نَس میں خوشبوئے نبی ایسی
مہک اُٹھا ہو جیسے حُسن کا گلزار کیا کہنا

سیدنا ابوطالب علیہ السلام کے گھر میں

سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خصوصی اظہارِ محبت

رئیس مکہ جناب عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے وصال باکمال کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کے لیے جناب ابو طالب علیہ السلام کو منتخب فرمایا تو جناب ابو طالب علیہ السلام نے تب سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے پاس رکھا۔سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ آپ علیہ السلام کے ساتھ رہتے۔دونوں ہستیوں کے درمیان محبت واُلفت کا یہ عالم تھا کہ جب تک دونوں ایک دوسرے کو دیکھ نہ لیتے بے چین رہتے۔

جناب ابوطالب علیہ السلام اپنے گھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی محبت کا اظہار کس اَنداز سے فرماتے ،سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شخصیت کے متعلق آپ علیہ السلام کا معیارِ محبت کتنا بلند تھا علامہ ابن سعد، ابن عساکر اور ابن کثیر کی زبانی ملاحظہ فرمائیں

''كَانَ يُحِبُّهُ حُبًّا شَدِيْدًا لَا يُحِبُّهُ وَلَدَهُ''

شدید محبت کا اظہار: جناب ابوطالب علیہ السلام اپنی اولاد سے بڑھ کر بالخصوص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت فرماتے۔

''وَكَانَ لَا يَنَامُ اِلَّا اِلَى جَنْبِهِ وَيَخْرُجُ فَيَخْرُجُ مَعَهُ''

اپنے پہلو میں سلانا: رسول اللہ ﷺ ہمیشہ جناب ابو طالب علیہ السلام کے پہلو میں آرام فرماتے جب بھی گھر سے باہر تشریف لاتے تو رسول اللہ ﷺ ہمیشہ آپ علیہ السلام کے ہمراہ ہوتے۔

''وَصَبَّ بِهِ أَبُو طَالِبٍ صَبَابَةً لَمْ يَصُبْ مِثْلَهَا بِشَيْءٍ قَطُّ''

چاہت کی انتہا: یہ چاہت اتنی حد تک پہنچ چکی تھی آپ ﷺ سے بڑھ کر کسی کے جناب ابو طالب علیہ السلام گرویدہ نہیں ہوئے۔

''وَقَدْ كَانَ يَخُصُّهُ بِالطَّعَامِ وَ إِذَا أَكَلَ عِيَالُ أَبِي طَالِبٍ جَمِيعًا أَوْ فُرَادَى لَمْ يَشْبَعُوا وَ إِذَا أَكَلَ مَعَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ شَبِعُوا''

کھانے کے وقت خصوصی اکرام: جناب ابو طالب علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے لیے خصوصی کھانے کا اہتمام فرماتے تھے۔ آپ ﷺ کے عیال واطفال خود ایک ساتھ بیٹھ کر یا الگ الگ بیٹھ کر کسی طرح بھی کھانا کھاتے تو وہ سیر نہ ہوتے لیکن جب رسول اللہ ﷺ اُن کے ساتھ بیٹھ کر کھانا تناول فرماتے تو وہ سب سیر ہو جاتے۔

''فَكَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْذِيَهُم قَالَ كَمَا أَنْتُمْ حَتَّى يَحْضُرَ ابْنِي''

کھانے کے وقت آپ ﷺ کا انتظار: جناب ابو طالب علیہ السلام جب بھی اپنی اولاد کو کھانا کھلانا چاہتے تو فرماتے: ''ٹھہر جاؤ حتی کہ میرا فرزند ارجمند آجائے۔''

''وَإِنْ كَانَ لَبَنًا شَرِبَ أَوَّلُهُم ثُمَّ يَتَنَاوَلُ العَيَّالَ''

دودھ سب سے پہلے آپ ﷺ کو دیا جاتا: گھر اگر دودھ ہوتا تو سب سے پہلے آپ ﷺ نوش فرماتے پھر دیگر گھر کے افراد کو پیالہ دیا جاتا وہ اس سے پی لیتے گھر میں

موجود ہر فرد اُس ایک دودھ کے پیالے سے سیراب ہوجاتا حالانکہ وہ دودھ ایک شخص بآسانی پی سکتا تھا۔

''فَيَقُولُ أَبُوْ طَالِبٍ إِنَّكَ لَمُبَارَكٌ''

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے مبارک ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اِن برکتوں کی وجہ سے جناب ابوطالب علیہ السلام فرماتے، اے میرے بیٹے! تو حقیقت میں بڑا بابرکت ہے۔

''وَكَانَ الصِّبْيَانُ يُصْبِحُونَ رُمْصًا شُعْثًا وَيُصْبِحُ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دَهِيْنًا كَحِيْلًا'' ❶

آنکھیں سرمگیں، زلفیں سنواری ہوئیں: جناب ابوطالب علیہ السلام فرماتے ہیں صبح کو جب بچے بیدار ہوتے تو اُن کے بال بکھرے ہوئے، آنکھیں چپکی ہوئیں ہوتیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب صبح کو بیدار ہوتے تو ہشاش بشاش چہرہ، آئینہ کی طرح صاف ہوتا، چشمان مبارک میں سرمہ لگا ہوتا اور موئے مبارک میں جیسے کسی نے تیل ڈال کر کنگھی کردی ہو۔

ہے بجا وہ ساری اُمت کو نہایت محترم
ہے نہاں بچپن میں جن کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لطف وکرم
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محبوب رکھتے تھے پسر سے بڑھ کے جو
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پہرہ دیا کرتے تھے اکثر آپ وہ

---

❶۔۔۔''الطبقات الکبری'' محمد بن سعد المتوفی:230ھ
الجزء الاوّل: ذِكْرُ أَبِي طَالِبٍ وَضَمِّهِ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: الصفحة96: مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت
''تاریخ دمشق'' ابن عساکر: أبو القاسم علي بن الحسن المتوفی:571ھ
الجزء الثالث: باب ذکر مولد النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ومعرفة من کفله: الصفحة86: مطبوعه دار الفکر بیروت
''البدایة والنهایة'' ابن کثیر: أبو الفداء إسماعیل بن عمر الدمشقی المتوفی:774ھ
المجلد الثاني: فَصْلٌ فِي خُرُوجِهِ مَعَ عَمِّهِ أَبِي طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ: الصفحة282: مطبوعه دار الفکر بیروت

مسندِ ابو طالب پر سرکار ﷺ کی جلوہ فرمائی

رسول معظم ﷺ کے دادا جان جناب سیدنا عبد المطلب کے زمانے سے کعبہ معظّمہ مقدسہ کے صحن اقدس میں ایک مسند بچھائی جاتی تھی جس پر دُوہرا تکیہ لگایا جاتا۔ اُس باوقار عظیم الشان مسند پر میرے آقا کے جدامجد جناب سیدنا عبد المطلب تشریف فرما ہوتے۔ آپ کے وصال کے بعد وہ باوقار و باکمال مسند جناب سیدنا ابو طالب کے لیے بچھائی جاتی تھی ایک دن رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ اس (مسند) کو بچھا کر اُس پر جلوہ فرما ہو گئے۔ جناب ابو طالب نے دیکھ کر فرمایا:

''إِنَّ ابْنَ أَخِيْ هٰذَا لَيُحِسُّ بِنَعِيْمٍ'' ❶

بے شک میرا جان برادر، محبوب بھتیجا (رسول مکرم ﷺ) حقیقت میں نعمت کی پوری قدر کرنا جانتے ہیں۔

پیر سید نصیر الدین نصیر گولڑوی نے کیا خوب منظر کشی فرمائی ہے۔

نذرِ محبوب خدا جان ابو طالب ہے
ساری دُنیا پہ یہ احسان ابو طالب ہے
اللہ ، اللہ عجب شان ابوطالب ہے
حرم کعبہ ، ادب دانِ ابوطالب ہے

---

❶ ---''الطبقات الکبری'' محمد بن سعد المتوفی: 230ھ
الجزء الاوّل: ذِكْرُ أَبِي طَالِبٍ وَضَمِّهِ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ: الصفحة 96: مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت
''الخصائص الکبری'' جلال الدین السیوطي: عبد الرحمن بن أبي بکر المتوفی: 911ھ
الجزء الاوّل: ذکر المعجزات والخصائص في خلقه الشریف: الصفحة 141: مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت

مکہ مکرمہ میں شدید قحط

رسول اللہ ﷺ کی کرم نوازی

جُلْھُمَہ بن عُرْفُطَہ کہتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ آیا، قریش قحط سالی کا شکار تھے، عرصہ دراز سے بارش کی ایک بوند بھی نہیں ٹپکی تھی جو کچھ پانی کا ذخیرہ تھا وہ سب ختم ہو گیا، صحن کعبہ مقدسہ میں سارے قبائل قریش کے سردار بیٹھے مشورہ کر رہے تھے ایک شخص نے اہل مکہ سے کہا: ''چلو لات وعزیٰ کے پاس، وہاں جا کر فریاد کرو''۔ ایک دوسرا شخص بولا: ''منات کے پاس چلو اُس سے فریاد کرو۔'' اُن میں سے ایک شخص (جو خوبصورت اور حسین وجمیل تھا) نے کہا:

''أَنّٰی تُؤْفَکُوْنَ وَفِیْکُمْ بَاقِیَۃُ إِبْرَاھِیْمَ وَسُلَالَۃُ إِسْمَاعِیْلَ علیہما السلام''

تم کیوں ادھر اُدھر مارے بھٹکتے پھر رہے ہو جب کہ تمہارے پاس سیدنا ابراہیم اور سیدنا اسماعیل علیہما السلام کے خاندان کی یادگار موجود ہے۔

لوگوں نے کہا: گویا کہ تمہارا مطلب یہ ہے کہ جناب ابو طالب علیہ السلام کے پاس جائیں۔ اُس نے کہا: ہاں، بے شک! وہ سب لوگ کھڑے ہو گئے، میں بھی اُن کے ہمراہ تھا، انہوں نے جناب ابو طالب علیہ السلام کے دروازے پر دستک دی، ایک حسین وباجمال شخص باہر تشریف لائے سب لوگ آپ علیہ السلام کی طرف دوڑے

''فَقَالُوا یَا أَبَا طَالِبٍ أَقْحَطَ الْوَادِی وَأَجْدَبَ الْعِبَادُ فَھَلُمَّ فَاسْتَسْقِ''

اُنہوں نے عرض کیا: اے ابو طالب! وادی مکہ قحط سالی کا شکار ہو گئی ہے لوگ بھوک سے بلک رہے ہیں، تشریف لائیے اور ہمارے لیے ابرِ رحمت کی دعا فرمائیے۔

جناب سیدنا ابوطالب علیہ السلام سب کے ہمراہ روانہ ہوئے اُن کے ساتھ ایک نوخیز جوان (یعنی حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تھے یوں معلوم ہوتا تھا کہ مہرِ درخشاں بادلوں کی اُوٹ سے باہر نکلا ہو، جناب ابو طالب علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگلی مبارک کو پکڑ رکھا تھا سیدنا ابوطالب علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک کعبہ معظّمہ کے ساتھ لگادی۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سَراپا عجز ونیاز بن کر دعا کے لیے ہاتھ اُٹھائے حالانکہ اُس وقت آسمان پر بادل کا ایک ٹکڑا بھی کہیں نظر نہیں آتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک ہاتھ اُٹھتے ہی جگہ جگہ سے بادل نمودار ہونے لگے اور چند لمحوں میں سارا آسمان بادلوں سے گھر گیا اور بارش برسنے لگی ایسی موسلا دھار بارش برسی کہ ساری وادیاں لبریز ہوگئیں، مرجھائے ہوئے درخت سرسبز وشاداب ہوگئے۔ [1]

عرب کے سیّد وماویٰ ابوطالب علیہ السلام ابوطالب علیہ السلام
ہیں اہل درد کے مولا، ابوطالب علیہ السلام ابوطالب علیہ السلام
ہمیشہ باپ بن کے جس نے پالا شاہِ بطحا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
وہ ہیں رحمت کا اِک دریا، ابوطالب علیہ السلام ابوطالب علیہ السلام
خدا کی رحمت وبخشش اُسے پھر گھیر لیتی ہے
پکارے دل سے جو بندہ ابوطالب علیہ السلام ابوطالب علیہ السلام

---

[1] ---"مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر" ابن منظور الانصاري المتوفى: 711ھ
الجزء الثانی: ذکر من اسمه أحمد: باب مختصر من دلائل نبوته: الصفحة 162: مطبوعه دار لفکر سوریا
"الخصائص الکبری" جلال الدین السیوطي: عبد الرحمن بن أبي بکر المتوفى: 911ھ
الجزء الاوّل: ذکر المعجزات والخصائص فِي خلقه الشریف: الصفحة 146: مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت
"السیرة الحلبیة" الحلبی: علي بن إبراهیم المتوفى: 1044ھ
الجزء الاوّل: باب وفاة عبد المطلب وکفالة عمه أبي طالب له صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: الصفحة 169: مطبوعه العلمیة بیروت

بارش کے وقت سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں جناب ابوطالب علیہ السلام کا قصیدہ

اس مذکورہ واقعہ کے بعد جب مَکَّۃُ الْمُکَرَّمَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں قحط سالی ختم ہوگئی اور پانی کی فراوانی ہوگئی تو جناب ابوطالب علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت وشان میں چند اشعار کہے جو کتب تاریخ وسیرت کے متعدد مقامات میں موجود ہیں۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

وَأَبْيَضُ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ وہ نورفشاں جن کے رخِ انور کے وسیلہ سے بارش مانگی جاتی ہے	ثِمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ وہ یتیموں کی پناہ اور بیواؤں کی عصمت کے محافظ ہیں
يَلُوْذُ بِهِ الْهُلَّاكُ مِنْ آلِ هَاشِمٍ بنو ہاشم کے مسکین اُن کے دامن کرم میں پناہ لیتے ہیں	فَهُمْ عِنْدَهُ فِيْ نِعْمَةٍ وَ فَوَاضِلِ [1] کیونکہ اُن کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس نعمت وفضل ہے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سیدنا ابوطالب علیہ السلام کے اشعار یاد فرمانا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے بارگاہِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوکر قحط سالی کی شکایت کی، اُس نے کچھ اشعار بھی پڑھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف لائے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان فرمائی اور آسمان کی طرف

---

[1]---"مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر" ابن منظور الانصاري المتوفی: 711ھ
الجزء الثانی: ذکر من اسمہ أحمد: باب مختصر من دلائل نبوتہ: الصفحۃ 162: مطبوعہ دار لفکر سوریا
"الخصائص الکبری" جلال الدین السیوطي: عبد الرحمن بن أبي بکر المتوفی: 911ھ
الجزء الاوّل: ذکر المعجزات والخصائص فِي خلقہ الشریف: الصفحۃ 146: مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت
"السیرۃ الحلبیۃ" الحلبی: علي بن إبراھیم المتوفی: 1044ھ
الجزء الاوّل: باب وفاۃ عبد المطلب وکفالۃ عمہ أبي طالب لہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: الصفحۃ 169: مطبوعہ العلمیۃ بیروت

دونوں ہاتھ بلند فرمائے اور دعا فرمائی:

''اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا مَرِيْئًا مَرِيْعًا غَدَقًا طَبَقًا عَاجِلًا''

ابھی دستِ حق نما نیچے کی طرف نہیں کیے تھے کہ آسمان سے موسلا دھار بارش برسنے لگی پھر اِس قدر بارش برسی کہ غرق ہو جانے کے خطرہ سے اَعرابی چیختے ہوئے پھر حاضر خدمت ہوئے، اب بارش کی کثرت سے ہلاک ہونے کی شکایت کی رسول اللہ ﷺ نے اشارہ فرمایا اور بارش رُک گئی۔ آپ ﷺ نے تبسم فرمایا یہاں تک کہ آپ ﷺ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے پھر فرمایا:

''لِلّٰهِ دَرُّ أَبِي طَالِبٍ لَوْ كَانَ حَيًّا لَقَرَّتْ عَيْنَاهُ''

اللہ رب العزۃ کی قسم! اگر آج ابوطالب علیہ السلام (ظاہری) موجود ہوتے تو یہ (معجزہ نمائی کا خوبصورت) منظر (کہ آپ ﷺ کے حکم سے بارش ہو رہی ہے) دیکھ کر (وہ یقیناً خوش ہوتے اور) اُن کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: '' مَنْ يُنْشِدُنَا قَوْلَهُ''

کون ہے جو ہمیں جناب سیدنا ابوطالب علیہ السلام کے اشعار سُنائے۔

سیدنا علی المرتضیٰ كَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجْهَهُ الْكَرِيْم نے عرض کیا:

شاید آپ ﷺ کی مراد میرے والد گرامی علیہ السلام کے یہ اشعار ہیں

وَأَبْيَضُ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ ثِمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ

وہ نور فشاں جن کے رخ انور کے وسیلہ سے بارش مانگی جاتی وہ یتیموں کی پناہ اور بیواؤں کی عصمت کے محافظ ہیں

يَلُوْذُ بِهِ الْهُلَاكُ مِنْ آلِ هَاشِمٍ فَهُمْ عِنْدَهُ فِي نِعْمَةٍ وَ فَوَاضِلِ

بنو ہاشم کے مسکین اُن کے دامن کرم میں پناہ لیتے ہیں کیونکہ اُن کے لیے آپ ﷺ کے پاس نعمت وفضل ہے

كَذَبْتُمْ وَبَيْتِ اللهِ نُبزَى مُحَمَّداً وَلَمَّا نُطَاعِنُ دُوْنَهُ وَنَنَاضِلِ

بیت اللہ کی قسم! یہ بات جھوٹی ہے کہ ہم محمد ﷺ کو چھوڑ دیں گے ہم اُن کے دفاع میں نیزوں اور تلواروں سے مقابلہ کریں گے

وَنُسْلِمُهُ حَتَّى نُصَرَّعَ حَوْلَهُ وَنَذْهَلَ عَنْ أَبْنَائِنَا وَالْحَلَائِلِ

یہ بات غلط ہے ہم انہیں تمہارے حوالے کر دیں گے ہم جان دے دیں گے اور اپنی اولاد اور بیویوں کا بھول جائیں گے

یہ اشعار سننے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں ہم یہی اشعار سننا چاہتے تھے۔"❶

علامہ محمد منشا تابش قصوری زید شرفہم نے کیا خوب فرمایا ہے

ثناخوان حبیب احمد مختار ﷺ تھے ابوطالب علیہ السلام
نکاح خوان حبیب احمد مختار ﷺ تھے ابوطالب علیہ السلام
سراسر اہل مکہ دُشمن سرکار تھے سبھی یارو
صرف اُس وقت اُن کے ناصر وغم خوار تھے ابوطالب علیہ السلام
دل وجان سے وہ توحید ورَسالت کے رہے قائل
خداوند عالم کے بڑے پرستار تھے ابو طالب علیہ السلام
قصائد آپ کے اسلام پر ہیں شاہد وناطق
صحابہ کے یقیناً قافلہ سالار تھے ابوطالب علیہ السلام
وہ تابشؔ تیری بخشش کا وسیلہ بن ہی جائینگے
سَدا پڑھتے رہو جو نعتیہ اشعار ابو طالب علیہ السلام

---

❶---"كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال" علاء الدين المتقي الهندي المتوفى:975ھ
المجلد الثامن: حرف الصاد: كتاب الصلاة: صلاة الاستسقاء:23549: مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت
"السيرة النبوية" احمد بن زينى دحلان مكى المتوفى:1304ھ
الجزء الاوّل: باب وفاة جدّه عبد المطلب ووصيته لابى طالب: الصفحة89: مطبوعه دار القلم العربى حلب شام

فروغ اسلام کے لیے ابو طالب علیہ السلام کا کردار

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت وشان کو دیکھ کر ایک دن کفارِ قریش سیدنا ابو طالب علیہ السلام کے پاس آئے اور عمارہ بن ولید کو لائے تاکہ آپ اُسے اپنا بیٹا بنالیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُن کے حوالے کر دیں اور وہ معاذ اللہ اپنے غلط ارادے کو پورا کر سکیں تو سیدنا ابو طالب علیہ السلام نے فرمایا:

''وَاللّٰهِ مَا أَنْصَفْتُمُوْنِي تَعْطُوْنِي اِبْنَكُمْ أَغْذُوْهُ لَكُمْ وَأَعْطِيْكُمْ اِبْنَ أَخِيْ تَقْتُلُوْنَهُ هٰذَا وَاللّٰهِ لَا يَكُوْنُ أَبَدًا''

اللہ کی قسم ! یہ کتنی بڑی ناانصافی ہوگی جو تم میرے ساتھ کروگے کہ تمہارا بیٹا لے لوں اور اُسے کھلاؤں پلاؤں اور میں اپنے (محبوب، جان برادر) بھتیجے (سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو تمہیں دے دوں کہ تم اُنہیں معاذ اللہ کوئی گزند پہنچاؤ۔

اللہ رب العزۃ کی قسم! یہ کبھی نہ ہوگا پھر آپ علیہ السلام نے قریش کو دین اسلام کی عظمت ورفعت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام ومرتبہ کو سمجھانے کی غرض سے دعوت فکر دیتے ہوئے فرمایا:

''أَفَلَا تَعْلَمُوْنَ أَنَّ النَّاقَةَ إِذَا فَقَدَتْ وَلَدَهَا لَمْ تَحِنْ إِلٰى غَيْرِهِ'' [1]

تم لوگ اونٹ، اونٹیاں پالتے ہو تم بتاؤ جب اونٹ اپنی چراگاہ سے پلٹ کر آتے ہیں اُن کا جنا ہوا بچہ ریوڑ میں نہ ہو تو وہ اپنے بچے کے سوا دوسرے کے بچہ پر مہربان ہو سکتے ہیں؟ کبھی نہیں۔

---

[1] ۔۔۔''سیرۃ ابن إسحاق ''المدنی: محمد بن إسحاق بن یسار المطلبي المتوفی: 151ھ المجلد الاوّل: الجزء الثالث من کتاب المغازي: الصفحۃ 152: مطبوعہ دار الفکر بیروت

تو یہ محال اور قطعاً ناممکن ہے کہ میں اپنے (محبوب بیٹے سیدنا) محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمہارے حوالے کردوں۔

محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سرشار قصیدۂ مبارکہ

عشق ومحبت میں ڈوب کر سیرت رسول مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحریر کرنے والے سیرۃ نگار علامہ سید احمد بن زینی دحلان مکی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ اس واقعہ کے بعد جناب ابوطالب علیہ السلام نے اپنے قصیدہ کے یہ اشعار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کمال محبت اور دین اسلام کی رفعت منزلت میں کہے

وَاللهِ لَنْ يَصِلُوْا إِلَيْكَ بِجَمْعِهِمْ حَتّٰى أُوَسَّدَ فِي التُّرَابِ دَفِيْنًا
قسم رب کی جماعت لے کے تجھ تک نہ پہنچیں گے مجھے مٹی میں کر کے دفن، جب تک نہ لٹائیں گے

فَاصْدَعْ بِأَمْرِكَ مَا عَلَيْكَ غَضَاضَةٌ وَابْشِرْ وَقَرَّ بِذَاكَ مِنْكَ عُيُوْنًا
میرے پیارے تو اپنا کام کر تنگی نہیں تجھ پر تو خوش رہے، آنکھیں ٹھنڈی کر، بھروسہ رکھ سدا مجھ پر

وَعَرَضْتَ دِيْنًا قَدْ عَلِمْتُ بِأَنَّهُ مِنْ خَيْرِ أَدْيَانِ الْبَرِيَّةِ دِيْنًا[1]
جوتو نے دین بتایا وہ ہے ہر ایک شان میں بہتر تیرا ہی دین ہے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سبھی ادیان سے بہتر

لے کر آغوش میں قرآن ابوطالب علیہ السلام نے
نعت کے دے دیئے عنوان ابوطالب علیہ السلام نے
میں نہ کہہ پاتا کبھی نعت رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
دل میں پیدا کیا اَرمان ابوطالب علیہ السلام نے

---

[1] ---"كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال" علاء الدين المتقي الهندي المتوفى:975ھ
المجلد الثامن: حرف الصاد: كتاب الصلاة: صلاة الاستسقاء: 23549: مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت
"السيرة النبوية" احمد بن زينى دحلان مكى المتوفى:1304ھ
الجزء الاوّل: باب وفاة جدّه عبد المطلب ووصيته لابى طالب: الصفحة 89: مطبوعه دار القلم العربى حلب شام

سیدنا ابوطالب علیہ السلام کے لیے افضل ترین پانی کا اہتمام

جناب ابوطالب علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ذوالمجاز کی وادی میں تھا مجھے شدید پیاس محسوس ہوئی میں نے اپنے محبوب بھتیجے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیاس کا ذکر کیا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سنتے ہی سواری سے نیچے تشریف لائے فرمایا:

یَا عَمِّ أَعَطِشْتَ ؟ اے چچا جان ! آپ کو پیاس کی شدت محسوس ہو رہی ہے۔فرماتے ہیں میں نے کہا: ہاں!

''فَأَهْوَى بِعَقِبِهِ إِلَى الْأَرْضِ فَإِذَا بِالْمَاءِ فَقَالَ اِشْرَبْ يَا عَمِّ'' ❶

پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ایڑی مبارک زمین پر ماری تو فوراً زمین سے پانی اُبلنے لگا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پی لیں، چنانچہ میں نے خوب سَیر ہو کر پانی پیا۔

معروف سیرۃ نگار امام حلبی رحمۃ اللہ علیہ اس پر مزید لکھتے ہیں

''جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زمین پر ایڑی ماری تو جناب ابوطالب علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے عمدہ پانی کا ایسا چشمہ پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا جب میں نے خوب سیر ہو کر پانی پی لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر اُس جگہ اپنی ایڑی کو رکھا تو وہ جگہ ایسی ہی خشک ہو گئی جیسی پہلے تھی۔'' ❷

---

❶ ۔۔۔''الطبقات الكبرى'' محمد بن سعد المتوفى:230ھ

الجزء الاوّل: ذِكْرُ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ فِي رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَبْلَ أَنْ يُوحَى إِلَيْهِ: الصفحة152: مطبوعه العلمية بيروت

''الخصائص الكبرى'' جلال الدين السيوطي: عبد الرحمن بن أبي بكر المتوفى:911ھ

الجزء الاوّل: ذكر المعجزات والخصائص فِي خلقه الشريف: الصفحة207: مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت

❷ ۔۔۔''السيرة الحلبية'' الحلبى: علي بن إبراهيم المتوفى:1044ھ

الجزء الاوّل: باب وفاة عبد المطلب وكفالة عمه أبي طالب له صلى الله عليه وآله وسلم: الصفحة170: مطبوعه العلمية بيروت

اپنے اشعار میں تصدیق رسالت علیہ الصلوٰۃ والسلام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت، مدحت سرائی میں جناب ابوطالب علیہ السلام کے متعدد اشعار ایسے ملتے ہیں جن میں صراحتاً یہ کلام موجود ہے کہ آپ علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت ورسالت کی تصدیق کرنے والے تھے۔ ذیل میں اس قصیدہ کے چند معروف اشعار ملاحظہ فرمائیں جو آپ علیہ السلام نے شعب ابی طالب کے زمانہ میں قریش کو مخاطب کر کے ارشاد فرمائے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں

أَلَمْ تَعْلَمُوْا أَنَّا وَجَدْنَا مُحَمَّدًا   نَبِيًّا كَمُوْسَى خُطَّ فِيْ أَوَّلِ الْكُتُبِ
کیا تمہیں خبر نہیں ہے کہ ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسا نبی پایا   جیسا سیدنا موسیٰ علیہ السلام، جن کا تذکرہ پہلی کتابوں میں لکھا ہوا ہے

وَأَنَّ عَلَيْهِ فِي الْعِبَادِ مَحَبَّةً   وَلَا خَيْرَ مِمَّنْ خَصَّهُ اللّٰهُ بِالْحُبِّ
اللہ کے بندوں کی محبت کا میلان انہیں کی جانب ہے   اور جس کو اللہ اپنی محبت کے واسطے خاص کر لے اُس سے بھلائی نہ ہو

فَلَسْنَا وَرَبِّ الْبَيْتِ نُسْلِمُ أَحْمَدًا   لِعَزَّاءِ مَنْ عَضَّ الزَّمَانُ وَلَا كَرْبِ ❶
رب کعبہ کی قسم! ہم وہ لوگ نہیں جو چھوڑ دیں گے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو   زمانے کی سختی اور تنگی کے سبب ہم اُنہیں کبھی نہیں چھوڑیں گے

فدائے سیّد ہر دوسرا ، ابوطالب علیہ السلام
نثار خواجۂ گلگوں قبا ، ابوطالب علیہ السلام
سخن وران زمانہ میں سب سے پہلے ہیں
شہِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدحت سرا ، ابوطالب علیہ السلام

---

❶ ۔۔۔"سیرة ابن إسحاق "الأصفهاني: محمد بن إسحاق بن يسار المطلبي المتوفى:151ھ المجلد الاوّل: الجزء الثالث من كتاب المغازي: خبر صحيفة المقاطعة: الصفحة157: مطبوعه بيروت
"السيرة النبوية لابن هشام" عبد الملك بن هشام المعافري المتوفى:213ھ خَبَرُ الصَّحِيفَةِ: شِعْرُ أَبِي طَالِبٍ فِي قُرَيْشٍ حِينَ تَظَاهَرُوا: الجزء الاوّل: الصفحة352: مطبوعه مصر

انتخاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سند المحدثین، فناء فی الرسول، شیخ محقق الشاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک بار سیدنا عبد المطلب رضی اللہ عنہ شدید علیل ہوئے اور آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے تمام بیٹوں کو بلا کر ایک نشست فرمائی جب تمام بیٹے آ گئے تو جناب عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے اپنے نورِ نظر (سیدنا) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو مخاطب کیا۔ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چچاؤں میں سے کس کی کفالت میں رہنا پسند فرماتے ہیں

"انحضرت ابوطالب را اختیار کرد" ❶

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب ابوطالب علیہ السلام کو پسند فرمایا۔

آپ علیہ السلام کے نزدیک اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت

بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نذرانہ پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں

شَقَّ لَهُ مِنِ اسْمِهِ لِيُجِلَّهُ	فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُودٌ وَ هٰذَا مُحَمَّدٌ
اللہ نے آپ کے اسم کو اپنے اسم مقدس سے نکالا	چنانچہ وہ عرش پر محمود ہے اور یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں

ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ سفیان بن عینیہ بقول علی بن زید فرمایا کرتے تھے: میں نے اس شعر سے بہتر شعر آج تک نہیں سنا۔ ❷

---

❶ ---"مدارج النبوۃ" فارسی: الشیخ عبد الحق محدث دہلوی المتوفی: 1052ھ
جلد دوم: باب دوم در کفالت عبد المطلب رضی اللہ عنہ: الصفحۃ 31: مطبوعہ فخر المطابع دہلی

❷ ---"العلل ومعرفۃ الرجال" أبو عبد اللہ أحمد بن محمد بن حنبل المتوفی: 241ھ
الْجُزْءُ الثَّانِي: الصفحة 454: مطبوعہ دار الخاني الرياض
"الإصابة في تمييز الصحابة" ابن حجر العسقلاني المتوفى: 852ھ
باب الكنى: 10175: أبو طالب بن عبد المطلب: الجزء السابع: الصفحة 197: مطبوعہ العلمية بيروت

شیخ محقق علی الاطلاق الشاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

وحسان بن ثابت ایں بیت را تضمین کردہ است گفتہ

اَلَمۡ تَرَاَنَّ اللّٰہَ اَرۡسَلَ عَبۡدَہٗ بِاٰیَاتِہٖ وَاللّٰہِ اَعۡلٰی وَ اَمۡجَدُ
کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معجزات کے ساتھ بھیجا — خدا کی قسم یہ عظمت والے اور فضیلت والے ہیں

شَقَّ لَہُ مَنِ اسۡمُہٗ لِیُجِلَّہٗ فَذُوۡ الۡعَرۡشِ مَحۡمُوۡدٌ وَ ھٰذَا مُحَمَّدٌ ❶
اللہ نے آپ کے اسم کو اپنے اسم مقدس سے نکالا — چنانچہ وہ عرش پر محمود ہے اور یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں

اوصاف مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تذکرہ

جناب ابو طالب علیہ السلام تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور ہدیہ نعت پیش کرتے ہوئے کفارِ قریش کو یوں مخاطب فرماتے ہیں

لَقَدۡ عَلِمُوۡا أَنَّ ابۡنَنَا لَا مُکَذَّبٌ لَدَیۡنَا وَلَا یُعۡزٰی لِقَوۡلِ الۡأَبَاطِلِ
تم سب جانتے ہو کہ ہمارا بیٹا کبھی جھوٹ نہیں بولتا — یہ بات سچی ہے اس لیے ہمیں یاوہ گوئی کرنے والوں کی پرواہ نہیں

فَأَصۡبَحَ فِیۡنَا أَحۡمَدُ ذُوۡ أَرُوۡمَةٍ تُقَصِّرُ عَنۡھَا سُوۡرَةُ الۡمُتَطَاوِلِ
ہم سب احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں صبح کرتے ہیں — ہم پر آنے والی طویل سختیاں مختصر ہو جاتی ہیں

حَلِیۡمٌ رَشِیۡدٌ عَادِلٌ غَیۡرُ طَائِشٍ یُوَالِی إِلٰھاً لَیۡسَ عَنۡہُ بِغَافِلِ ❷
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بردبار، حلیم الطبع، منصف، کریمانہ طبیعت والے — ایسے معبود سے محبت کرتے ہیں جو اُن سے کبھی غافل نہیں

بعد تحقیق احادیث و روایت نصیرؔ
میرا دل قائل ایمان ابوطالب علیہ السلام ہے

---

❶---"مدارج النبوة" فارسی: الشیخ عبدالحق محدث دہلوی المتوفی: 1052ھ
جلد دوم: باب دوم در کفالت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ: الصفحة 32، 31: مطبوعه فخر المطابع دہلی

❷---"السيرة النبوية لابن هشام" عبدالملك بن هشام المعافري المتوفى: 213ھ
شِعۡرُ أَبِي طَالِبٍ فِي اسۡتِعۡطَافِ قُرَيۡشٍ: الجزء الاوّل: الصفحة 280: مطبوعه مصطفٰی البابی مصر

سفرِ شام

ایک بار حضرت ابو طالب علیہ السلام نے اپنے تجارتی مقاصد کے لئے شام کی طرف سفر فرمایا اس وقت رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک بارہ سال تھی۔ جناب ابو طالب علیہ السلام چاہتے تھے کہ آپ اپنے جان بردار نورِ نظر کو سفر کی صعوبتوں سے محفوظ رکھیں جب قافلہ تیار ہو گیا اور آپ علیہ السلام روانہ ہونے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے محبوب چچا کی جدائی برداشت نہ ہوئی۔ امام حلبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

''مَسَكَ بِزِمَامِ نَاقَةِ أَبِي طَالِبٍ وَقَالَ يَا عَمِّ إِلَى مَنْ تَكِلُنِي '' ❶

تو رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا کے اونٹ کی نکیل پکڑی اور فرمایا چچا جان! آپ مجھے یہاں کس کے پاس چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ نہ اِس وقت میری ماں حیات ہیں کہ میں اُن کے پاس رہوں اور نہ ہی کوئی دوسرا جو مجھے آپ علیہ السلام کی طرح محبت سے اپنے پاس رکھے۔ جب جناب ابو طالب علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اشتیاق کو دیکھا اور گفتگو سماعت فرمائی تو سیرت نگار ابن ہشام لکھتے ہیں

''فَرَقَّ لَهُ أَبُو طَالِبٍ وَقَالَ وَاللهِ لَأَخْرُجَنَّ بِهِ مَعِيَ وَلَا يُفَارِقُنِي وَلَا أُفَارِقُهُ أَبَدًا '' ❷

آپ علیہ السلام پر غلبہ محبت کی وجہ سے رقت طاری ہو گئی (آنکھوں سے آنسو

---

❶ ---''السيرة الحلبية'' الحلبي: علي بن إبراهيم المتوفى: 1044ھ
الجزء الاوّل: باب: ذكر سفره صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع عمه أبي طالب إلى الشام: الصفحة 171: مطبوعه العلمية بيروت

❷ ---''السيرة النبوية لابن هشام'' عبد الملك بن هشام المعافري المتوفى: 213ھ
الجزء الاوّل: نُزُولُ أَبِي طَالِبٍ وَرَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِبَحِيرَى: الصفحة 180: مطبوعه مصطفى البابى مصر

رواں ہو گئے)اور فرمایا اللہ کی قسم!

میں انہیں ضرور اپنے ساتھ لے جاؤں گا نہ آپ ﷺ کبھی مجھ سے جدا ہو سکتے ہیں اور نہ میں ان کو کبھی اپنے آپ سے جدا کر سکتا ہوں۔

الغرض حضرت ابو طالب علیہ السلام نے آپ ﷺ کو اپنی اونٹنی پر سوار کر لیا اور کئی دنوں کی مسافت کے بعد یہ قافلہ سرزمین شام کے مقام بُصریٰ پہنچا۔

بحیریٰ راہب سے ملاقات

جب قافلہ کچھ دیر قیام کے لیے بُصری رکھا تو وہاں ایک عیسائی راہب کی خانقاہ تھی اُس راہب کا نام جرجیس تھا لیکن بحیریٰ کے نام سے مشہور تھا۔

جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

بحیریٰ: سریانی لفظ ہے اس کا معنی عبقری اور نابغہ ہے یعنی از حد دانشمند اور علامۂ روزگار۔ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کو جو خصوصی علوم عطا کئے گئے تھے وہ نسلاً بعد نسل چلے آتے تھے اور اس زمانہ میں اُن علوم کا امین بحیری راہب تھا۔ قریش کے تجارتی کارواں ہمیشہ اس راستہ سے گزرا کرتے تھے لیکن اس نے کبھی اُن کی پروا نہیں کی تھی وہ اُن سے گفتگو کرنے کا روادار بھی نہ تھا لیکن اس دفعہ جب یہ قافلہ اُس کی وادی میں داخل ہوا تو اس نے اپنی خانقاہ سے دیکھا کہ ایک نوخیز بچے پر بادل کا ایک ٹکڑا سایہ فگن ہے وہ بچہ جدھر جاتا ہے بادل کا ٹکڑا اس کے ساتھ ساتھ جاتا ہے پھر اُس نے اِس اَمر کا مشاہدہ کیا کہ جب یہ قافلہ ایک درخت کے سایہ میں اترا، یہ بچہ جب وہاں پہنچا تو درخت کے سایہ میں کوئی جگہ نہ رہی تھی اس لئے مجمع سے باہر ہی

وہ بچہ دھوپ میں بیٹھ گیا اور درخت نے فوراً جھک کر اپنا سایہ اس بچہ پر پھیلا دیا۔

بحیرؔی نے جب اپنی خانقاہ کے دریچہ سے یہ منظر دیکھا اُسے خیال آیا کہ جس نبی صادق وامین کے ہم منتظر ہیں اور جس کی علامات ہماری کتب میں مرقوم ہیں کہیں یہ جوان وہی تو نہیں اسے قریب سے دیکھنا چاہئے تا کہ اُن کی نشانیوں کے بارے میں پورا وثوق ہو جائے اُس نے اس کے لئے یہی تجویز مناسب سمجھی کہ قافلہ کے تمام افراد کو دعوت دیتا ہوں کہ آج ماحضر میرے ہاں تناول فرمائیں، اُس کے اِس طرزِ عمل سے سارا قافلہ سراپا حیرت بنا ہوا تھا۔ آخر ایک شخص سے نہ رہا گیا اور اُس نے پوچھ ہی لیا کہ اے بحیری ! آپ کے طرزِ عمل نے ہمیں حیران کر دیا ہے پہلے بھی ہم یہاں سے بارہا گزرے ہیں لیکن آپ نے ہماری طرف کبھی توجہ تک نہ کی ، اس دفعہ آپ خلاف معمول اپنی خانقاہ سے چل کر ہمارے پاس آئے اور ہمیں کھانے کی دعوت دے کر ہماری عزت افزائی فرمائی۔ آپ کے طریقہ کار میں یہ بین تفاوت کیوں؟

بحیرؔی نے بات کو ٹالتے ہوئے کہا کہ بے شک آپ درست کہہ رہے ہیں لیکن آخر کار آپ ہمارے مہمان ہیں اپنے مہمانوں کی عزت کرنا اور اُن کی ضیافت کا شرف حاصل کرنا ہمارا فرض ہے جب مقررہ وقت آیا تو قافلے کے سارے اَفراد بحیری کے ہاں گئے اس نے بڑے اہتمام سے اُن کا خیر مقدم کیا لیکن جس جانِ عالم کے لئے وہ بڑی بے تابی سے اپنی آنکھیں فرش راہ کئے ہوئے تھا وہ کہیں نظر نہیں آ رہا تھا۔ اس نے پوچھا آپ میں سے کوئی رہ تو نہیں گیا انہوں نے بتایا کہ تمام لوگ آ گئے ہیں صرف ایک بچہ پیچھے رہ گیا ہے اُسے ہم اپنے کجاووں کے پاس چھوڑ آئے ہیں، اس نے اصرار کیا کہ اسے بھی بلاؤ، اس قافلے کا کوئی فرد چھوٹا ہو یا بڑا، غلام ہو یا آزاد پیچھے

نہ رہے۔ چنانچہ حارث بن عبد المطلب گئے اور حضور ﷺ کو بلا کر لے آئے اس پیکر نور وسعادت کے آنے سے بحیری کے دل بے قرار کو قرار آ گیا اور وہ حضور ﷺ کو پہچاننے کے لئے ٹکٹکی باندھ کر رُخ انور کو دیکھنے میں محو ہو گیا۔

جب قافلے والے کھانے سے فارغ ہوئے تو اُس نے سب کو رخصت کر دیا اور خود حضور ﷺ کے قریب آیا۔ ❶

پھر بحیری نے آپ ﷺ سے کچھ سوالات کئے، جوابات پا کر مطمئن ہو گیا بعد ازاں اُس نے آپ ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت کو دیکھا پھر جناب ابو طالب علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوا اور پوچھا:

''مَا هَذَا الْغُلَامُ مِنْكَ'' آپ کا اس بچے سے کیا رشتہ ہے؟

''قَالَ اِبْنِي'' آپ نے کہا: یہ میرا بیٹا ہے۔

بحیری نے کہا: یہ آپ کا بیٹا نہیں اور نہ ہی ان کا والد حیات ہے۔ آپ نے کہا یہ میرا بھتیجا ہے۔ اُس نے پھر پوچھا: اس کا باپ کہاں ہے؟ آپ نے فرمایا: ان کے والد وصال فرما چکے ہیں جب کہ ابھی یہ شکم مادر میں تھے پھر اُس راہب نے کہا:

''قَالَ صَدَقْتَ فَارْجِعْ بِابْنِ أَخِيكَ إِلَى بَلَدِهِ وَاحْذَرْ عَلَيْهِ يَهُودَ فَوَاللهِ لَئِنْ رَأَوْهُ وَعَرَفُوا مِنْهُ مَا عَرَفْتُ لَيَبْغُنَّهُ شَرًّا فَإِنَّهُ كَائِنٌ لِابْنِ أَخِيكَ هَذَا شَأْنٌ عَظِيمٌ'' ❷

آپ سچ کہتے ہیں لیکن آپ اپنے بھتیجے کو لے کر وطن لوٹ جائیں اور

---

❶ ـــــ''ضیاء النبی'' جسٹس کرم شاہ الازہری المتوفی:1998ء الجزء الاوّل: الصفحة446، 447: مطبوعہ ضیاء القرآن لاہور

❷ ـــــ''السيرة النبوية لابن هشام'' عبد الملك بن هشام المعافري المتوفى:213ھ الجزء الاوّل: نُزُولُ أَبِي طَالِبٍ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ بِبَحِيرَى: الصفحة180: مطبوعہ مصطفٰی البابی مصر

یہودیوں سے ہروقت ہوشیار رہیں اگر انہوں نے دیکھ لیا اور اُن کو اِن کے حالات کا علم ہوگیا جن کا مجھے علم ہوا تو وہ اِنہیں ضرر پہنچانے سے باز نہیں آئیں گے۔آپ کے بھتیجے کی بڑی شان ہوگی یہ چیز پہلے سے ہماری کتابوں میں تحریر ہے اور ہمیں اپنے آباؤاجداد نے یہی بتایا ہے۔سید احمد بن زینی دحلان مکی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

''وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَنَّ بُحَیْرٰی قَالَ ھٰذَا سَیِّدُالْعٰلَمِیْنَ ھٰذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ھٰذَا یَبْعَثُہُ اللّٰہُ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ''❶

ایک روایت میں ہے کہ بحیریٰ نے جناب ابوطالب علیہ السلام سے عرض کیا تھا:

''یہ سارے جہانوں کے سردار ہیں، یہ رب العالمین کے رسول ہیں، انہیں اللہ تعالیٰ نے رحمت للعالمین بنا کر مبعوث فرمائے گا۔''

اس واقعہ کے بعد یہ کارواں جلدی جلدی فراغت پا کر مکہ معظّمہ لوٹ آیا۔

دل و جاں سے وہ توحید و رسالت کے رہے قائل
خداوند دوعالم کے بڑے پرستار تھے ابوطالب علیہ السلام
جدائی تو گوارا ہی نہیں تھی لمحہ بھر اُن کو
محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عشق سے سرشار تھے ابوطالب علیہ السلام
سایہ کی طرح سفر وحضر میں آپ کے ساتھ
معاون اور ناصر، خدمت گار تھے ابوطالب علیہ السلام

---

❶---''السیرۃ النبویۃ'' احمد بن زینی دحلان مکی المتوفی:1304ھ
الجزء الاوّل:باب وفاۃ جدّہ عبدالمطلب ووصیتہ لابی طالب: الصفحۃ100:مطبوعہ دار القلم العربی حلب شام

نکاح خوان مصطفٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام

جب آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طبعی عمر مبارک پچیس سال ہوئی تو ملیکۃ العرب حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے عقد مبارک فرمایا۔ بوقت نکاح قبیلہ مضر کے روساء اور مکہ معظّمہ کے شرفاء واُمراء اکھٹے ہوئے حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے اُن کے چچا ''عمرو بن اَسد'' وکیل بنے اور جناب ابوطالب علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف سے وکالت کا فریضہ انجام دیا آپ علیہ السلام نے اُس وقت ایک فصیح وبلیغ خطبۂ نکاح ارشاد فرمایا:

''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَنَا مِنْ ذُرِّیَّۃِ إِبْرَاھِیْمَ وَزَرْعِ إِسْمَاعِیْلَ وَضِئْضِیءِ مَعْدٍ وَعُنْصُرِ مُضَرَ وَ جَعَلَنَا حَضَنَۃَ بَیْتِہٖ وَسَوَّاسَ حَرَمِہٖ وَجَعَلَ لَنَا بَیْتًا مَحْجُوْجًا وَحَرَمًا اٰمِنًا وَ جَعَلَنَا الْحُکَّامَ عَلَی النَّاسِ ثُمَّ إِنَّ ابْنَ أَخِیْ ھٰذَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) لَایُوْزَنُ بِرَجُلٍ إِلَّا رَجَحَ بِہٖ فَإِنْ کَانَ فِی الْمَالِ قُلًّا فَإِنَّ الْمَالَ ظِلٌّ زَائِلٌ وَأَمْرٌ حَائِلٌ وَمُحَمَّدٌ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) مِمَّنْ قَدْ عَرَفْتُمْ قَرَابَتَہٗ وَقَدْ خَطَبَ خَدِیْجَۃَ بِنْتَ خُوَیْلِدٍ وَبَذَلَ لَھَا مِنَ الصِّدَاقِ مَا اٰجِلَہٗ وَعَاجِلَہٗ مِنْ مَالِیْ کَذَا وَھُوَ وَاللّٰہِ بَعْدَ ھٰذَا لَہٗ نَبَأٌ عَظِیْمٌ وَخَطَرٌ جَلِیْلٌ'' ❶

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے، حضرت اسماعیل علیہ السلام کی کھیتی سے، معد کی نسل سے اور مُضر کے اصل سے

---

❶ ۔۔۔''المواھب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ'' القسطلاني: أحمد بن محمد المصري المتوفی: 923ھ
الجزء الاوّل: المقصد الأول: ذکر حضانتہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم: الصفحۃ 117: مطبوعہ المکتبۃ التوفیقیۃ القاھرۃ
''السیرۃ الحلبیۃ'' الحلبی: علي بن إبراھیم المتوفی: 1044ھ
الجزء الاوّل: باب: تزوجہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خدیجۃ بنت خویلد رضی اللہ عنہا: الصفحۃ 201: مطبوعہ دار الکتب بیروت

پیدا فرمایا، نیز ہمیں اپنے حرم کا منتظم مقرر کیا، ہمیں ایک ایسا گھر دیا جس کا حج کیا جاتا ہے اور ایسا حرم بخشا جہاں اَمن میسّر آتا ہے، نیز ہمیں لوگوں کا حکمران مقرر فرمایا۔

حمد وثنا کے بعد! میرا یہ بھتیجا جس کا نام محمد بن عبداللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ہے، اِن کا دنیا کے بڑے سے بڑے آدمی کے ساتھ موازنہ کیا جائے تو اِن کا پلڑا بھاری ہوگا۔ اگر اِن کے پاس دنیاوی مال واسباب کا ذخیرہ نہیں تو کیا ہوا؟ مال تو ایک ڈھلنے والا سایہ ہے اور بدل جانے والی چیز ہے۔ اور (میرے عزیز جان برادر) محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جن کے خاندان کی عظمت (اور قرابت کی فضیلت) کو تم سب خوب جانتے ہو۔ اُنہوں نے خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کا رشتہ طلب کیا ہے اور اتنا (ساڑھے بارہ اوقیہ سونا) مہر مقرر کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی قسم مستقبل میں اِن کی شان بہت بلند ہوگی اور اِن کی قدر ومنزلت جلیل ہوگی۔

ثناخوان حبیب احمد مختار تھے ابوطالب علیہ السلام
نکاح خوان حبیب احمد مختار تھے ابوطالب علیہ السلام
سراسر اہل مکہ دُشمن سرکار تھے سبھی یارو
صرف اُس وقت اُن کے ناصر وغم خوار تھے ابوطالب علیہ السلام
دل وجان سے وہ توحید ورَسالت کے رہے قائل
خداوند عالم کے بڑے پرستار تھے ابو طالب علیہ السلام
قصائد آپ کے اسلام پر ہیں شاہد وناطق
صحابہ کے یقیناً قافلہ سالار تھے ابوطالب علیہ السلام
وہ تابشؔ تیری بخشش کا وسیلہ بن ہی جائینگے
سَدا پڑھتے رہو جو نعتیہ اشعار تھے ابوطالب علیہ السلام

دعائے رسول ﷺ

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ اور بیہقی رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ایک دفعہ جناب سیدنا ابوطالب علیہ السلام علیل ہوئے تو رسول اللہ ﷺ آپ علیہ السلام کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے تو جناب ابوطالب علیہ السلام نے بارگاہِ رسالت ﷺ میں عرض کیا:

''يَا ابْنَ أَخِيْ اُدْعُ رَبَّكَ الَّذِيْ بَعَثَكَ أَنْ يُّعَافِيَنِي''

اے میرے بھتیجے! اپنے رب سے جس نے آپ ﷺ کو (حق کے ساتھ) مبعوث فرمایا میرے لئے عافیت کی دعا فرمائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے بارگاہِ رب العزۃ جل جلالہ میں دعا فرمائی:

''اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَمِّيْ'' ❶

اے اللہ! میرے چچا جان کو صحت وعافیت عطا فرما۔ اس دعا کے بعد آپ علیہ السلام صحت یاب ہو کر اُٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''آپ ﷺ کا رب آپ ﷺ کی بات کتنی جلدی پوری فرماتا ہے'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں! اگر آپ علیہ السلام کامل اطاعت کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے عرض کریں اللہ آپ کی بات کو بھی جلد پورا فرما دے گا۔''

اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا
بڑھی ناز سے جب دعائے محمد ﷺ

❶ ۔۔۔''مستدرك على الصحيحين''أبو عبد الله الحاكم النيسابوري المتوفى:405ھ
كِتَابُ الدُّعَاءِ: وَأَمَّا حَدِيثُ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ 1991: الجزء الاوّل: الصفحة 727: مطبوعه العلمية بيروت
''دلائل النبوة''أبو بكر البيهقي: المتوفى:458ھ
بَابُ مَا جَاءَ فِي دُعَائِهِ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَلِغَيْرِهِ بِالشِّفَاءِ: الجزء السادس: الصفحة 184: مطبوعه بيروت

وصال

ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں: ''اسی سال کی عمر میں بعثت نبوی ﷺ کے دسویں سال پندرہ شوال المکرم کو آپ علیہ السلام نے وصال فرمایا۔'' ❶

ابن اثیر الجزری لکھتے ہیں: جناب ابو طالب علیہ السلام اور جناب سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا وصال، شعب ابی طالب سے آنے کے بعد ہجرت سے تین سال پہلے ہوا جناب ابو طالب علیہ السلام کی وفات شوال یا ذی قعدہ میں ہوئی۔ آپ علیہ السلام کی عمر اسّی سال سے کچھ زیادہ تھی۔ ❷

وصیت نامہ

جب آپ علیہ السلام کی زندگی کے آخری لمحات آئے تو آپ علیہ السلام کے قبیلہ کے سردار، سرکردہ افراد اکٹھے ہوئے اُس وقت آپ علیہ السلام نے سب کو ایک وصیت کی جس سے آپ علیہ السلام کی اولوالعزمی، بالغ نظری اور حکمت و دانائی کے ساتھ ساتھ آپ کی شان فصاحت و بلاغت کے جلوے بھی نظر آتے ہیں جس کی اہمیت اور افادیت کے پیش نظر لفظی ترجمہ پیش خدمت ہے۔ آپ علیہ السلام نے سب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

''يَامَعْشَرَ قُرَيْشٍ أَنْتُمْ صَفْوَةُ اللهِ مِنْ خَلْقِهِ وَقَلْبُ الْعَرَبِ فِيْكُمُ السَّيِّدُ الْمُطَاعُ وَفِيْكُمُ الْمُقَدَّمُ الشَّجَاعُ وَالْوَاسِعُ الْبَاعِ وَاعْلَمُوْا أَنَّكُمْ

---

❶ ـــــ ''الإصابة في تمييز الصحابة'' ابن حجر العسقلاني المتوفى:852ھ
باب الكنى:10175: أبو طالب بن عبد المطلب: الجزء السابع: الصفحة203: مطبوعه العلمية بيروت

❷ ـــــ ''الكامل في التاريخ'' عز الدين ابن الأثير المتوفى:630ھ
الجزء الاوّل: ذِكْرُ وَفَاةِ أَبِي طَالِبٍ وَخَدِيجَةَ: الصفحة685: مطبوعه دار الكتاب العربي بيروت

لَمْ تَتْرُكُوا لِلْعَرَبِ فِي الْمَآثِرِ نَصِيْبًا إِلّاأَحْرَزْتُمُوْهُ وَلَاشَرَفًا إِلَّا أَدْرَكْتُمُوْهُ فَلَكُمْ بِذَلِكُمْ عَلَى النَّاسِ الْفَضِيْلَةُ وَلَهُمْ بِهِ إِلَيْكُمْ الْوَسِيْلَةُ وَالنَّاسُ لَكُمْ حِزْبٌ وَعَلَى حَرْبِكُمْ أَلْبٌ''

اے گروہ قریش! تمہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے چُن لیا ہے تم سارے عرب کا دل ہو، سردار، قابل اطاعت اور بہادر تمہیں میں سے ہوتا ہے، تم خوب جانتے ہو عرب کی خوبیوں میں سے تم نے ایسی کوئی بات نہیں چھوڑی جو تمہارے اندر نہ ہو اور کوئی ایسی بزرگی وعظمت بھی نہیں جو تمہیں نہ ملی ہو اس لئے تم (باقی) لوگوں پر فضیلت رکھتے ہو اور لوگ تمہارا وسیلہ ڈھونڈتے ہیں دوسری قومیں تمہارے آلات حرب اور ہتھیاروں کی زد میں ہیں۔

''وَإِنِّيْ أُوْصِيْكُمْ بِتَعْظِيْمِ هَذِهِ الْبَنِيَّةِ فَإِنَّ فِيْهَامَرْضَاةً لِلرَّبِّ وَقِوَامًا لِلْمَعَاشِ وَثَبَاتًا لِلْوَطْأَةِ صِلُوْا أَرْحَامَكُمْ وَلَا تَقْطَعُوْهَا فَإِنَّ فِيْ صِلَةِ الرَّحِمِ مَنْسَأَةً فِي الْأَجَلِ وَسَعَةً فِي الْعَدَدِ وَاتْرُكُوا الْبَغْيَ وَالْعُقُوْقَ فَفِيْهِمَا هَلَكَةُ الْقُرُوْنِ قَبْلَكُمْ أَجِيْبُوا الدَّاعِيَ وَأَعْطُوا السَّائِلَ فَإِنَّ فِيْهِمَا شَرَفَ الْحَيَاةِ وَالْمَمَاتِ عَلَيْكُمْ بِصِدْقِ الْحَدِيْثِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ فَإِنَّ فِيْهِمَا مَحَبَّةً فِي الْخَاصِّ وَمَكْرُمَةً فِي الْعَامِّ''

میں تمہیں کعبہ معظّمہ (زَادَهَا اللهُ شَرَفًا وَّتَعْظِيْمًا) کی تعظیم وتکریم کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہے اور اُسی پر تمہاری معاش کا دارومدار ہے اور اسی سے تمہارا دبدبہ قائم ہے قریبی رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنا، قطع رحمی سے باز رہنا کیونکہ صلہ رحمی سے زندگی طویل ہوتی ہے اور دوستوں کی تعداد میں

اضافہ ہوتا ہے۔ بغاوت اور سرکشی کو ترک کر دینا کیونکہ اِسی وجہ سے پہلی قومیں ہلاک ہوئیں، جو دعوت دے اُس کو قبول کرنا، سائل کو خالی نہ لوٹانا کیونکہ اِس میں زندگی اور موت کی عزّت ہے، سچ بولنا، امانت میں خیانت نہ کرنا، اِن خوبیوں کی وجہ سے خواص کے دِلوں میں اُلفت اور عوام کے دلوں میں محبت پیدا ہوتی ہے۔

''وَإِنِّي أُوْصِيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ(ﷺ) خَيْرًا فَإِنَّهُ الْأَمِيْنُ فِيْ قُرَيْشٍ وَالصِّدِّيْقُ فِي الْعَرَبِ وَهُوَ الْجَامِعُ لِكُلِّ مَاأَوْصَيْتُكُمْ بِهِ وَقَدْ جَاءَ بِأَمْرٍ قَبِلَهُ الْجَنَانُ وَأَنْكَرَهُ اللِّسَانُ مَخَافَةَ الشَّنَآنِ وَأَيْمُ اللهِ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَى صَعَالِيْكِ الْعَرَبِ وَأَهْلِ الْبِرِّ فِي الْأَطْرَافِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ النَّاسِ قَدْ أَجَابُوْا دَعْوَتَهُ وَصَدَّقُوْا كَلِمَتَهُ وَعَظَّمُوْا أَمْرَهُ فَخَاضَ بِهِمْ غَمَرَاتِ الْمَوْتِ فَصَارَتْ رُؤَسَاءُ قُرَيْشٍ وَ صَنَادِيْدُهَا أَذْنَابًا وَ دُوْرُهَا خَرَابًا وَضُعَفَاؤُهَا أَرْبَابًا وَ إِذَاأَعْظَمُهُمْ عَلَيْهِ أَحْوَجُهُمْ إِلَيْهِ وَأَبْعَدُهُمْ مِنْهُ أَحْظَاهُمْ عِنْدَهُ قَدْ مَحَضَتْهُ الْعَرَبُ وِدَادَهَا وَأَصْفَتْ لَهُ فُؤَادَهَا وَأَعْطَتْهُ قِيَادَهَا دُوْنَكُمْ''

میں تمہیں وصیّت کرتا ہوں کہ محمد ﷺ کے ساتھ بھلائی کرنا کیونکہ سارے قبیلہ قریش میں وہ ''الامین'' کے لقب سے ملقب ہیں، اور سارے اہل عرب انہیں ''الصدیق'' کہتے ہیں جن خصائل حمیدہ کی میں نے تمہیں وصیت کی ہے وہ اُن تمام صفات کا جامع ہے۔ بخدا! میں دیکھ رہا ہوں کہ عرب کے مفلسوں، ناداروں اور دور دراز علاقوں میں رہنے والوں، کمزور اور ضعیف لوگوں نے اُن کی دعوت کو قبول کر لیا ہے اُن کے دین کی تعظیم کی ہے گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ اُن کی برکت سے وہ لوگ

قریش کے سردار بن گئے ہیں اور قریش کے سردار پیچھے رہ گئے ہیں، اُن کے محلّات غیر آباد ہو گئے ہیں، عرب کے سارے باشندے اُن کے ساتھ دِل سے محبت کرنے لگے ہیں اپنے دِلوں کو اُن کی محبت وعقیدت کے لیے اُنہوں نے مخصوص کر دیا ہے۔ اور اپنی قیادت کی باگ ڈور اُن کے ہاتھ میں دے دی ہے۔

''يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اِبْنَ أَبِيْكُمْ كُوْنُوْا لَهُ وُلَاةً وَ لِحِزْبِهِ حُمَاةً وَاللهِ لَا يَسْلُكُ أَحَدٌ مِنْكُمْ سَبِيْلَهُ إِلَّا رَشَدَ وَلَا يَأْخُذُ أَحَدٌ بِهَدْيِهِ إِلَّا سَعِدَ وَلَوْ كَانَ لِنَفْسِي مُدَّةٌ وَلِأَجَلِي تَأْخِيْرٌ لَكَفَفْتُ عَنْهُ الْهَزَاهِزَ وَلَدَافَعْتُ عَنْهُ الدَّوَاهِيَ ثُمَّ هَلَكَ'' ❶

اے گروہ قریش! اپنے باپ کے بیٹے کے مددگار اور دوست بن جاؤ، جنگوں میں اُن کے حامی وناصر بنو، اللہ کی قسم! جو شخص اُن کی راہ پر چلے گا ہدایت پا جائے گا اور جو اُن کے دین ہدایت کو قبول کرلے گا وہ نیک بخت اور بلند اقبال بن جائے گا اگر میری زندگی میں کچھ گنجائش ہوتی اور میری موت میں کچھ تاخیر ہوتی تو میں ساری جنگوں میں ان کی کفایت کرتا اور تمام آلام ومصائب سے ان کا دفاع کرتا۔

اس وصیت کے بعد آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کرگئی۔

---

❶۔۔۔''الروض الأنف في شرح السيرة النبوية لابن هشام'' أبو القاسم عبد الرحمن السهيلي المتوفى:581ھ
كِفَايَةُ اللهِ أَمْرَ الْمُسْتَهْزِئِينَ: الجزء الرابع: الصفحة20: مطبوعه دار إحياء التراث العربي، بيروت
''المواهب اللدنية بالمنح المحمدية'' أحمد بن محمد القسطلاني: المتوفى:923ھ
الجزء الاوّل: المقصد الأول: الصفحة157: المكتبة التوفيقية، القاهرة
''السيرة الحلبية'' الحلبى: علي بن إبراهيم المتوفى:1044ھ
الجزء الاوّل: باب: باب ذكر وفاة عمه أبي طالب: الصفحة496: مطبوعه دار الكتب بيروت

غسل وکفن

سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم فرماتے ہیں جب میرے والدگرامی جناب ابوطالب عَلَیہِ السَّلَام پیام اجل قبول کر کے اپنے مالک حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے تو میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں آ کر خبر دی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے چشمان مبارکہ سے آنسو رواں تھے اور فرمایا: اے ابن عم! اپنے والدگرامی کے غسل وکفن کا انتظام کرو اور غسل کے بعد خود بھی غسل کر لینا اور جب غسل ہو گیا اور آپ واپس تشریف لائے تو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم کو بے شمار دعاؤں سے نوازا۔ ❶

جنازہ مبارکہ

سردارِ مکہ کا جب جنازہ اُٹھایا گیا حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں

''عَارَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم جِنَازَةَ أَبِيْ طَالِبٍ وَقَالَ وَصَلَتْ رَحِمَكَ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا يَا عَمِّ'' ❷

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم جناب ابوطالب عَلَیہِ السَّلَام کے جنازہ کے ساتھ جا رہے تھے اور فرما رہے تھے اے چچا جان! آپ عَلَیہِ السَّلَام نے صلۂ رحمی کا حق خوب ادا کر دیا ہے اللہ تعالیٰ آپ عَلَیہِ السَّلَام کو اِس کی بہتر جزاء عطا فرمائے۔

---

❶ ---''المنتظم في تاريخ الأمم والملوك'' عبد الرحمن بن علي بن محمد الجوزي المتوفى: 597ھ المجلد الثالث: ذكر الحوادث في السنة العاشرة من النبوة: الصفحة 10: مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت

❷ ---''المنتظم في تاريخ الأمم والملوك'' عبد الرحمن بن علي بن محمد الجوزي المتوفى: 597ھ المجلد الثالث: ذكر الحوادث في السنة العاشرة من النبوة: الصفحة 10: مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت

مدفن مبارک

سیدنا ابوطالب علیہ السلام کا جسد مبارک (نماز جنازہ اُس وقت مشروع نہیں تھی اس لئے نماز جنازہ ادا نہیں کی گئی) مقام حجون المعروف جنت المعلّٰی میں لایا گیا اور آپ علیہ السلام کو اپنے والد گرامی جناب سیدنا عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے پہلو میں سپردِ خاک کیا گیا۔

ماضی قریب تک سیدنا عبد المطلب رضی اللہ عنہ اور جناب سیدنا ابوطالب علیہ السلام کے مزارات مبارکہ پر گنبد موجود تھے اور لوگ جوق در جوق اُن کی زیارت کا شرف حاصل کرتے تھے۔

یادِ ابوطالب علیہ السلام

امام طبرانی اور ابونعیم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جناب ابوطالب کی وفات کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے محسوس فرمایا کہ لوگوں کے تیور یکلخت بدل گئے ہیں کیونکہ کفار قریش اِن کے ہوتے ہوئے کبھی کسی بھی اذیت کی جرأت نہ کر سکتے تھے اُن کے رویہ میں شائستگی اور احترام کے بجائے بے مروّتی بلکہ سنگدلی کا مظاہرہ ہونے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا

''يَا عَمُّ، مَا أَسْرَعَ مَا وَجَدْتُ فَقْدَكَ''[1]

---

[1]---''المعجم الأوسط'' أبو القاسم الطبراني المتوفى:360ھ
بَابُ الْعَيْنِ: مَنِ اسْمُهُ عَلِيٌّ: رقم الحديث3818: مطبوعه دار الحرمين القاهرة
''حلية الأولياء وطبقات الأصفياء'' أبو نعيم أحمد بن عبد الله الأصفهاني المتوفى:430ھ
ذِكْرُ طَوَائِفَ مِنْ جَمَاهِيرِ النُّسَّاكِ وَالْعُبَّادِ: الجزء الثامن: الصفحة308: مطبوعه دار الكتاب العربي بيروت
''مجمع الزوائد ومنبع الفوائد'' نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان الهيثمي المتوفى:807ھ
كِتَابُ الْمَغَازِي وَالسِّيَرِ: بَابُ تَبْلِيغِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مَا أُرْسِلَ بِهِ: رقم الحديث9811 مطبوعه القدسي، القاهرة

اے چچا جان! میں کتنی جلدی آپ کی کمی کو محسوس کرنے لگا ہوں۔

عام الحزن

بعثت مبارکہ کے دسویں سال شعب ابی طالب سے واپسی کو ابھی پورا ایک مہینہ بھی نہیں ہوا تھا کہ مشفق ومہربان چچا جان جناب سیدنا ابوطالب علیہ السلام داغ مفارقت دے کر عالم جاوداں کو عازم سفر ہوئے۔قلب وجگر کو پارہ پارہ کردینے والے اس صدمہ پر ابھی ایک ہفتہ بھی نہیں گزرا تھا کہ ملیکۃ العرب، ام المؤمنین حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا نے بھی پیام اجل کو لبیک کہا اور فردوس بریں میں جا کر فروکش ہوگئیں، یہ دو صدمے غم انگیز اور اندوھناک صدمے تھے اس لئے اس سال کو "عام الحزن" (غم واندوہ کا سال) کے نام سے موسوم کیا گیا۔ ❶

رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غمخوار ہیں حضرت ابوطالب علیہ السلام
قرارِ حیدر کرار علیہ السلام ہیں حضرت ابو طالب علیہ السلام
وہ پہلے نعت خواں اصحاب میں ہیں کملی والے کے
سراپا جذبہ ایثار ہیں حضرت ابو طالب علیہ السلام
امین بن کر امانت آمنہ کی گود میں لے لی
خدا کے فضل کے حقدار ہیں حضرت ابو طالب علیہ السلام
سدا اُن کا میسر تھا جمالِ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دید سے سرشار ہیں حضرت ابوطالب علیہ السلام

❶---"ضیاء النبی" جسٹس کرم شاہ الازہری المتوفی:1998ء
الجزء الثانی: الصفحۃ417:مطبوعہ ضیاء القرآن لاہور

''اشعارِ مرتضیٰ'' اپنے والد گرامی کے حضور میں

ایک بار مولائے کائنات سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم اپنے والد گرامی کی یاد میں یہ اشعار پڑھ رہے تھے

أَبَا طَالِبٍ عِصْمَةَ الْمُسْتَجِيْرِ
میرے والد سیدنا ابوطالب علیہ السلام پناہ چاہنے والوں کی جائے پناہ

وَغَيْثِ الْمَحُوْلِ وَنُوْرَ الظُّلَمْ
خشک سالی میں پانی اور تاریکی میں نور (کی مثال) ہیں

لَقَدْ هَدَّ فَقْدُكَ أَهْلَ الْحِفَاظِ
آپ کے وصال پر بڑے بڑوں کے دِل شکستہ ہوئے

فَصَلَّى عَلَيْكَ وَلِيُّ النِّعَمْ
تمام نعمتوں کے مالک اللہ کی طرف سے آپ پر رحمت وسلامتی ہو

وَلَقَّاكَ رَبُّكَ رِضْوَانَهُ
اور آپ علیہ السلام کے رب کی رضا نے آپ سے ملاقات کی

فَقَدْ كُنْتَ لِلْمُصْطَفٰى خَيْرَ عَمّ [1]
کیونکہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہترین چچا تھے

اختتامیہ

مفکرِ ملت جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں:

''حضرت ابوطالب (علیہ السلام) نے عمر بھی اپنی جان سے عزیز بھتیجے کی خدمات جس وفا شعاری سے انجام دیں، اُس کی نظیر ڈھونڈنے سے بھی ملنی مشکل ہے۔ اعلان نبوت کے بعد سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جن خارہ گداز مصائب وآلام کا سامنا کرنا پڑا، اُن میں آپ نے حضور کو کبھی تنہا نہیں چھوڑا۔ ساری قوم کی مخالفت اور عداوت مول لی، لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت سے منہ نہیں موڑا، اپنا اثر ورسوخ، اپنا مال ومتاع، اپنے اہل وعیال، سب کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے وقف کر دیا، شعب ابی طالب کی طویل اور

[1]---''دیوان سیدنا علی بن ابی طالب کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم ''
قافیۃ المیم: الصفحۃ 139: مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت

رُوح فرسا تنہائی میں ساری مشکلات کا مردانہ وار مقابلہ کیا۔ ہرقدم پر حضور ﷺ کا ساتھ دیا، ہرنازک سے نازک مرحلہ پر دشمنوں کے ہروار کے سامنے سینہ تان کر کھڑے ہوگئے، اپنے خطبات میں حضور ﷺ کی مدح سرائی کرتے رہے، طویل قصیدے لکھے جن میں آج بھی ہاشمی و مطلبی فصاحت کے اَنوار دَمک رہے ہیں، اِن قصائد میں ایسے اشعار موزوں کئے ہیں جنہوں نے بلغاءعرب اور فصحاءحجاز کو دم بخود کردیا، اِن تمام قصائد میں حضور ﷺ کی تعریف وتوصیف کے ایسے سُچے موتی پروئے جن کی چمک کے سامنے آسمان کے ستارے خجل ہیں، محبت وعقیدت کے پھولوں سے ایسے گلدستے تیار کئے جن کی مہک سے آج بھی مشامِ جان معطّر ہورہی ہے، جن کی نظر اَفروز رنگت آج بھی آنکھوں کو ضیاء بخش رہی ہے۔ اِن کے سارے کلام میں کہیں بت پرستی اور بت پرستوں کے ستائش نام کی کوئی چیز نہیں، وہ اپنی عملی زندگی میں اسلام دشمن طاغوتی قوتوں کے سامنے ہمیشہ ایک چٹان بن کر کھڑے رہے،

دم واپسیں سے پہلے اپنے قبیلے کے افراد کو جو آپ علیہ السلام نے آخری وصیت کی ہے اس کا مطالعہ بھی آپ کر چکے ہیں صرف اس جملے پر ایک نظر ڈال لیجئے

''يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ ابْنَ أَبِيْكُمْ كُوْنُوْا لَهُ وُلَاةً وَلِحِزْبِهِ حُمَاةً وَاللهِ لَا يَسْلُكُ أَحَدٌ مِنْكُمْ سَبِيلَهُ إِلَّا رَشَدَ وَلَا يَأْخُذُ أَحَدٌ بِهَدْيِهِ إِلَّا سَعِدَ''

اے گروہ قریش! یہ تمہارے باپ کے بیٹے ہیں، ان کے دوست بن جاؤ جنگوں میں ان کے حامی بن جاؤ، بخدا! تم میں سے جو شخص اِن کے راستہ پر چلے گا ہدایت پائے گا اور جو شخص ان کی ہدایت کو قبول کرے گا وہ سعادت مند ہوجائے گا۔

اس کے بعد آپ کے بے شمار اشعار میں سے مندرجہ ذیل چند شعر پڑھیے

اور کہنے والے کے ایمان کے بارے میں فیصلہ کرنے میں آپ کو آسانی ہوگی

أَلَمْ تَعْلَمُوْا أَنَّا وَجَدْنَا مُحَمَّدًا نَبِيًّا كَمُوْسَى خُطَّ فِي أَوَّلِ الْكُتُبِ

کیا تم نہیں جانتے کہ ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو موسیٰ علیہ السلام کی طرح نبی پایا ہے اور یہ بات پہلی کتابوں میں لکھی گئی تھی،

فَلَسْنَا وَرَبِّ الْبَيْتِ نُسْلِمُ أَحْمَدًا لِعَزَّاءِ مَنْ عَضَّ الزَّمَانُ وَلَا كَرْبِ

اس گھر کے ربّ کی قسم، ہم وہ لوگ نہیں ہیں کہ احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمہارے حوالے کر دیں زمانے کی شدّتوں اور تکلیفوں سے تنگ آ کر

ایک اور قصیدہ میں شان محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یوں اپنی کوثر و سلسبیل سے دھلی ہوئی زبان میں فرماتے ہیں

وَأَبْيَضُ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ ثِمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ

وہ روشن چہرے والے، جن کے چہرے کے وسیلہ سے بادل طلب کیا جاتا ہے جو یتیموں کی پناہ گاہ اور بیواؤں کی آبرو ہے۔

وہ ہستی جس کا کردار اسلام اور پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں یہ تھا اور جس کا منظوم کلام اس قسم کے دُرِّہائے شہوار سے بھرا ہوا ہے۔ [1]

آپ علیہ السلام کی عظمت وشان کے پیش نظر ہمیں چاہیے کہ ہم کثرت کے ساتھ آپ علیہ السلام کا ذکر کریں، عظمت ومناقب بیان کریں، کیونکہ اس سے نبی رحمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حیدرِ کرار سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اور آپ کی اولادِ پاک نہایت خوشی ہوگی

وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

---

[1] ---"ضیاء النبی" جسٹس کرم شاہ الازہری المتوفی: 1998ء الجزء الثانی: الصفحة 422: مطبوعہ ضیاء القرآن لاہور

منقبت

کوئی سمجھے گا کیا ابوطالب علیہ السلام
آپ کا مرتبہ ابوطالب علیہ السلام
آپ علیہ السلام تھے شاہ دوسرا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے
رحمت کبریاء ابوطالب علیہ السلام
تھے محافظ شاہِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
مومن باصفا ابوطالب علیہ السلام
تو علیہ السلام ہے محبوب شاہِ بطحا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
اے خدا کے ولی ابوطالب علیہ السلام
آپ علیہ السلام ہیں جد سبھی اماموں کے
مرحبا مرحبا ، ابوطالب علیہ السلام
تیری اولاد کی ثناء گوئی
ہے میری زندگی ، ابوطالب علیہ السلام
انتہائے وفا ہیں شاہ نجف علیہ السلام
ابتدائے وفا ، ابوطالب علیہ السلام

مآخذ ومراجع

۞	کتب حدیث وشروحات
1	''فضائل الصحابة'' ابو عبداللہ احمد بن محمد بن حنبل: التوفی: 241ھ الناشر: مؤسسة الرسالة بيروت: الطبعة الأولى 1403ھ / 1983ء
2	''مسند الامام احمد بن حنبل'' ابو عبداللہ احمد بن محمد بن حنبل: التوفی: 241ھ الناشر: مؤسسة الرسالة بيروت: الطبعة الأولى 1403ھ / 1983ء
3	''صحيح البخاري'' ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری الجعفی: التوفی: 256ھ الناشر: دار طوق النجاة: الطبعة الأولى 1422ھ
4	''سنن الترمذی'' ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی: التوفی: 279ھ الناشر: مصطفى البابي الحلبي مصر: الطبعة الثانية، 1395ھ/1975ء
5	''مجمع الزوائد ومنبع الفوائد'' الهيثمي: أبو الحسن نور الدين علي بن أبي بكر: التوفی: 807ھ الناشر: مکتبة القدسي، القاهرة: عام النشر: 1414ھ، 1994ء
6	''المعجم الاوسط'' الطبرانی: سلیمان بن احمد بن ایوب الشامی: التوفی: 360ھ الناشر: دار الحرمين، القاهرة
7	''المعجم الکبیر'' الطبرانی: سلیمان بن احمد بن ایوب الشامی: التوفی: 360ھ دار النشر: مكتبة ابن تيمية القاهرة
8	''المستدرک علی الصحیحین'' ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ الحاکم نیشاپوری: التوفی 405ھ الناشر: دار الكتب العلمية بيروت، لبنان الطبعة الأولى 1411ھ/1990ء
9	''تاریخ مدینہ دمشق'' ابن عساکر: حافظ ابو القاسم علی المعروف بابن عساکر: التوفی: 571ھ الناشر: دار الفکر بیروت
10	''کنز العمال في سنن الأقوال و الأفعال'' علاء الدين المتقی الهندی: التوفی 975ھ الناشر: مؤسسة الرسالة: الطبعة الخامسة 1401ھ / 1981ء

11	''مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح'' علی بن سلطان محمد القاری: المتوفی 1014ھ الناشر: دار الفکر، بیروت، لبنان: الطبعۃ: الأولی، 1422ھ/2002ء
۞	**کتب سیرۃ**
12	''سیرۃ ابن اسحاق'' (کتاب السیر و المغازي) محمد بن إسحاق بن یسار مطلبی: المتوفی 151ھ الناشر: دار الفکر بیروت: الطبعۃ: الأولی 1398ھ/1978ء
13	''السیرۃ النبویۃ'' ابن ہشام: ابو محمد جمال الدین عبد الملک بن ہشام الحمیری: المتوفی 213ھ الناشر: مصطفی البابي الحلبي مصر الطبعۃ الثانیۃ 1375ھ/1955ء
14	''الرَّوض الأُنف فِي شرح السِّیرَۃ النَّبَوِیَّۃ'' عبد الرحمن بن عبد اللہ سُہیلی: المتوفی 581ھ الناشر: دار احیاالتراث العربی بیروت: الطبعۃ الأولی 1421ھ/2000ء
15	''الخصائص الکبری'' جلال الدین السیوطی: عبد الرحمن بن ابی بکر: المتوفی 911ھ الناشر: دارلکتب العلمیۃ بیروت
16	''المواھب اللدنیہ بالمنح المحمدیہ'' القسطلانی: احمد بن محمد المصری: المتوفی 923ھ الناشر: المکتبۃ التوفیقیۃ، القاھرۃ، مصر
17	''سبل الھدی و الرشاد فی سیرۃ خیر العباد'' محمد بن یوسف الشامی: المتوفی 942ھ الناشر: دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان: الطبعۃ الأولی، 1414ھ/1993ء
18	''إنسان العیون في سیرۃ الأمین المأمون'' الحلبی: أبو الفرج علي بن إبراہیم: المتوفی 1044ھ الناشر: دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان: الطبعۃ الثانیۃ 1427ھ
19	''مدارج النبوۃ'' شیخ محقق: عبد الحق محدث دہلوی: المتوفی 1052ھ الناشر: طبع قدیم فخر المطابع دہلی
20	''شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیہ'' الزرقانی: محمد بن عبد الباقی: المتوفی 1122ھ الناشر: دار الکتب العلمیۃ: الطبعۃ الأولی 1417ھ/1996ء
22	''السیرۃ النبویۃ'' سید احمد بن زینی دحلان مکی: المتوفی 1304ھ الناشر: دار القلم العربی حلب شام

23	”سیرت رسول عربی ﷺ“ علامہ نور بخش توکلی :المتوفی 1948ء الناشر :مکتبۃ المدینۃ پاکستان
24	”ضیاء النبی ﷺ“ جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری :المتوفی 1998ء الناشر :ضیاء القرآن لاہور
۞	**کتب تاریخ**
25	”تاریخ الرسل والملوک“ ابو جعفر الطبري: محمد بن جریر بن یزید الآملی :المتوفی 310ھ الناشر :دار التراث بیروت الطبعۃ الثانیۃ 1387ھ
26	”المنتظم فی تاریخ الامم الملوک“ ابن الجوزی: عبد الرحمن بن علی محمد المتوفی :597ھ الناشر :دار الکتب العلمیۃ، بیروت :الطبعۃ: الأولی، 1412ھ/1992ء
27	”الکامل في التاریخ“ ابن الأثیر :ابو الحسن علي بن ابي الکرم محمد الجزري المتوفی :630ھ الناشر :دار الکتاب العربي، بیروت، لبنان الطبعۃ الأولی 1417ھ/1997ء
28	”البدایہ والنہایہ“ ابن کثیر :اسماعیل بن عمر الدمشقی المتوفی :774ھ الناشر :دار الفکر بیروت عام النشر :1407ھ/1986ء
۞	**کتب طبقات واحوال**
29	”الطبقات الکبری“ ابن سعد :أبو عبد اللہ محمد بن سعد بغدادی :المتوفی 230ھ الناشر :دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان الطبعۃ الأولی 1410ھ/1990
30	”دلائل النبوۃ“ ابو نعیم :احمد بن عبد اللہ اصفہانی :المتوفی 430ھ الناشر :دار النفائس، بیروت :الطبعۃ الثانیۃ، 1406ھ/1986ء
31	”حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء“ ابو نعیم :احمد بن عبد اللہ اصفہانی :المتوفی 430ھ الناشر :السعادۃ بجوار محافظۃ مصر، الطبعۃ الاولی 1394ھ/1974ء
32	”دلائل النبوۃ ومعرفۃ احوال صاحب الشریعۃ“ بیہقی :احمد بن الحسن :المتوفی 458ھ الناشر :دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان الطبعۃ الأولی 1405ھ
33	”الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب“ القرطبی :ابو عمر یوسف بن عبد اللہ :المتوفی 463ھ الناشر :دار الجیل، بیروت :الطبعۃ الأولی 1412ھ/1992ء

34	''اسد الغابة فی معرفة الصحابة'' الجزری: أبوالحسن علي بن محمد: المتوفی 630ھ الناشر: دار الفکر بیروت: عام النشر: 1409ھ / 1989ء
35	''الاصابة فی تمییز الصحابة'' عسقلانی: علی بن محمد معروف بابن حجر: المتوفی 852ھ الناشر: دارلکتب العلمیة بیروت: الطبعة الأولی 1415ھ
36	''بلوغ الارب فی معرفة احوال العرب'' سید محمود شکری آلوسی بغدادی: المتوفی 1342ھ الناشر: دار التراث بیروت الطبعة الثانیة 1387ھ
۞	**کتب شعر و دیوان**
37	''دیوان ابی طالب عم النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' شارح و مرتب ڈاکٹر محمد تونجی الناشر: دار الکتاب العربی بیروت، لبنان الطبعة: الأولی 1414ھ / 1994ء
38	''دیوان علی بن ابی طالب کرم اللہ وجهه'' مرتب عبدالرحمن المصطاوی الناشر: دار المعرفة بیروت، لبنان الطبعة: الثانیة 1426ھ / 2005ء
۞	**کتب رجال ولغات**
39	''العلل و معرفة الرجال'' ابو عبداللہ احمد بن محمد بن حنبل: المتوفی: 241ھ الناشر: دار الخاني, الریاض: الطبعة الثانیة 1422ھ
40	''تهذیب الاسماء واللغات'' النووی: ابوزکریا یحییٰ بن شرف: المتوفی 676ھ الناشر: دار الکتب العلمیة بیروت
41	''تهذیب التهذیب'' عسقلانی: احمد بن علی معروف بابن حجر: المتوفی 852ھ الناشر: مطبعة دائرة المعارف النظامیة، الهند: الطبعة الأولی، 1326ھ

مَاں

ماں کے قدموں تلے جنت ہے۔ الحدیث

جب ماں کو خدا نے بنایا تو فرشتوں کو حکم دیا کہ

چاند کی ٹھنڈک | شبنم کے آنسو | بلبل کے نغمے | چکوری کی تڑپ

گلاب کے رنگ | پھول کی مہک | کوئل کی کوک

سمندر کی گہرائی | دریاؤں کی روانی | موجوں کا جوش | کہکشاں کی رنگینی

زمین کی چمک | صبح کا نور | آفتاب کی تمازت

کو جمع کیا جائے تا کہ ماں کی تخلیق کی جائے جب ماں کو خدا نے بنایا تو فرشتوں نے پوچھا
اے مالک دوجہاں تو نے اس میں اپنی طرف سے کیا شامل کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا

محبت

اللہ تعالیٰ نے ماں کو یہ ساری عظمتیں اور رفعتیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
کی والدہ ماجدہ کے طفیل نصیب فرمائیں۔

باپ

باپ کی رضا میں رب کی رضا پوشیدہ ہے۔ الحدیث

پروردگارِ عالم نے جب باپ کو خلعت وجود بخشی تو فرشتوں کو حکم دیا کہ

درختوں کی چھاؤں | پہاڑوں کی رفعت | سورج کی تابانی | سمندر کا وقار

احساس کی ندرت | خیال کی طاقت | بہادری کی شان

ہیرے کی صلابت | تلوار کی دھار | آبشاروں کی روانی | خوشبو کی مہک

دانش کا اجالا | کردار کی رعنائی | تقدس کا تاج

سب یکجا کر و اور باپ کے پیکر میں سجا دو۔ فرشتوں نے عرض کی مالک دو جہاں تو نے اس میں اپنی بارگاہ عالی سے کیا شامل کیا تو رب ذوالجلال نے فرمایا

اپنے کرم کی پرچھائیاں

اللہ تعالیٰ نے باپ کو یہ ساری عظمتیں اور رفعتیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے والدِ گرامی کے طفیل نصیب فرمائیں۔

استاد

جس نے تمہیں علم سکھایا وہ تمہارا باپ ہے۔(الحدیث)

قوم کا حقیقی راہنما

علم کا بہتا دریا

عمدہ اخلاق کا بانی

امن وامان کا سایہ فگن

حقیقی زندگی کی تازگی

کامیاب منزل کا نور

منبع علم

علم کا روشن چراغ

قوم کا محافظ

روحانی باپ

کسان اور باغبان

امنگوں کا ترجمان

جس سے اس علم کے بارے میں پوچھا جائے جو اسے حاصل ہے، پھر وہ اسے چھپائے (اور نہ بتائے) قیامت کے دن اسے آگ کی لگام پہنائی جائے گی۔ (ترمذی)

چنانچہ روحانی ماں باپ کی تکریم و تعظیم کیجیے۔ اُستاد سے آمرانہ اسلوبِ گفتار سے پرہیز کریں، اس کے سامنے اَدب اور شائستگی سے بیٹھیں، اس کے سامنے اپنی آواز بلند نہ کریں۔

سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب
سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب
سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب
سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب
سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب
سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب
سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب
سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب
سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب
سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب
سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب
سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب
سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب
سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب
سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب
سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب
سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب
سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب
سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب
سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب
سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب
سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب سیدنا ابوطالب